نبوت کے جھوٹے دعویدار

اور

قادیانی مذہب

- : مصنف : -

مناظر اہل سنت، ماہر رضویات، خلیفۂ مفتی اعظم ہند،

علّامہ عبدالستار ہمدانی ''مصروف'' (برکاتی۔نوری)

- : ناشر : -

مرکز اہل السنۃ برکات رضا

امام احمد رضا روڈ، میمن واڈ
پوربندر، گجرات (الھند)

نام کتاب	:	''قادیانی مذہب''
مصنف	:	مناظر اہل سنت، ماہر رضویات، علامہ عبدالستار ہمدانی ''مصروف'' (برکاتی۔نوری)
مقدمہ	:	علامہ عبدالستار ہمدانی ''مصروف''
کمپوزنگ	:	حافظ محمد عمران حبیبی مرکز اہل سنت برکات رضا ۔پور بندر (گجرات)
پروف ریڈنگ	:	مولانا واصف رضا۔خطیب نگینہ مسجد۔پور بندر مولانا مصطفیٰ رضا ابن حافظ عبدالحبیب رضوی
سن طباعت	:	۱۴۳۴ھ / مطابق ۲۰۱۳ء
تعداد	:	گیارہ سو (1100)
ناشر	:	مرکز اہل سنت برکات رضا امام احمد رضا روڈ، میمن واڈ، پور بندر۔(گجرات)

- : ملنے کے پتے : -

(1) Mohammadi Book Depot. 523, Matia Mahal. Delhi

(2) Kutub Khana Amjadia. 425, Matia Mahal. Delhi

(3) Farooqia Book Depot. 422/C Matia Mahal. Delhi

(4) Maktaba-e-Raza. Dongri. Bombay

(5) New Silver Book Depot. Mohammadi Ali Road. Bombay

(6) Darul Uloom Gaus-e-Azam Memonwad, Porbandar

’’فہرست مضامین‘‘

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

''مقدمہ''

دارالعلوم دیوبند کے بانی آنجہانی مولوی قاسم نانوتوی (التوفی ۱۲۹۷ھ) نے ۱۲۹۰ھ میں ''تحذیرالناس'' نام کی ایک کتاب تصنیف کی اوراس میں لکھا کہ:۔

''اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو، تو پھر بھی خاتمیت محمدیؐ میں کچھ فرق نہ آئیگا۔''

(حوالہ:۔ ''تحذیرالناس''، مصنف:۔ مولوی قاسم نانوتوی۔

ناشر:۔ دارالکتاب دیوبند، یوپی، صفحہ نمبر:۳۴)

مندرجہ بالاعبارت میں وہابی، دیوبندی جماعت کے پیشوا مولوی قاسم نانوتوی صاحب نے یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ معاذ اللہ حضور اقدس، خاتم النبین ﷺ کے زمانۂ اقدس کے بعد بھی اگر کوئی نبی آجائے، تو بھی حضور اقدس ﷺ کے آخری نبی ہونے میں کوئی فرق نہ آئیگا۔ اس نظریہ سے دیوبندی جماعت کے پیشوا اور دارالعلوم دیوبند کے بانی مولوی قاسم نانوتوی نے نبوت کا بند دروازہ کھٹکھٹایا اوراسے کھولنے کی کوشش کی اوراس کا ناجائز فائدہ قادیانی مذہب کے بانی مولوی مرزا غلام احمد قادیانی نے اٹھایا اور مولوی قاسم نانوتوی کے نظریہ کو بنیاد اوراساس بنا کر نبوت کا دعویٰ کر دیا۔

مولوی مرزا غلام احمد قادیانی مخرب ذہنیت (Perersive Mind) رکھنے والا اور

شوق تجسس (Curiosity) کی سرحدوں کو عبور کرنے والا شخص تھا۔ اسے مذہبی پیشوا اور سماجی رہنما بننے کا شوق تھا۔ لیڈر بن کر کچھ کر دکھاؤں اور کچھ نیا عجوبہ کر کے اپنی لیڈری اور پیشوائی کے جوہر دکھانے کا ولولہ اس کی فاسد ذہنیت کی فطرت تھی۔ میرا مذہبی مرتبہ اور مقام سب سے بلند و اعلیٰ ہو اور میں اپنے وقت کا لاثانی مذہبی پیشوا کی حیثیت کا حامل بن جاؤں اور میرا کوئی مدِّ مقابل نہ ہو اور مجھ سے مساوات کرنا ناممکن ہو، ایسی حرص و طمع اس کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ لہٰذا مذہبی رہنما اور پیشوا کے سب سے اعلیٰ مقام پر متمکن ہونے کی غرض سے اس نے صوفی، ولی، قطب، محدث، مجدد کا دعویٰ کرنے کے بجائے نبوت اور رسالت کے اعلیٰ تخت پر جلوسی کی چھلانگ لگائی اور اولاً یہ اعلان کیا کہ نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوگیا۔ بلکہ اب بھی یعنی کہ **حضور اقدس** ﷺ کے بعد بھی کسی نبی کی آمد کی گنجائش ہے اور اب بھی کسی نبی کے آنے کا امکان ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنا فاسد مقصد حاصل کرنے کے لئے ایک منظّم پلان کے تحت پے در پے نئے نئے اعلان کرنے شروع کئے اور نبوت کے دعوے کے لئے راہ ہموار کرتے کرتے بالآخر اپنا نبی ہونا ظاہر کر دیا۔ مسمیر یزم، سفلی علم اور شعبدہ بازی کے ذریعے نئے نئے اور عجیب و غریب کرتب دکھا کر اور استدراج کے کرشمے دکھا کر لوگوں کو مُتحیّر اور مُسخّر کر کے ایک بڑی تعداد اپنے معتقدین اور متّبعین کی جمع کر لی اور قیامت تک باقی رہنے والا فتنۂ عظیم یعنی قادیانی مذہب کی بناء ڈالی۔

ملت اسلامیہ کا اتحاد اور اتفاق پاش پاش کر ڈالنے کی فاسد غرض سے انگریزوں نے مرزا کی بھرپور مالی امداد کی اور سیاسی اعتبار سے اپنا تعاون کیا کہ قادیانی فتنہ جنگل کی

آگ کی طرح ملت اسلامیہ کے درمیان بھڑک اُٹھا اور اس فتنہ کی آگ کے شعلوں نے ملت اسلامیہ کے بے شمار لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لیکر ان کے ایمان و عقیدہ کے لہلہاتے گلستان کو جلا کر راکھ کر دیا۔ کثیر التعداد بھولے بھالے اور بے علم لوگ مرزا قادیانی کے مکر و فریب کی جال میں پھنس کر دولت ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ سونے اور چاندی کے چمکدار سکّوں کی چمک دمک سے چوندھیا کر حق اور صداقت کی روشنی کے بجائے باطل اور گمراہیت کے تاریک راستے پر چل نکلے۔

ایسے سنگین ماحول اور کٹھن وقت میں اہلسنت و جماعت کے حق پرست علمائے کرام میدان عمل میں آئے اور قادیانی فرقے کے تباہ کن سیلاب کو آگے بڑھنے سے روک کر لوگوں کے ایمان کو برباد ہونے سے بچانے کے لئے آہنی دیوار بنکر کھڑے رہے اور قوم مسلم کے ایمان کو تباہ و برباد ہونے سے بچایا۔ قرآن و حدیث کی قوی اور مضبوط دلیلوں سے مرزا قادیانی کے باطل مذہب کی گمراہیت اور بے دینی ثابت کر کے لوگوں کو خبردار کیا، بیدار کیا اور گمراہ ہونے سے بچایا۔

قادیانی مذہب کے گندے اور باطل عقائد سے ملوّث ہونے سے قوم مسلم کو محفوظ اور پاک رکھنے کا کارنامہ انجام دینے والے علمائے اہلسنت میں **مجدّد دین و ملت، اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، امام احمد رضا محقق بریلوی** علیہ الرحمۃ والرضوان کا مبارک نام سرفہرست ہے۔ اعلیٰ حضرت نے تن، من، دھن کی بازی لگا کر قادیانی فرقے کا مقابلہ کیا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے متعدد تصانیف، کثیر فتاوٰی اور تقاریر کے ذریعہ قادیانی مذہب کے گندے اور باطل عقائد اور فاسد نظریات سے ملّت اسلامیہ کو آگاہ کیا۔ نیز

اپنے تلامذہ اور خلفاء کی ٹیم کو قادیانی مذہب کے مقابلے کے لئے میدان میں اُتارا۔ جنھوں نے شب و روز متحرک رہ کر سنّی مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ کے لئے بے لوث خدمات انجام دے کر لوگوں کے سامنے حق و باطل کا واضح فرق و امتیاز پیش کر کے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دکھایا اور قادیانی مذہب کی دھجّیاں بکھیر دیں۔

اعلیٰ حضرت **امام احمد رضا خاں محقق بریلوی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قادیانی فرقہ کے رد میں حسب ذیل تاریخی اور نادر زمن کتب تصنیف فرمائی ہیں:-

- **جَزَاءُ اللّٰہِ عَدُوَّہٗ بِاِبَائِہٖ خَتْمِ النُّبُوَّۃِ** (۱۳۱۷ھ)
- **اَلسُّوْءُ وَالْعِقَابِ عَلَی الْمَسِیْحِ الْکَذَّابِ** (۱۳۲۰ھ)
- **قَھْرُ الدَّیَّانِ عَلٰی مُرْتَدٍ بِقَادِیَانِ** (۱۳۲۳ھ)
- **اَلْمُبِیْن خَتَمَ النَّبِیّٖنَ** (۱۳۲۶ھ)
- **اَلْجَرَازُ الدَّیَّانِیُّ عَلَی الْمُرْتَدِ الْقَادِیَانِیُّ** (۱۳۴۰ھ)

مندرجہ بالاکل پانچ (۵) تصانیف کے ذریعہ **امام احمد رضا محقق بریلوی** نے قادیانی مذہب کا ردِّ بلیغ فرمایا۔ علاوہ ازیں ۱۳۲۳ھ میں امام احمد رضا نے حرمین شریفین کے عظیم المرتبت علمائے کرام کی خدمت عالی میں استغاثہ کی صورت میں استفتاء پیش کیا اور بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں علمائے دیوبند کی توہین آمیز کفری عبارات کے تعلق سے جو استفتاء پیش کیا تھا، اس استفتاء میں علمائے دیوبند کی توہین رسالت پر مشتمل عبارات کے متعلق شرعی حکم پوچھا تھا، اس میں مرزا غلام احمد قادیانی کی کفری عبارات کا بھی ذکر کر کے ان عبارات کے متعلق بھی استفتاء فرمایا تھا۔ جس کا تفصیلی بیان کتاب مسمّٰی "**المعتمد المستند**" اور "**حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر**

والمین" میں ہے۔ امام احمد رضا محقق بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے علمائے مکہ اور مدینہ سے جو فتوٰی پوچھا تھا، اس کے جواب میں ان علمائے حق نے حق اور صداقت پر مبنی جو تحقیقی اور تاریخی فتوٰی لکھا، اس فتوے میں دیوبندی گستاخانِ رسول کے ساتھ ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے بھی یہ شرعی حکم نافذ فرمایا کہ "**مَنْ شَکَّ فِیْ عَذَابِہٖ وَ کُفْرِہٖ فَقَدْ کَفَرَ**" یعنی "**جو اس کے عذاب اور کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔**" امام احمد رضا محقق بریلوی نے مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف علمائے حرمین شریفین سے کفر کا فتوٰی حاصل کر کے اس فتوے کی تشہیر کر کے قادیانی مذہب کی کمر توڑ دی اور قادیانیت کے فتنے کی آندھی کو کافی حد تک کنٹرول فرمایا اور لاکھوں کی تعداد میں بھولے بھالے سنّی مسلمانوں کو قادیانی مرتد ہونے سے بچایا۔

امام احمد رضا محقق بریلوی کی للکار پر لبیک کہہ کر سر پر کفن باندھ کر قادیانیت کے رد میں میدان جہاد میں کود پڑنے والے عظیم الشان علمائے اہلسنت کے اسمائے گرامی کی فہرست بہت ہی طویل ہے۔ ذیل میں بے مثال کارنامہ انجام دینے والے اہم حضرات کے مبارک نام قارئین کرام کی معلومات کے لئے پیش خدمت ہیں:-

- حامئ دین وملّت، قاطع کفر وضلالت، فاتح قادیان، مناظر اہلسنت، واعظ رطب اللسان، حضرت علامہ **پیر طریقت سیّد مہر علی شاہ گولڑوی** (المتوفی ۱۳۵۶ھ)
- امیر ملّت، ھادئ امت، عالم جلیل، فاضل نبیل، مجاہد بیباک، مقرر شعلہ بیان، حضرت علامہ **پیر طریقت سیّد جماعت علی شاہ علی پوری** (المتوفی ۱۳۷۰ھ)

- مناظر اہلسنت، حامئی سنت، ماحئی بدعت، صاحب تصانیف جلیلہ، عالم جلیل، حضرت علامہ **مولانا غلام دستگیر قصوری** (المتوفیٰ ۱۳۲۵ھ)
- شہزادۂ اعلیٰ حضرت، رہبر دین وملّت، عالم ذی شان، ادیب شہیر، فاضل جلیل، حجۃ الاسلام **حضرت علامہ مفتی حامد رضا خاں صاحب**
- خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مجاہد دوراں، قاطع وہابیت وقادیانیت، حضرت علامہ ومولانا **ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادری**
- واقف خرافات قادیانیت، ماہر علوم قدیمہ و جدیدہ، صاحب تصانیف کثیرہ، **حضرت مولانا پروفیسر الیاس برنی**

(رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین وعنا)

حضرت علامہ پروفیسر الیاس برنی صاحب نے قادیانی فرقہ کی تردید اور تضحیک میں تقریباً بارہ سو (۱۲۰۰) صفحات پر مشتمل ایک ضخیم کتاب **"قادیانی مذہب"** نام کی اردو زبان میں تصنیف فرمائی ہے۔ اس کتاب میں برنی صاحب نے قادیانی مکتبۂ فکر کی تقریباً ڈیڑھ سو (۱۵۰) کتب کے حوالاجات نقل فرما کر قادیانی مذہب کے شیش محل کو زمین دوز و چکنا چور فرما دیا ہے۔ یہ کتاب اتنی معتبر و مستند و معتمد ہے کہ سن ہجری ۱۳۵۲ یعنی آج سے تقریباً اسّی (۸۰) سال پہلے لکھی گئی اس کتاب کی مستحکم دلیلوں اور قطعی گرفت کے ذریعہ کی گئی بلیغ تردید کا دنیا بھر کے قادیانی مصنفین جمع ہو کر بھی اب تک جواب نہیں لکھ سکے اور انشاء اللہ قیامت تک اس کتاب کا جواب لکھنے سے عاجز اور قاصر رہیں گے۔

مذکورہ کتاب کی افادیت و جامعیت نیز اس کتاب کے معتبر و معتمد ہونے کا

ثبوت اس حقیقت سے بھی ملتا ہے کہ دور حاضر کے وہابی۔ دیوبندی مصنفین جب کبھی بھی قادیانیت کی تردید وتوبیخ میں قلم چلاتے ہیں، تو قادیانی فرقہ کے رد کے لئے انہیں حضرت الیاس برنی صاحب کی معرکۃ الآراء وتاریخی کتاب **"قادیانی مذہب"** کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے اور اسی کتاب سے ردِّ قادیانیت کا مواد حاصل کرنا پڑتا ہے۔ لیکن بُرا ہو عصبیت پسندی اور تعصّب کا کہ مسلکی اختلاف کی وجہ سے بغض وحسد کی آگ میں جل کر دیانتداری کو بھی خیر آباد کہہ کر جناب الیاس برنی صاحب کی مذکورہ کتاب کا ذکر تک نہیں کرتے۔ حالانکہ حوالہ الیاس برنی صاحب کی کتاب سے لفظ بلفظ نقل کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ عنوان کی سرخی بھی برنی صاحب کی کتاب سے ہی چُراتے ہیں۔ بلکہ برنی صاحب نے قادیانیت کے رد میں جو جملے لکھے ہیں، ان جملوں کو حرف بحرف اُچک لیتے ہیں بلکہ پورے کے پورے فقرے برنی صاحب کی کتاب سے اُڑا کر نقل کر کے فقرہ بازی کا ثبوت دیتے ہیں لیکن اپنی کتاب میں کہیں بھی برنی صاحب یا برنی صاحب کی کتاب کا ذکر تک نہیں کرتے، اس کی صرف ایک ہی وجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ برنی صاحب سنّی صحیح العقیدہ بزرگ تھے، لہذا وہابی و دیوبندی مکتبۂ فکر کے مصنفین بغض وعناد کی بناء پر حوالے میں ان کا نام نہیں دیتے بلکہ اس کے برعکس برنی صاحب نے قادیانیت کے رد میں عرق ریزی کر کے جو مواد فراہم فرمایا ہے، اس کو موجودہ دور کے دیوبندی اپنی کاوش میں کھپا کر ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

خیر! ایک سو سال قبل وجود میں آئے ہوئے قادیانی فتنہ کو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محقق بریلوی اور آپ کے رفقاء وتلامذہ وخلفاء نے کچل کر رکھ دیا۔ اس کے باوجود اس

کے کچھ اثرات کالعدم کی حیثیت سے باقی رہ گئے تھے۔ قادیانیت کے وہ باقی ماندہ مردہ اثرات کروٹ مروڑ کر پھر زندہ کھڑے ہوئے ہیں اور پھر ایک بار قادیانی فرقہ پورے جوش وخروش کے ساتھ پوری دنیا میں اپنی تباہ کاری پھیلا رہا ہے۔ خصوصاً ملک ہندوستان میں اور صوبۂ گجرات میں یہ فرقہ بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اسلام کے دائمی دشمن اعظم یہودی کی حکومت کے ملک امریکہ اسلام کو مجروح کرنے کی فاسد غرض سے قادیانی فرقہ کو مالی اور سیاسی تعاون دے کر اسے عالمی پیمانے پر فروغ دینے کے لئے کمربستہ ہے۔ مالی اعتبار سے کمزور، غریب، مجبور، حاجتمند اور بے حال بھولے بھالے مسلمانوں کی مجبوری اور غریبی کا ناجائز فائدہ اُٹھا کر انہیں مالی لالچ وثروتی طمع کی جال میں پھنسا کر انہیں دین وایمان سے منحرف کرنے کی تحریک بڑی تیز رفتاری سے عمل پیرہ ہے اور چھوٹے چھوٹے دیہات کے سادہ لوح مسلمانوں کو مال ودولت کی لالچ دے کر انہیں قادیانی بنانے کی ناپاک تحریک بڑے جوش وخروش سے کی جارہی ہے۔

لہذا انجان، بے علم اور بھولے بھالے مسلمانوں کا ایمان قادیانیت کے لیڈروں کے ہاتھوں سے لٹنے سے بچانے کے نیک ارادے سے قادیانیت کے رد میں یہ کتاب لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی اور اس کتاب کو گجراتی زبان میں لکھا تھا۔ گجراتی زبان کی اشاعت کو بھر پور مقبولیت حاصل ہوئی اور کئی مخلص حضرات کی طرف سے اس کتاب کو اردو اور دیگر زبانوں میں شائع کرنے کی فرمائش کی گئی۔ بلکہ بعض واجب التعظیم والاحترام بزرگوں کی طرف سے بلاتاخیر اس کتاب کو اردو میں شائع کرنے کا حکم ملا۔ لہذا! اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے محبوب اعظم ﷺ کے فضل وکرم اور نصرت و

عنایت پر بھروسہ کر کے گجراتی زبان میں حقیر فقیر سراپا تقصیر کی گجراتی کتاب **''نبوت کے جھوٹے دعویدار اور قادیانی مذہب''** کا اردو ترجمہ خود فقیر نے ہی شروع کر دیا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ اس ترجمے کو جلد از جلد اختتام تک پہونچائے ایسی امید قوی کے ساتھ عاجزانہ دعا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب اعظم واکرم ﷺ کے صدقہ وطفیل اس کتاب کو مقبول عام وخاص بنائے اور ملت اسلامیہ کے ایماندار افراد کے ایمان کے تحفظ کا سبب بنائے اور قادیانیت کی مہلک وبا سے تمام اہل ایمان کو محفوظ رکھے اور ان کے اور ان تمام کے صدقے میں اس حقیر فقیر کے ایمان کی حفاظت فرمائے اور اس کتاب کو فقیر کے لئے ذریعۂ نجات بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم۔

والسلام

بمقام:۔ پور بندر مورخہ:۔ ۲، ربیع الاول ۱۴۳۴ھ مطابق:۔ ۱۵، جنوری، ۲۰۱۳ء بروز:۔ سہ شنبہ	خانقاہ قادریہ برکاتیہ۔ مارہرہ مقدسہ اور خانقاہ رضویہ نوریہ۔ بریلی شریف کا ادنیٰ سوالی **عبدالستار ہمدانی "مصروف"** برکاتی، نوری

حضور اقدس ﷺ کے لئے خاتم النبیّن یعنی آخری نبی ہونے کا عقیدہ

خالق کائنات رب تبارک وتعالیٰ نے کائنات کی تخلیق فرمائی اور بے شمار اشیاء، جاندار اور غیر جاندار پیدا فرمائے۔ جانداروں میں انسانوں کو پیدا فرمایا اور انسان کو ''**اشرف المخلوقات**'' کے معزز ومکرم عہدے پر فائز فرمایا۔ انسانوں کے بھی متعدد اقسام ہیں۔ مثلاً کافر، مشرک، مرتد، منافق، یہودی، عیسائی، مُلحِد، آگ پرست، بے دین، مؤمن وغیرہ۔ انسانوں کے مختلف اقسام کو ہم دو گروہ میں بانٹ سکتے ہیں (۱) مؤمن یعنی ایمان والا یعنی اسلام کا متبع یعنی مسلمان (۲) غیر مؤمن یعنی جو ایمان سے خالی ہے۔ اس قسم میں کافر، مشرک وغیرہ سب شامل ہو جائیں گے۔

مؤمن انسان جو کلمۂ توحید کا اقرار کر کے مسلمان ہوا ہے اور دین اسلام میں داخل ہوا ہے، اس کے بھی کئی اقسام ہیں۔ مثلاً ❍ نیک ❍ بد ❍ متقی ❍ پرہیزگار ❍ فاسق ❍ فاجر ❍ عالم ❍ جاہل ❍ مفتی ❍ محدّث ❍ مجتہد ❍ مجاہد ❍ نمازی ❍ شرابی ❍ جواری ❍ زانی ❍ چور ❍ ڈاکو ❍ خائن ❍ سچّا ❍ دیانتدار ❍ جھوٹا ❍ دھوکے باز ❍ دغاباز ❍ وفادار ❍ غدّار ❍ صوفی ❍ ولی ❍ ابدال ❍ سالک ❍ غوث ❍ قطب ❍ ہادی ❍ رسول ❍ نبی وغیرہ وغیرہ۔ ان تمام میں سب سے اونچا، معزز، محترم، مکرم اور اعلیٰ مرتبہ ''نبی'' اور ''رسول'' کا ہے۔ ہر نبی اور رسول اپنے دور ظاہری حیات میں تمام لوگوں سے افضل ومکرم تھے۔ ہر نبی اور رسول کی

امت تھی اور ہر امتی اپنے نبی کو خدا کا خاص اور مقرب بندہ اور پیغمبر سمجھتا تھا اور اس کی حد درجہ تعظیم وتکریم کرتا تھا اور اپنے نبی کے حکم وفرمان کو خدا کا حکم اور فرمان تسلیم کر کے اس کی تعمیل اور بجا آوری کو نہایت ضروری اور لازمی جانتا اور مانتا تھا۔

سب سے پہلے نبی ابو البشر **حضرت سیدنا آدم** علیہ الصلاۃ والسلام سے لیکر آخری نبی، سید الانبیاء والمرسلین، **حضرت محمد مصطفیٰ** ﷺ تک تقریباً ایک لاکھ، چوبیس ہزار (**1,24,000**) انبیاء ومرسلین اس دنیا میں تشریف لائے اور اپنی امت کو خدا کا پیغام سنا کر نیکی اور ہدایت کی راہ پر گامزن فرمایا۔ مذہبی رہبر اور اعلیٰ پیشوا ہونے کی وجہ سے ہر نبی اور رسول کا اپنی قوم اور سماج میں اعلیٰ معزز، مکرم اور افضل مقام تھا۔ ہر شخص اپنے نبی اور رسول کی تعظیم وتکریم کی بجا آوری میں ہر دم کوشاں اور مستعد رہتا تھا اور نبی کے ہر قول وفرمان کے سامنے سر تسلیم خم کر کے اس کی تعمیل اور عمل در آمد میں ہر امتی اپنی سعادت سمجھتا تھا، نبی کے حکم کی مخالفت اور خلاف ورزی کی کسی میں ہمت نہ تھی بلکہ ایسا کرنے کا کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ نبی کی مخالفت کرنے سے اس کا ایمان تباہ وبرباد ہو جائیگا اور وہ دین سے خارج ہو کر قوم وسماج میں ذلیل ورسوا ہو جائیگا۔ لہذا ہر شخص اپنے نبی ورسول کو خدا سے قرب رکھنے والا اور معزز ومکرم ہادی اور راہنما مان کر اس کی تعظیم، توقیر اور تکریم اور اس کی اطاعت وفرمانبرداری میں کسی بھی قسم کی کوئی کمی رہنے نہیں دیتا تھا۔

قرآن شریف میں انبیائے کرام کے اسمائے گرامی

اللہ تبارک وتعالیٰ نے کم وبیش تقریباً ایک لاکھ، چوبیس ہزار (**1,24,000**) انبیاء ومرسلین دنیا میں مبعوث فرمائے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب **قرآن مجید** میں

صرف چھبیس (۲۶) انبیائے کرام کے ہی مقدس ناموں کا تذکرہ فرمایا گیا ہے۔ قرآن مجید میں جن مقدس انبیائے کرام کے مبارک اسمائے گرامی کا صاف طور پر ذکر فرمایا گیا ہے، وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) حضرت آدم (۲) حضرت ادریس (۳) حضرت نوح (۴) حضرت ہود (۵) حضرت صالح (۶) حضرت ابراہیم (۷) حضرت اسحاق (۸) حضرت اسمٰعیل (۹) حضرت لوط (۱۰) حضرت یعقوب (۱۱) حضرت یوسف (۱۲) حضرت ایوّب (۱۳) حضرت شعیب (۱۴) حضرت موسٰی (۱۵) حضرت ہارون (۱۶) حضرت الیاس (۱۷) حضرت الیسع (۱۸) حضرت ذوالکفل (۱۹) حضرت داؤد (۲۰) حضرت سلیمان (۲۱) حضرت عزیر (۲۲) حضرت یونس (۲۳) حضرت زکریا (۲۴) حضرت یحیٰ (۲۵) حضرت عیسٰی (۲۶) حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم۔

(حوالہ:۔ "**المبین ختم النبین**" مصنف:۔ امام اہلسنت، امام احمد رضا محقق بریلوی۔ بحوالہ "**فتاوٰی رضویہ**" (مترجم) **جلد نمبر ۱۴، صفحہ نمبر: ۳۴۲**)

المختصر! اول نبی **حضرت سیدنا آدم** علیہ الصلاۃ والسلام تھے اور آخری نبی دونوں جہاں کے آقا اور تمام نبیوں کے سردار **حضرت محمد مصطفیٰ** ﷺ ہیں۔ نبوت **حضرت محمد مصطفیٰ** ﷺ پر ختم ہوگئی۔ آپ آخری نبی تھے۔ آپ کے بعد اب کسی نبی کے آنے کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔ کیونکہ آپ پر نبوت کا دروازہ بند ہوگیا۔

قرآن شریف میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:۔

> **"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ"**
>
> پارہ نمبر: ۲۲، سورہ احزاب، آیت نمبر: ۴۰
>
> ترجمہ:۔
>
> **"محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں۔ ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے"** (کنز الایمان)

قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیت کریمہ میں صاف ارشاد ہے کہ حضور اقدس **سید الانبیاء والمرسلین، حضرت محمد مصطفیٰ** ﷺ آخری نبی ہیں۔ اب کسی بھی نبی کی آمد کی کوئی گنجائش نہیں۔ بلکہ اب کسی نئے نبی کا آنا محال اور ناممکن ہے۔

ایک حدیث شریف پیش خدمت ہے:۔

> "حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى، قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْب، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ: قَالَ ابْنُ عِيْسٰى ظَاهِرِيْنَ ثُمَّ اتَّفَقَا لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ"
>
> حوالہ: "سنن ابی داؤد" المؤلف:۔ ابو داؤد سلیمان بن الاشعث المتوفی سنہ ۲۷۵ھ، الناشر: جمعیۃ المکنز الاسلامی، القاہرہ۔ مصر، سن طباعت: سنہ ۱۴۲۱ھ، کتاب الفتن والملاحم، باب نمبر: ۱، جلد نمبر: ۲، حدیث نمبر: ۴۲۵۴، صفحہ نمبر: ۷۰۷

ترجمہ : ’’حضور اقدس سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری امت میں تیس ۳۰ جھوٹے ہونگے، ان میں کا ہر ایک یہ گمان کریگا کہ وہ نبی ہے اور میں نبیوں کا خاتم ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت میں ہمیشہ ایک گروہ ایسا ہوگا جو حق پر ہوگا۔ کہا راوی ابن عیسیٰ نے کہ حق کو ظاہر کرنے والے ہوں گے۔ اور انہیں کچھ نقصان ان کے مخالف نہیں پہونچا سکیں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نافذ ہو جائیگا۔‘‘

مندرجہ بالا حدیث شریف احادیث کریمہ کی دیگر معتبر و مستند کتب مثلاً، **ترمذی شریف، بخاری شریف، مسلم شریف، مسند احمد، المعجم الکبیر للطبرانی** میں بھی ہے۔ قرآن مجید اور احادیث کریمہ کے دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ سے ثابت ہوا کہ:۔

- **حضور اقدس ﷺ آخری نبی ہیں اور نبوت آپ پر ختم ہوگئی ہے۔**
- **حضور اقدس ﷺ کے بعد اب کوئی نبی نہیں آئیگا۔ بلکہ اب کسی نبی کے آنے کا کوئی امکان ہی نہیں۔**

لیکن

حدیث شریف میں فرمائی گئی پیشن گوئی کے مطابق اس امت میں تیس **(۳۰)** ایسے جھوٹے شخص ہوں گے، جو نبی ہونے کا دعویٰ کریں گے۔ حدیث شریف میں ایسے نبوت کے جھوٹے دعویداروں کو **’’کذّاب‘‘** یعنی جھوٹا کہنے میں آیا ہے۔ **حضور اقدس، خاتم النبین** ﷺ کے بعد اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کرنے والا شخص قرآن و حدیث کے صاف اور صریح ارشاد کی خلاف ورزی کر کے جھوٹا ثابت ہو رہا ہے۔ قرآن مجید میں کھلے

لفظوں میں ارشاد ہے کہ حضرت **محمد** ﷺ **’’خاتم النبین‘‘** یعنی نبوت کو ختم کرنے والے یعنی آخری نبی ہیں۔

لہذا ....

حضور اقدس ﷺ کو آخری نبی ماننا ضروریات دین میں سے ہے

حضور اقدس، سید الانبیاء والمرسلین ﷺ **کو ’’آخری نبی‘‘** ماننے کا عقیدہ رکھنا ضروریات دین میں سے ہے۔ ملت اسلامیہ کے تمام علماء اس بات پر متفق ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کو آخری نبی ماننا ضروریات دین میں سے ہے اور اس کے خلاف عقیدہ رکھنے والا کافر ہے۔

ایک معتبر حوالہ پیش خدمت ہے:۔

’’ وَاَجْمَعَتِ الْاُمَّۃُ عَلٰی حَمْلِ ھٰذَا الْکَلَامِ عَلٰی ظَاھِرِہٖ وَ اَنَّ مَفْھُوْمَہُ الْمُرَادُ مِنْہُ دُوْنَ تَأْوِیْلٍ وَلَاتَخْصِیْصٍ فَلَا شَکَّ فِیْ کُفْرِ ھٰؤُلَآءِ الطَّوَائِفِ کُلِّھَا قَطْعًا اِجْمَاعًاوَّسَمْعًا ‘‘

حوالہ: ’’اَلشِّفَاءُ بِتَعْرِیْفِ حُقُوْقِ الْمُصْطَفٰی‘‘

مصنف:۔ ابی الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض اندلسی، المتوفی ۵۴۴ھ،

مطبوعہ:۔ بیروت، لبنان، جلد نمبر:۲، الفصل الرابع، صفحہ نمبر:۲۱۶

ترجمہ: ''اور پوری امت کا اس پر اجماع و اتفاق ہے کہ کلام ''خاتم النبین'' اپنے ظاہری معنٰی پر محمول ہے اور جو کچھ اس سے سمجھا جاتا ہے (یعنی آخری نبی ہونا) یہی اس سے مراد ہے۔ جس میں نہ کوئی تاویل ہے، نہ کوئی تخصیص۔ تو قرآن و حدیث اور اجماع امت کی رو سے مذکورہ بالا لوگوں کے کافر ہونے میں ہرگز ہرگز کوئی شک و شبہہ نہیں۔

حضور اقدس ﷺ کو آخری نبی ماننے کا عقیدہ کتنا اہم اور ضروری ہے، اس کا اندازہ ذیل میں مرقوم **''فتاوٰی عالمگیری''** سے آجائیگا:۔

''اِذَا لَمْ يَعْرِفِ الرَّجُلُ اَنَّ مُحَمَّداً ﷺ آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى نَبِيِّنَا السَّلَام فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ''

حوالہ: **''الفتاویٰ الھندیہ المعروف بالفتاوی العالمگیریہ''**
مؤلف :۔ العلامہ الھمام مولانا شیخ نظام وغیرہ، الناشر:۔ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، جلد نمبر:۲، کتاب السیر، باب فی احکام المرتدین، صفحہ نمبر:۲۸۵

مندرجہ بالا عبارت کا اردو ترجمہ:۔

ترجمہ: ''جو شخص یہ نہ جانے کہ حضرت محمد ﷺ تمام انبیاء میں سب سے آخری نبی ہیں، وہ مسلمان نہیں۔''

حضور اقدس، رحمت عالم ﷺ کو آخری نبی ماننے سے انکار کرنا تو بہت ہی خطرناک ہے لیکن اگر کوئی شخص اس حقیقت سے انجان اور بے خبر ہو کر کہ حضور اقدس ﷺ آخری نبی ہیں، تو ایسا شخص مسلمان ہونے کے لائق نہیں۔ الحاصل! حضور اقدس ﷺ آخری نبی ہیں اور اب کسی بھی نبی کے آنے کا امکان نہیں۔

نبوت کے جھوٹے دعویدار

یہاں تک کہ مطالعہ سے قارئین کرام اس حقیقت سے بخوبی واقف ہو چکے ہونگے کہ **حضور اقدس** ﷺ آخری نبی ہیں اور اب کسی نبی کے آنے کا امکان و گنجائش نہیں۔ لیکن **پیارے غیب کے جاننے والے آقا** ﷺ نے خود اپنی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا ہے کہ **''میری امت میں تیس (۳۰) جھوٹے نبوت کے دعویدار ہوں گے''**۔ یہ آگاہی حرف بحرف سچ ثابت ہوئی ہے۔ **حضور اقدس** ﷺ کے زمانۂ اقدس سے لیکر اب تک کچھ لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ ان تمام جھوٹے دعویداروں کا بیان بالتفصیل یہاں ممکن نہیں لہذا چند بہت بدنام، بڑے دھوکے باز، کذّاب، مکار، فریبی اور رسوائے زمانہ جھوٹے نبوت کے دعویدار اشخاص کا اختصاراً بیان پیش خدمت ہے۔

نبوت کا سب سے پہلا جھوٹا دعویدار
مسیلمہ بن ثمامہ کذاب

▣ سن ہجری ۱۰، میں مسیلمہ بن ثمامہ کذاب ''بنی حنیفہ'' کے وفد میں شامل ہو کر **حضور اقدس** ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اسلام کی حقانیت کا اقرار و اعتراف کر کے اسلام قبول کیا۔

- اسلام قبول کرنے کے بعد مسیلمہ چند دنوں تک مدینہ طیبہ میں قیام پذیر رہا اور پھر اپنے گاؤں ''یمامہ'' واپس لوٹا۔ یمامہ واپس لوٹنے کے بعد اس کی عقل میں فتور آیا۔ وہ اسلام سے منحرف ہو کر مرتد ہو گیا اور اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔
- نبوت کا دعویٰ کرنے کے بعد لوگوں کو اپنی طرف راغب اور مائل کرنے کی فاسد غرض سے اس نے اسلام کے اٹل قوانین واحکام میں تبدیلیاں کیں۔ مسیلمہ نے شراب اور زنا کو حرام کے بجائے حلال ٹھرایا اور اسلام کے اہم رکن نماز کا فرض ہونا موقوف کر کے نماز کی فرضیت کو ساقط کر دیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے مقدس ومقبول انبیائے کرام کو ایک خصوصی وصف ''معجزہ'' عنایت فرمایا ہے۔ انبیائے کرام معجزہ کی خصوصیت سے خرق عادت اور انسانی طاقت سے باہر کام بطور کمال دکھا کر دین کے دشمنوں، جادوگروں اور سفلی علم کے ذریعہ شعبدہ دکھانے والے بددین گمراہوں کو ساکت ومبہوت کر کے دین حق کی صداقت کا اظہار کرتے تھے اور بھولے بھالے لوگوں کو جادوگروں اور دیگر دھوکے بازوں کے مکر وفریب سے بچا کر انہیں گمراہ ہونے سے بچاتے تھے۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کے مقابلے میں فرعون کے جادوگروں نے رسّی کے ٹکڑوں کو سانپ اور اژدھا کی شکل میں تبدیل کر کے اپنا رعب جمانے کی کوشش کی تھی۔ ان جادوگروں کو جواب دیتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے ہاتھ کے عصا (لاٹھی) کو زبردست اور بھیانک اژدھا کی شکل میں تبدیل فرما دیا اور جادوگروں کے ساختہ سانپوں کو حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا اژدھا پل بھر میں لقمۂ اجل بنا کر نگل

گیا اور فرعون کے جادوگروں کو شکست فاش ہوئی۔

حضور اقدس ﷺ کا مرتبہ تمام انبیائے کرام سے بلند، افضل اور اعلیٰ ہے۔ تمام انبیائے کرام کے کمالات اور معجزات صرف آپ کی ایک مقدس ذات میں مجتمع فرمائے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اعظم واکرم ﷺ کو تمام انبیائے کرام کے کمالات کا مجموعہ بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ حضور اقدس ﷺ سے بے شمار معجزات وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ مثلاً ◈ چاند کے دو (۲) ٹکڑے ہونا ◈ ڈوبے ہوئے سورج کا پھر طلوع ہونا ◈ انگشتانِ مبارک سے پانی کے چشمے جاری ہونا ◈ پتھر کے سنگ ریزوں کا کلمہ پڑھنا۔ وغیرہ وغیرہ۔ حضور اقدس ﷺ کے روشن معجزات اتنی کثیر تعداد میں ہیں کہ جن کا تفصیلی بیان کرنے کے لئے ضخیم دفاتر درکار ہیں۔

نبوت کے جھوٹے دعویدار **مسیلمہ کذّاب** نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور خود کو نبی ثابت کرنے کے لئے معجزات دکھانے کی مضحکہ خیز حرکات کرتا تھا۔ وہ اس وہم وگمان میں تھا کہ میرے نبوت کے دعوے کی صداقت کے ثبوت میں معجزات دکھا کر لوگوں کو مسخّر اور متاثر کروں لیکن مسیلمہ کذّاب جب بھی معجزہ دکھانے کی حرکت کرتا تھا، نتیجہ برعکس ہی آتا تھا اور لوگوں پر نبی ہونے کا رعب جمانے کی حرکت کرنے میں وہ ہمیشہ تمسخر کا نشانہ بن کر ذلیل وخوار ہی ہوتا تھا۔ مثلاً:۔

- معجزہ دکھانے کی طمع میں وہ متفرق حرکتیں کرتا تھا لیکن نتیجہ ہمیشہ اُلٹا ہی آتا تھا۔ وہ اگر کسی شخص کے لئے عمر درازی کی دعا کرتا تھا، تو جس کے لئے دعا کرتا تھا وہ شخص عمر دراز پانے کے بجائے فوراً مر جاتا تھا۔

- کسی کے لئے آنکھوں کی روشنی کی دعا کرتا، تو وہ شخص فوراً اندھا ہو جاتا تھا۔
- منہ میں پانی لے کر کسی کنویں میں کلی کرتا تھا، تو کنویں کے پانی میں کثرت و برکت ہونے کے بجائے کنویں کا پانی زمین میں سلب ہو جاتا اور کنویں کا پانی کڑوا اور کھاری ہو جاتا تھا اور وہ کنواں ہمیشہ کے لئے خشک ہو جاتا تھا۔
- ایک لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا، تو اس لڑکے کے سر کے تمام بال جھڑ گئے اور لڑکا ہمیشہ کے لئے گنجا ہو گیا۔
- ایک بچہ کے منہ میں اپنی انگوٹھی برکت کے لئے چوسنے دی، تو بچہ کی زبان پھٹ گئی۔
- ایک مرتبہ مسیلمہ کذاب ایک ہرے بھرے اور سرسبز و شاداب باغ میں جا پہونچا اور باغ میں جا کر اس نے اپنا منہ دھویا۔ نتیجہ یہ آیا کہ باغ ہمیشہ کے لئے سوکھ گیا اور ایسا خشک و بنجر بن گیا کہ وہاں پھر کبھی گھاس تک نہیں اُگا۔
- ایک شخص نے اپنے دونوں بیٹوں کے لئے مسیلمہ کذاب سے خیر و برکت کی دعا کرائی۔ مسیلمہ کذاب سے دعا کرانے کے بعد وہ شخص اپنے گھر گیا، تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کا ایک لڑکا مردہ حالت میں پڑا ہوا ہے۔ بھیڑیے (Wolf) نے اس کو چیر پھاڑ کر مار ڈالا ہے اور دوسرا لڑکا کنوے میں گر کر مر گیا ہے۔
- ہجری سن ۱۱، میں **حضور اقدس، رحمت عالم** ﷺ نے دنیا سے پردہ فرمایا، تو مسیلمہ نے اپنی تحریک کو تیز رفتاری سے آگے بڑھایا۔ بیشمار مال و دولت لُٹا کر تقریباً ایک لاکھ (1,00,000) کی تعداد میں جاہل اور لالچی لوگوں کو اپنے معتقد اور متبع کی حیثیت سے جمع کر لیا اور اپنی جھوٹی نبوت کی دوکان کو خوب چمکایا۔

- مسیلمہ کذاب کی گمراہیت اور بے دینی کو مزید پھیلنے سے روکنے کے لئے **امیر المؤمنین، خلیفۃ المسلمین، امام المتقین، اصدق الصادقین، حضرت سیدنا صدیق اکبر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چوبیس ہزار (24,000) کے لشکر پر **سیف اللہ، حضرت خالد بن ولید** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سپہ سالار مقرر فرما کر مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لئے روانہ فرمایا۔ ''**یمامہ**'' نامی مقام پر دونوں لشکروں کے درمیان جنگ ہوئی۔ مسیلمہ کذاب اپنے ساتھ چالیس ہزار (40,000) کی فوج لے کر لڑنے آیا تھا۔ اسلام کی تاریخ میں اس جنگ کو ''**جنگ یمامہ**'' کے نام سے شہرت حاصل ہوئی ہے۔
- اس جنگ میں حضرت خالد بن ولید کے اسلامی لشکر کو فتح مبین حاصل ہوئی اور مسیلمہ کذاب کے لشکر کو شکست فاش سے دوچار ہونا پڑا۔ مسیلمہ کذاب کی فوج کے سپاہی نامردی اور بزدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے راہ فرار اختیار کی مگر اسلامی لشکر کے کفن بردوش اور جانباز مجاہدوں نے مسیلمہ کذاب کے بزدل لشکر کا تعاقب کیا اور اپنی گرفت میں لیکر مسیلمہ کے لشکر کو گاجر اور مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیا۔ مسیلمہ کذاب بھی بڑی بے بسی اور بزدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مارا گیا۔
- **حضرت وحشی بن حرب** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ جنہوں نے ''**جنگ احد**'' میں سید الشہداء **حضرت امیر حمزہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا تھا، انہوں نے مسیلمہ کذاب پر وار کر کے اسے جہنم رسید فرمایا۔

جھوٹی نبوت کا دوسرا دعویدار

اسود عنسی منسوب عنس بن قدحج

▣ **''اسود عنسی''** وہ دوسرا شخص ہے، جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ وہ مستقبل کی باتیں بتانے میں ماہر تھا۔ کیونکہ وہ ایک کاہن (Soothsayer) تھا۔ علاوہ ازیں وہ نہایت ہی ذہین، چرب زبان، خوش بیان، شیریں کلام اور متواضع انداز میں گفتگو کرنے کی مہارت رکھتا تھا۔ لہٰذا اس نے کثیر تعداد میں لوگوں کو اپنا گرویدہ اور معاون بنالیا تھا اور متبعین کی کثیر تعداد کی وجہ سے اسے نبوت کا دعویٰ کرنے کا حوصلہ ملا تھا۔

▣ اس کے ساتھ دو ہمزاد شیطان مطیع اور فرمانبردار کی حیثیت سے رہتے تھے اور زمانہ بھر کی خبریں اس تک پہونچاتے تھے۔ اپنے ہمزادوں کے ذریعہ موصول اطلاعات کو اسود عنسی لوگوں تک خبریں ارسال کرکے انہیں متحیر اور مسحّر کرتا تھا۔

▣ **حضور اقدس، رحمت عالم** ﷺ نے **''یمن''** (Yemen) کے حاکم کی حیثیت سے **''باذان''** نام کے شخص کو مقرر فرمایا تھا۔ باذان کے انتقال کے بعد یمن کی حکومت کا کچھ حصہ **شہر بن باذان** کو اور بقیہ حصہ **حضرت ابوموسیٰ اشعری** اور **حضرت معاذ بن جبل** رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مشترکہ طور پر عنایت فرمایا گیا۔

▣ حکومت کی مذکورہ بالا تقسیم کے خلاف **اسود عنسی** نے اعلان بغاوت کرکے خروج کیا اور اپنے کو نبی ظاہر کرکے خود کی نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ اور پورے ملک عرب پر قبضہ کرنے کے لئے ایک لشکر جرّار تیار کرکے یمن کے حاکم شہر بن باذان پر لشکر کشی

کرکے اسے قتل کر دیا اور لشکر کی طاقت کے بل بوتے پر حکومت پر قابض ہو گیا اور زبردستی اہل صنعا پر بحیثیت حاکم غالب ہو گیا۔

▣ شہر بن باذان کو قتل کرنے کے بعد اسود عنسی نے شہر بن باذان کی بیوہ **مرزبانہ** کی خواستگاری کی اور جبراً اسے اپنی بیوی بنالیا۔

▣ **حضور اقدس** ﷺ کے **''عامل''** (Ruler) کی حیثیت سے **حضرت فردہ بن مسیک** رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت یمن میں موجود تھے۔ انہوں نے یمن کے موجودہ حالات تفصیل کے ساتھ لکھ کر حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں ارسال کئے۔

▣ **حضور اقدس** ﷺ کی بارگاہ عالیہ سے حکم آیا کہ تم یعنی (۱) حضرت فردہ (۲) حضرت ابوموسیٰ اشعری اور (۳) حضرت معاذ بن جبل تم تینوں ساتھ مل کر متحدہ اور منظّم طور پر اسود عنسی کے ظلم وستم کا خاتمہ کرنے کے لئے مؤثر اور مؤثق اقدام لو۔ لہٰذا ان تینوں حضرات نے شہر بن باذان کی مظلومہ بیوہ کہ جن کو اسود عنسی نے زبردستی اور ناجائز طور پر اپنی بیوی بنالیا تھا، وہ مظلومہ مرزبانہ کا خفیہ طور پر رابطہ قائم کیا۔ مرزبانہ کے چچازاد بھائی **''فیروز دیلمی''** کو ساتھ میں رکھ کر رات کے وقت اسود عنسی کو قتل کر دینے کی تدبیر متعین کی اور اس تدبیر کو کامیاب بنانے کے لئے مرزبانہ نے کامل تعاون اور ساتھ دیا۔

▣ مرزبانہ اپنے اوپر اسود عنسی کے ذریعہ کئے جانے والے جسمانی اور ذہنی ظلم وستم کے تشدد اور کثرت سے تنگ آ چکی تھی اور وہ کسی بھی قیمت پر چھٹکارا حاصل کرنا چاہتی تھی۔ لہٰذا اسود عنسی کے خاتمے کی اسکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اس نے اہم

کردارادا کرتے ہوئے اسود عنسی کواصرار کرکر کے خوب شراب پلائی اوراسے مدحوش کردیا۔ جب اسود عنسی کثرت شراب نوشی سے دُھت ہوکر گہری نیند میں سو گیا، تو مرزبانہ نے اپنے چچازاد بھائی فیروز دیلمی کوخفیہ طور پر اطلاع بھیجی اور فوراً فیروز دیلمی اسود عنسی کی خواب گاہ کی دیوار میں نقاب لگا کر پہونچ گیا اوراسود عنسی کا سرتن سے جدا کر کے اسے جہنم رسید کردیا۔

- جب **فیروز دیلمی** نے اسود عنسی کے حلق پر تیز دھار والا چھُرا رکھ کراس کو ذبح کیا تب اسود عنسی کے منہ سے گائے کی ڈکار چیخ جیسی عجیب وغریب بلند آواز نکلی، جس کو سن کر حفاظت کا پہرہ دینے والے سپاہی اسود عنسی کی خواب گاہ کی طرف آدھمکے۔ لیکن مرزبانہ نے اپنی ذہانت کا ثبوت دیتے ہوئے آدھمکنے والے سپاہیوں کو ڈانٹتے ہوئے کہا کہ خاموش رہواورادب سے سر جھکا کر واپس لوٹ جاؤ، اس وقت تمہارے نبی پر وحی نازل ہورہی ہے۔ جس کا سمجھ میں نہ آئے ایسا شور ہورہا ہے۔ مرزبانہ کی بات سن کر حفاظتی دستہ کے سپاہی چپ چاپ پلٹ گئے۔
- **ملک یمن** کے شہر ''**صنعا**'' میں اسود عنسی کے قتل کا واقعہ رات میں وقوع پذیر ہوا اور دوسرے ہی دن صبح کے وقت **مدینہ طیبہ** میں حضور اقدس، **عالم ما کان وما یکون** ﷺ نے اپنے مقدس صحابۂ کرام کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ **آج رات میں اسود عنسی مارا گیا ہے**۔ اور ایک مبارک مرد نے اسے قتل کیا ہے اور اس کا نام فیروز ہے۔ نیز فرمایا کہ ''**فَازَ فِیرُوزُ**'' یعنی فیروز کامیاب ہوا۔
- **فیروز دیلمی** ''**حبشہ**'' (Ethopia) کے **نجاشی بادشاہ** کا حقیقی بھانجہ تھا۔ اور فیروز ۱۰ھ

میں حضور اقدس ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر داخل اسلام ہوا تھا۔

- فتنوں کی آندھی کی چرچراہٹ کی طرح عظیم طوفان کی مانند اُبھرا ہوا اسود عنسی کا جھوٹی نبوت کے دعوے کا فتنہ کثیر مشکلات، آفات اور مصائب کے شور وغوغا کے اُتار چڑھاؤ کے بعد اختتام کو پہونچ کر بالآخر ختم ہوگیا۔ جس کے تفصیلی بیان سے تاریخ کے صفحات سیاہ حروف سے مرقوم ہیں اور رہتی دنیا تک اس کا بھیانک اور دھندھلا عکس قارئین کے دل ودماغ کو جھنجھلاتے رہیں گے۔

جھوٹی نبوت کا تیسرا دعویدار
طلیحہ بن خویلد اسدی

- **حضور اقدس، رحمت عالم** ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد **طلیحہ بن خویلد اسدی** نے سر اٹھایا اور دین اسلام سے منحرف ومرتد ہوکر اس نے بغاوت کا علم بلند کرتے ہوئے خروج کیا اور اپنے نبی ہونے کا دعویٰ واعلان کیا۔ کثیر تعداد میں اپنے متبعین ومعتقدین جمع کر لئے اور ایک منظّم سازش کے تحت اپنی باطل تحریک کو عروج وفروغ دینے لگا۔
- طلیحہ اسدی یہ دعویٰ بھی کرتا تھا کہ **حضرت جبرئیل** علیہ الصلاۃ والسلام اس کے پاس آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی لاتے ہیں۔
- طلیحہ اسدی سفلی علم کا ماہر تھا۔ جادو ٹونا اور جنتر منتر کے عمل کا کہنہ مشق عامل تھا۔ شعبدہ

بازی اور استدراج (Marvel) کے ذریعہ خفیہ باتوں کی معلومات لوگوں کے سامنے پیش کر کے لوگوں کو گرویدہ اور مسخر کر لیتا تھا اور اپنے دام فریب میں پھانس کر گمراہ اور بے دین کر ڈالتا تھا۔

- اس زمانہ میں لوگ پیدل (چل کر) سفر کیا کرتے تھے۔ ایسے سفر کرنے والوں کو طلیحہ اسدی کہہ دیتا تھا کہ راہ میں کہاں پانی ملے گا۔
- طلیحہ اسدی کے نبوت کے دعوے اور اس کے دیگر خرافات کی اطلاع **امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہوئی، تو آپ نے **سیف اللہ، حضرت خالد بن ولید** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرداری میں ایک عظیم اسلامی لشکر کو طلیحہ اسدی کی سرکوبی کے لئے روانہ فرمایا۔
- حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلامی لشکر کو لے کر "**قبیلۂ بنی طے**" کے علاقے میں پہونچے اور "**کوہِ سلمیٰ**" اور "**کوہِ اجاہ**" نام کے دو (۲) پہاڑوں کے درمیان واقع میدان میں لشکر اسلام نے پڑاؤ کیا۔ قرب و جوار کے مسلمان قبیلوں کے لوگ بھی آ کر اسلامی لشکر میں شامل ہوئے۔ اسلامی لشکر نے طلیحہ اسدی کے لشکر پر حملہ کیا اور دونوں لشکروں کے درمیان گھمسان کی جنگ ہوئی۔
- اسلامی لشکر کے مجاہدوں کی شمشیر زنی کی کاری ضربوں کی طلیحہ اسدی کے لشکر کے سپاہی تاب نہ لا سکے اور میدان جنگ میں مرد میدان کی طرح جمے رہنے کے بجائے لشکر نے بھاگنا شروع کیا اور طلیحہ اسدی کے لشکری دم دبا کر راہ فرار اختیار کر کے ایسے بھاگے کہ پیچھے مُڑ کر نہیں دیکھا۔

- طلیحہ اسدی اپنے معین خاص "**عیینہ بن حصین**" کے ساتھ اپنی جان بچا کر بھاگا اور اسلامی لشکر کو فتح عظیم حاصل ہوئی۔
- شکست فاش سے دوچار ہونے کے بعد **طلیحہ اسدی** ایک عرصہ تک چھپتا۔ چھپاتا، ادھر اُدھر، بھاگتا پھرتا رہا اور ایک مفرور کی حیثیت سے ایک مقام سے دوسرے مقام بھاگتا چھپتا رہا۔ یہاں تک کہ طلیحہ اسدی کے نبوت کے دعوے کا فتنہ ختم ہو گیا۔ خود طلیحہ اسدی کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اور وہ نادم و پشیمان ہوا۔
- طلیحہ اسدی نے اپنی غلطی کا اعتراف کر کے صدق دل سے توبہ کر کے تجدید ایمان و اسلام کیا اور از سر نو کلمہ پڑھ کر خلوص اور وفاداری سے خدمت اسلام انجام دی۔ یہاں تک کہ "**جنگ نہاوند**" میں اسلام کے دشمنوں کے سامنے بہادری سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔

جھوٹی نبوت کی عورت دعویدار

سجاح بنت الحارث

- **سجاح بنت حارث** نام کی ایک خاتون کے دماغ میں بھی نہ جانے کیا گرمی چڑھ گئی کہ اس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا۔ **سجاح بنت حارث** قبیلۂ بنی تغلب سے تعلق رکھتی تھی۔ اس کا زمانہ اور نبوت کے پہلے جھوٹے دعویدار **مسیلمہ کذّاب** کا زمانہ ایک تھا۔ علاوہ ازیں اس کا گاؤں اور مسیلمہ کذّاب کا شہر "**یمامہ**" قریب قریب تھے۔ المختصر! ایک

ہی علاقہ سے اور ایک ہی وقت میں دو ۲، دو ۲، جھوٹے نبی ظاہر ہوئے تھے۔

- ایک ہی وقت میں ایک ہی علاقہ سے دو ۲، دو ۲، نبی ہونے کی وجہ سے تنازع، اختلاف اور ٹکراؤ ہونے کا امکان تھا، لہٰذا مسیلمہ کذّاب نے صلح اور امن کی راہ اپناتے ہوئے اور صلح کی پیش کش کرتے ہوئے قیمتی تحائف اور ہدایا سجاح بنت حارث کو بھیج کر اسے صلح کے تعلق سے گفتگو کرنے کی دعوت دی۔
- ایک مقام پر عیش وعشرت کے تمام سامان سے آراستہ ایک خیمہ (Tent) نصب کیا گیا اور اس خیمہ میں مسیلمہ اور سجاح کے درمیان ملاقات طے کی گئی۔
- مسیلمہ اور سجاح کی یہ ملاقات دو بچھڑے ہوئے عاشق و معشوق کے وصال میں تبدیل ہوگئی۔ اختلاف اور جنگ کے تدارک کے سلسلہ میں صلح کی گفتگو کرنے کے بجائے ایک دوسرے میں کھو گئے بلکہ سما گئے۔ مسلسل تین (۳) شب و روز تک دونوں ایک دوسرے کو چپک کر پڑے رہے۔ دنیا و مافیھا سے بے خبر ہو کر شرم وحیا کی تمام سرحدوں کو پھلانگ کر شہوت اور عیاشی کے گہرے دلدل میں غرق رہے۔ تین دن کے بعد جب جوش ٹھنڈا ہوا، تب خیال آیا کہ ہم نے خواہش انسانی کی تکمیل میں ناجائز طور پر میاں بیوی کی طرح جسمانی تعلق قائم کرلیا ہے۔ لہٰذا سب کچھ کر لینے کے بعد تنہائی میں بغیر کسی گواہ کی موجودگی کے دونوں نے نکاح کرلیا اور خوش ہو کر سجاح نے مسیلمہ کی نبوت کو تسلیم کیا۔
- مسلسل تین دن تک مسیلمہ کا بستر گرم کرنے کے بعد سجاح اپنی قوم میں واپس آئی اور مسیلمہ اپنے گروہ میں لوٹا۔ دونوں سے پوچھا گیا کہ تین دن تک صلح اور امن کے قیام

کے سلسلہ میں ایسی کونسی طویل گفتگو ہوئی؟ دونوں نے مساوی جواب دیا کہ ہم دونوں تو نکاح کے رشتہ اور بندھن میں جکڑ کر ایک دوسر کے حقوق پورا کرنے میں مصروف تھے۔ جب یہ پوچھا گیا کہ نکاح کا مہر کیا طے ہوا؟ تو جواب دیا کہ مہر طے کرنے کی فرصت ہی نہیں ملی۔

- سجاح سے اس کی قوم نے اصرار کیا کہ جب نکاح کیا ہے، تو مہر بھی طے ہونا چاہیئے۔ لہٰذا وہ مجبوراً مسیلمہ کے پاس مہر طے کرنے واپس آئی۔ مسیلمہ نے سجاح کو مہر میں اپنے علاقۂ یمامہ کے کھیتوں میں پیدا ہونے والا نصف غلّہ بطور تحفہ دیا اور مزید یہ کہا کہ تیری امت کے لئے فجر اور عشاء کی نماز معاف کرتا ہوں۔
- مسیلمہ کذّاب اور سجاح بنت حارث کے مذکورہ رنگ رلیاں منانے کے چند دنوں بعد ہی حضرت **خالد بن ولید** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرداری میں اسلامی لشکر آپہونچا اور حملہ کر دیا اور جنگ یمامہ ہوئی جس میں مسیلمہ کذّاب مارا گیا۔
- سجاح بنت حارث کا کیا ہوا؟ اس کے متعلق دو (۲) معتبر روایات ہیں۔

پہلی:۔ مسیلمہ جس جزیرہ (Islaud) میں رہتا تھا، وہاں سجاح چلی گئی اور چھپ گئی۔ زندگی بھر گمنامی کے پردے میں ایسی کھوگئی کہ کسی کو بھی اس کی کوئی اطلاع موصول نہ ہوئی بلکہ اس کے نام ونشان کا بھی کسی کو پتہ نہ چلا۔ **دوسری**:۔ سجاح اپنے متبعین کے ساتھ امیر المؤمنین حضرت **امیر معاویہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں پھر نظر آئی۔ اپنی غلطی پر نادم اور پشیمان ہو کر اس نے توبہ کی اور ازسرنو کلمہ پڑھ کر دوبارہ اسلام میں داخل ہوئی اور سجاح کے قبول اسلام کو مقبول رکھا گیا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

❖

نبوت کے جھوٹے دعویدار نمبر: ۱، **مسیلمہ کذّاب** سے لیکر جھوٹی نبوت کی عورت دعویدار تک کا بیان اسلامی ادب وسیرت کی معتبر ومعتمد کتاب **"مدارج النبوۃ"** مصنف:۔ شیخ محقق **شاہ عبدالحق محدث دہلوی** (المتوفی ۹۸۵ھ)، ناشر:۔ ادبی دنیا، مٹیا محل، دہلی، **جلد نمبر: ۲** (اردو ترجمہ) **صفحہ نمبر: ۶۸۷** تا **صفحہ نمبر: ۶۹۲** سے ماخوذ، ملخّص، مادّہ اور مواد کے طور پر متمتع اور مستفید ہے۔

نبوت کے جھوٹے دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی کی داستان، قادیانی (احمدیہ) فرقہ کا قیام اور قادیانی مذہب کے خطرناک عقائد وارتکاب

سب سے خطرناک اور مہلک

نبوت کا جھوٹا دعویدار

مخبر صادق، عالم ماکان وما یکون، **حضور اقدس، رحمت عالم** ﷺ نے جو پیشین گوئی فرمائی تھی، اس کے مطابق نبوت کے تیس (۳۰) **جھوٹے دعویدار** میں سے چند جھوٹے دعویدار ہو چکے ہیں اور ابھی کچھ جھوٹے دعویدار ہونے باقی ہیں۔ ہو چکنے والے

جھوٹے نبوت کے دعویداروں میں سے چار (۴) جھوٹے دعویدار **(۱) مسیلمہ بن ثمامہ کذّاب (۲) اسود عنسی (۳) طلیحہ اسدی** اور **(۴) سجاح بنت حارث** کا مختصر بیان قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا جا چکا ہے۔

مذکورہ چار اور ان جیسے دیگر نبوت کے جھوٹے دعویدار آئے اور ایک عرصہ تک ان کا فتنہ ملت اسلامیہ میں فتنہ اور فساد کی آندھی برپا کرنے کے بعد بالآخر وہ تمام نبوت کے جھوٹے دعویدار نیست ونابود ہو کر رہ گئے اور عالم اسلام پر چھائے ہوئے فتنہ کی آندھی کے سیاہ بادل آہستہ آہستہ چھٹ گئے اور مطلع ایسا صاف اور شفاف ہو گیا کہ نبوت کے ان جھوٹے دعویداروں کا نام ونشان تک مٹ گیا۔ دنیا کے لوگ ان کو ایسا بھول گئے کہ اسلامی تاریخ اور لٹریچر سے شغف اور دلچسپی رکھنے والے چند ادیب حضرات کے علاوہ کسی کو ان کے نام تک کی بھی معلومات نہیں رہی۔

لیکن .....

تاریخ اسلام کے مزین صفحات ایک ایسے خطرناک اور جھوٹے نبوت کے دعویدار کے تذکرہ سے خون آلودہ ہیں کہ آج **تقریباً ایک سو پچیس (۱۲۵) سال کا طویل** عرصہ گزرنے کے **بعد بھی** اس کے فتنہ کی آندھی دن بدن بھیانک صورت اختیار کر کے گلستان اسلام کو اُجاڑنے تیز سے تیز تر تھپیڑوں کے شکنجے میں کس رہی ہے۔ سوا سو (۱۲۵) سال کے طویل عرصے کے درمیان ملت اسلامیہ کے کثیر التعداد علمائے حق اس تباہ کن آندھی کے سامنے کوہ استقلال کی طرح جمے رہے اور اس فتنہ کی آندھی کے سامنے ٹکّر لیتے ہوئے اس کی تردید وتوبیخ میں بے مثل جوانمردی کا مظاہرہ فرما کر کئی بلکہ بے شمار بھولے

بھالے مسلمانوں کو گمراہیت وضلالت کے گہرے دلدل میں غرق ہونے سے بچایا اور ملت اسلامیہ کی عظیم خدمت انجام دے کر تاریخ کے صفحات پر اپنے اسماء طلائی حروف سے منقش کر گئے۔ اس فتنہ کی خرابی، مہلک اور ضرر رساں بدعقیدگی اور دیگر خرافات کا ردِ بلیغ قرآن مجید اور احادیث کریمہ کی روشن اور مضبوط دلیلوں سے کر کے حق و باطل کا واضح فرق بتا کر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر کے رکھ دیا اور حق وصداقت کے منور آفتاب کے اردگرد بے دینی اور ضلالت کے جو سیاہ بادل جمع ہوئے تھے، انہیں بکھیر کر رکھ دیا۔ لیکن افسوس کہ اب پھر ایک بار حالات نے پلٹی کھا کر ایسے موڑ پر لا کر کھڑا کر دیا ہے کہ اس دبے ہوئے فتنہ نے پھر انگڑائی لیکر جوش وخروش سے ہر طرف پھیلنا شروع کر دیا ہے۔

ایک ہزار سال پہلے نبوت کا دعویٰ کرنے والے جھوٹے دعویداروں کے فتنے تو ھباءً منثوراً کی طرح نیست ونابود ہو کر فنا ہو کر رہ گئے لیکن ایک صدی پہلے وجود میں آنے والے اس مہلک فتنہ نے اپنے ابتدائی دور میں ہنگامہ اور ہلچل مچانے کے بعد سرد تو ہو گیا لیکن پھر ایک مرتبہ گرما گرمی اور بڑے تپاک سے تیزی اور جوش کے ساتھ اُبھر رہا ہے۔ **اسلام کے دائمی دشمن یہودی ملک امریکہ** نے پچھلے پچیس (۲۵) سال سے اس نیم مردہ فتنہ کے جسم میں مالی تعاون، سیاسی اقتدار کی پشت پناہی، بین الاقوامی سطح کی تائید کے ٹانک کے انجکشن لگا کر اس میں نئی روح پھونک کر اسے متحرک کیا ہے بلکہ میڈیا کے جدید وسائل کے ذریعے پورے عالم میں تیز رفتاری سے پھیلنے کے اسباب فراہم کر کے ملت اسلامیہ کو ضرر اور نقصان پہنچانے کی ناپاک سازش خفیہ بلکہ علی الاعلان طور پر جاری کی ہے۔ وہ فتنہ یعنی نبوت کے جھوٹے دعویدار **مرزا غلام احمد قادیانی** کا شروع کیا ہوا

”قادیانی مذہب“ کا فتنہ ہے۔

ماضی میں نبوت کے جھوٹے متعدد دعویداروں کے فتنے پانچ۔پچیس سال میں کالعدم کی طرح فنا اور برباد ہو گئے لیکن قادیانی مذہب کا فتنہ کئی اُتار چڑھاؤ کے بعد اب تک تباہی مچا رہا ہے اور ایک منظّم سازش اور تال میل کے ساتھ روز افزوں عالمی پیمانے پر پھیل کر ضلالت وگمراہیت کی وبا پھیلا رہا ہے اور خدا جانے کب تک یہ فتنہ تباہی اور بربادی کا وبال وعذاب پھیلاتا رہے گا۔

حیرت اور تعجب تو اس بات پر ہوتا ہے کہ صوبۂ گجرات کے چھوٹے چھوٹے دیہات اور غیر آباد علاقوں میں قادیانی فرقہ کی تحریک منظّم طریقے سے پھیل رہی ہے۔ ایسے دیہات کہ جہاں صرف تیس چالیس مسلمان خاندان کے لوگ بستے ہیں، ایسے بچھڑے ہوئے (Backward) اور غیر آباد (Undeveloped) علاقوں کے غیر تعلیم یافتہ، غریب، مزدور پیشہ اور جاہل مسلمانوں کو غیر ملکوں (Foreign) سے آئے ہوئے کالے دھن (Black Money) سے خریدا جاتا ہے۔ علانیہ طور پر سودابازی کر کے غریب مسلمانوں کو خریدا جاتا ہے اور بڑی بے دردی سے ان کے ایمان کی دولت لوٹ لی جاتی ہے اور دولت کے بلبوتے پر انہیں قادیانی بنایا جاتا ہے۔

قادیانی مذہب کا بانی

مرزا غلام احمد قادیانی

◈ نام:۔ مرزا غلام احمد قادیانی بن غلام مرتضیٰ بن عطا محمد

◈ پیدائش:۔ ۱۴؍شوال ۱۲۵۰ھ، مطابق ۱۳؍فروری ۱۸۳۵ء، بروز:۔ یک شنبہ

(حوالہ:۔ ''سیرت المہدی'' مصنف:۔ مرزا بشیر (M.A) بن مرزا غلام احمد قادیانی، ناشر:۔ احمدیہ کتاب گھر، قادیان، جلد نمبر:۲، صفحہ نمبر:۴۷)

◈ مقام پیدائش:۔ ہندوستان کے صوبۂ پنجاب کے گرداس پور ضلع کے گاؤں قادیان میں پیدا ہوا۔

◈ مقام پیدائش کی جغرافیائی تفصیل:۔

قادیان = QADIAN۔ قادیان گلوب (Globe) میں کہاں واقع ہے:

■ مندرجہ بالا نقشہ (Map) کے مطابق امرتسر سے قادیان کا فاصلہ:۔

○ امرتسر (Amritsar) سے بٹالہ (Batala)======38.2 K.m.

○ بٹالہ (Batala) سے قادیان (Qadian)=======18.4 K.m.

میزان (Total)=======56.6 K.m.

■ نوٹ:۔ قادیان سے پاکستان کا مشہور شہر لاہور (Lahor) صرف پچپن (55) کیلومیٹر (K.m.) کے قریب کے فاصلہ پر واقع ہے۔

مرزا قادیانی کی علمی صلاحیت

مرزا غلام احمد قادیانی مذہبی علم کے معاملے میں کوئی خاص معلومات یا مہارت کا حامل نہیں تھا بلکہ ابتدائی اسلامی معلومات تک ہی اس کی صلاحیت محدود تھی۔ اُس نے کسی بھی مدرسہ یا اسکول میں داخلہ لیکر باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی تھی۔ جس کی تفصیلی گفتگو نہ کرتے ہوئے ذیل میں مرزا غلام احمد قادیانی کی علمی صلاحیت اور علمی بے مائگی کی حقیقت خود مرزا غلام احمد قادیانی کی تصانیف سے پیش ہے:۔

▣ سات سال کی عمر میں **مولوی فضل الٰہی** سے ناظرہ قرآن شریف پڑھا اور فارسی زبان کی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔

▣ دس (۱۰) سال کی عمر میں **مولوی فضل احمد** (اہلحدیث) ساکن فیروز پور، ضلع گوجرانوالہ سے **علم صرف** اور **علم نحو** یعنی عربی زبان کے قواعد (Grammar) کی تعلیم حاصل کی۔

▣ اٹھارہ (۱۸) سال کی عمر میں **مولوی گل علی شاہ** (شیعہ مشرب) سے نحو، منطق اور حکمت (Aruvedic) کا علم حاصل کیا۔ مذکورہ مولوی گل علی شاہ مشہور شیعہ فرقے کا عالم تھا، مرزا غلام احمد قادیانی کے والد غلام مرتضیٰ نے اپنی خستہ مالی حالت میں اپنے اہل وعیال کے گزر بسر کے لئے اور خاندان کے نبھاؤ کی آمدنی

کے لئے ایک مطب (دواخانہ) کھول رکھا تھا اور اس مطب میں کام کرنے کے لئے مولوی گل علی شاہ کو ملازم رکھا تھا۔ مولوی گل علی شاہ مطب کی ملازمت کے ساتھ ساتھ مرزا غلام احمد کو پڑھاتا تھا اور طب یعنی دیسی دوا سے علاج کرنے کا طریقہ بھی سکھاتا تھا۔ اس طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے طب کا علم اپنے والد کے مطب (دواخانہ) سے حاصل کیا تھا۔

حوالہ:۔ (۱) ''**کتاب البریہ**''۔ مصنف:۔ مرزا غلام احمد قادیانی، **صفحہ: ۱۶۲ اور ۱۶۳**

(۲) ''**تحفہ گولرویہ**''۔ مصنف:۔ مرزا غلام احمد قادیانی، **صفحہ: ۲۶ تا ۴۰**

▣ مذکورہ بالا معمولی تعلیم کے علاوہ مرزا غلام احمد قادیانی نے دین اسلام کی کامل اور ضروری معلومات حاصل ہو، ایسے ضروری علوم علم فقہ، تفسیر، حدیث، علم عقائد، علم ادب، وغیرہ کی تعلیم حاصل ہی نہیں کی تھی۔ المختصر! دین اسلام کے ضروری علوم جس پر عقائد وعمل کی معلومات وصحت منحصر ہے ایسے ضروری علوم کی تعلیم مرزا غلام احمد قادیانی نے حاصل ہی نہیں کی تھی۔ دین اسلام کے اصول وقوانین سے جاہل اور ان پڑھ ونیز دین سے بے خبر مرزا قادیانی جہالت کے اندھیرے میں بھٹک رہا تھا اور جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیرے نے اسے ضلالت اور گمراہی کے دلدل میں ایسا غرق کردیا کہ دین سے منحرف ومرتد ہوکر نبوت کا دعویٰ کر بیٹھا۔

جوانی سے ہی کورٹ کچہری اور زمینداری

مرزا غلام احمد قادیانی کے والد غلام مرتضٰی نے اپنے باپ دادا کی ملکیت کے ضبط ہو گئے دیہاتوں کو حاصل کرنے کے لئے انگریز حکومت کی کورٹ (Court) میں متعدد مقدمے دائر کئے تھے۔ اور ان کا اکثر وقت ایسے مقدمات اور اپیلوں کی پیشی اور مقدمات کی سماعت کی تاریخ کے وقت کورٹ کچہری میں حاضر رہنے میں صرف ہوتا تھا۔ جب مرزا قادیانی جوان ہوا، تو اس کے والد نے کورٹ کچہری کے قانونی معاملات کی ذمہ داری مرزا کے سر پر ڈال دی۔ علاوہ ازیں مرزا قادیانی کے والد کے پاس اپنے آبا و اجداد کی موروثی جاگیر کی زمین تھی، اس کی دیکھ بھال اور کاشت کاری کے امور کو انجام دینے کی ذمہ داری بھی مرزا قادیانی کے سر تھوپ دی گئی۔ لہذا مرزا قادیانی کی زندگی کا اہم زمانہ کورٹ کچہری کی آمد و رفت اور موروثی زمین کی زمین داری میں صرف اور ضائع ہو گیا۔

حوالہ: ''کتاب البریہ'' ۔مصنف:۔ مرزا غلام احمد قادیانی، صفحہ نمبر: ۱۶۴

والد کے پینشن کی رقم غبن کرنا

مرزا غلام احمد قادیانی کے والد غلام مرتضٰی کو انگریز حکومت کی جانب سے سالانہ سات سو روپیہ (Rs:- 700/-) پینشن (Pension) ملتا تھا۔ یہ رقم اُس زمانہ میں بہت بڑی رقم تھی۔ آج کے حساب سے سونے کے موجودہ دام اور ۱۸۶۴ء کے سونے کے دام کے عظیم فرق کے حساب سے اس زمانہ میں سات سو روپیہ کی قوت خریداری (Purchasestrenth खरीद शक्ति) آج کے حساب سے یعنی سونے کے دام کے لحاظ سے سات لاکھ (Rs:- 7,00,000/-) ہوتی ہے۔

ایک مرتبہ مرزا قادیانی کو اس کے والد نے پینشن لینے بھیجا۔ مرزا قادیانی نے اپنے چچا کے لڑکے **امام الدین** کو بھی اپنے ہمراہ لیا۔ پینشن کی رقم وصول کرنے کے بعد دونوں قادیان واپس نہیں آئے بلکہ آس پاس کے شہروں میں عیش و عسرت کے مزے لوٹنے چلے گئے اور ایک عرصہ تک دونوں نے خوب عیاشی اور موج مزا کر کے پانی کی طرح روپیہ خرچ کر کے ضائع کیا۔ جب تمام رقم خرچ ہو گئی اور دونوں مفلس ہو گئے، تو مرزا کا چچازاد بھائی امام الدین مرزا کو اکیلا چھوڑ کر فرار ہو گیا۔ یہ واقعہ ۱۸۶۴ء کا ہے۔

والد صاحب کو کیا جواب دوں گا ؟ اور کیا منہ لیکر والد صاحب کے پاس جاؤں گا ؟ اس خوف اور شرم کی وجہ سے مرزا غلام احمد گھر نہیں لوٹا اور حال پاکستان کے شہر **سیالکوٹ** بھاگ گیا اور وہاں اپنے بچپن کے ہم سبق دوست **لالہ بھیم سنگ** کے ساتھ ماہانہ پندرہ روپیہ تنخواہ پر ڈپٹی کمشنر کے آفس میں ملازمت پر لگ گیا۔

حوالہ: ''سیرت المھدی'' ۔مصنف:۔ مرزا بشیر احمد (ایم۔اے) ابن مرزا غلام احمد قادیانی، جلد نمبر: ۱، صفحہ نمبر: ۴۳ اور ۴۴

۱۸۶۴ء سے ۱۸۶۸ء تک چار سال کے قیام سیالکوٹ میں مرزا کے حالات اور ارتکاب

ملازمت میں رشوت (Bribe) :-

۱۸۶۴ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کی عمر تیس (30) سال کی تھی۔ مرزا کی بیوی اور بچے اس کے والد غلام مرتضٰی کے پاس قادیان میں رہتے تھے اور مرزا

سیالکوٹ میں ڈپٹی کمشنر کے آفس میں ملازمت کرنے کی وجہ سے سیالکوٹ میں تنہا رہتا تھا۔ ملازمت کے دوران مرزا نے کرتب دکھائے اور بھرپور رشوت (Corruption) لینا شروع کیا۔حرام کی کمائی کی کثیر آمدنی سے مرزا نے خوب مزے اُڑائے اور حرام کی کمائی سے اپنی بیوی کے لئے چار ہزار (4000/-) روپیہ کے زیورات بھی خریدے۔

(حوالہ:۔''رئیس قادیان''۔صفحہ نمبر:۲۴)

قرآن پاک میں قوت باہ کا نسخہ لکھا :۔

شاعر مشرق ڈاکٹر **علامہ اقبال** کے عربی اور فارسی کے استاذ **مولوی میر حسن سیالکوٹی** نے بیان کیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پاس قرآن مجید کا ایک نسخہ (Volume) تھا۔اس مصحف شریف میں ''سورۃ الناس'' پوری ہونے کے بعد نیچے کے حصّے میں مرزا قادیانی نے ''قوت باہ'' (Virility) یعنی انسانی نفسانی طاقت میں اُبھارلانے والا نسخہ (Prescription) لکھ رکھا تھا۔اس نازیبا اور مزموم حرکت سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مرزا قادیانی کے دل میں اللہ تعالیٰ کے مقدس کلام قرآن مجید کی کتنی عظمت اور ادب واحترام تھا۔

ایک اہم بات بھی قابل غور ہے کہ مرزا قادیانی کے اہل وعیال سیالکوٹ میں نہ تھے۔اس کی بیوی قادیان میں رہتی تھی اور مرزا سیالکوٹ میں تنہا وجرّد رہتا تھا،تو بیوی کی عدم موجودگی میں مرد کی شہوت کو اُبھار کر قوت جماع (Intercourse Strength) بڑھانے والی دوا کی کیا ضرورت تھی؟

(حوالہ:۔''رئیس قادیان''۔صفحہ نمبر:۲۷)

سیالکوٹ میں علم نجوم کی تعلیم حاصل کی:۔

سیالکوٹ کے چار ۴ سالہ قیام کے دوران مرزا غلام احمد قادیانی نے سیالکوٹ کے دسٹیک انسپکٹر آف اسکول (District Inspector of School) **مولوی الٰہی بخش** کی قائم کردہ اسکول کے انگریزی زبان کے ٹیچر **منشی امیر شاہ** سے انگریزی زبان کے قوانین کی دو ۲ ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ علاوہ ازیں سیالکوٹ کے باشندے **ملک شاہ** نام کے مشہور اور علم نجوم کے ماہر سے تھوڑا بہت علم نجوم (Astrology) کا غیر منظّم طور پر علم حاصل کیا۔ پھر ملک حجاز (عرب) سے **محمد صالح** نام کا ماہر نجومی سیالکوٹ آیا،تو مرزا قادیانی نے اس کی شاگردگی اختیار کرکے باضابطہ نجوم کی معلومات حاصل کی۔

حوالہ: ''چودھویں صدی کا مسیح''۔صفحہ نمبر:۱۰۵

چار سال کے بعد مرزا کا گھر لوٹ کر آنا:۔

سیالکوٹ میں مسلسل چار ۴ سال کے قیام اور ملازمت سے مرزا تنگ آ گیا۔ چنچل اور شوخ طبیعت اسے کچھ کر دکھانے کا جذبہ دے کر اُکسا رہی تھی۔لیکن کیا کیا جائے؟ کہاں جاؤ؟ اس بات کا فیصلہ نہیں کرسکتا تھا۔گھر واپس لوٹنا بھی ممکن نہیں تھا۔کیونکہ والدصاحب کے پینشن کی بڑی رقم غبن کرنے کی وجہ سے والدصاحب کی ناراضگی اور سرزنش کا ڈر لگتا تھا اور گھر واپس جانے کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ پھر بھی ہمت کرکے واپس آنے کی اجازت طلب کی۔ والدصاحب کا بھی دل چار سال کی اولاد کی جدائی کی وجہ سے نرم ہو چکا تھا۔غصّہ ٹھنڈا ہو

چکا تھا۔لہذا انہوں نے مرزا کو گھر واپس آنے کی اجازت دے دی۔

والد کی طرف سے گھر واپس آنے کی اجازت ملنے پر مرزا نے ملازمت سے فوراً استعفا دے دیا اور سیالکوٹ سے فوراً قادیان آ گیا۔ سیالکوٹ میں مرزا کے قیام کا زمانہ ۱۸۶۴ء سے ۱۸۶۸ء کا ہے۔

حوالہ: (۱) "کتاب البریہ"۔مصنف:۔مرزا غلام احمد قادیانی،صفحہ:۱۵۲ اور ۱۵۳

(۲) "سیرت المہدی"۔مصنف:۔مرزا البشیر احمد (ایم۔اے)

بن مرزا غلام احمد قادیانی،جلد نمبر:۱، صفحہ نمبر:۱۳۵)

قادیان آ کر ریاکاری اور فریب کا ناٹک

▣ قادیان واپس آ کر مرزا غلام احمد نے تقدس اور پاکیزگی کا ناٹک شروع کر دیا۔ اپنے اہل خانہ سے الگ ہو کر ایک کمرہ میں بند ہو گیا۔عبادت و ریاضت اور اوراد وظائف کی ریاکاری میں منہمک ہو گیا۔مسلسل آٹھ،نو مہینے تک کمرہ میں بند رہ کر اوراد وظائف اور عبادت کے بہانے اس نے مراقبہ کی ورزش یعنی یوگ سادھنا (Divine Contemplation) شروع کر کے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنانے کے لئے "تسخیر کا عمل" (Captivation) کا ریاض کیا۔ نفس کشی کی ورزش کرتے ہوئے اس نے اپنا خوراک بھی معمولی اور بہت کم کر دیا۔ بقول خود مرزا قادیانی اس آٹھ مہینہ کے درمیان اس نے عجیب و غریب مناظر دیکھے اور حیرت انگیز تجربات ہوئے۔کبھی حالت بیداری میں یہ

دیکھا کہ چند ارواح اس کے اردگرد جمع ہوئی ہیں اور سرخ وسفید اور ہرے رنگ کے نورانی اور عالی شان ستون (Pillars) نظر آ رہے ہیں۔

حوالہ: (۱) "قادیہ" جلد نمبر:۲، صفحہ نمبر:۲۰۱،

بحوالہ "قادیانی مذہب" ناشر:الہادی پبلیکیشن،کلکتہ،صفحہ نمبر:۹

مرزا غلام احمد کی نبوت کے دعوے پہلے کی منظّم اداکاری

جیسا کہ ابھی بیان ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نو۹ مہینہ تک ایک کمرہ میں بند رہ کر عبادت و ریاضت کرنے کا ناٹک اور اوراد وظائف کی ریاکاری کرتا رہا۔اس ریاکاری کے مرزا کے دو۲ مقصد تھے اور ان دونوں مقاصد کے حصول و تکمیل کے لئے ہی مرزا نے سخت محنت و مشقت برداشت کی تھی۔

▣ **مقصد اول:۔**

مرزا غلام احمد طویل عرصہ کی عبادت و ریاضت اور اوراد و وظائف کی بامشقت ریاکاری کے ذریعہ خود کے والد کو متأثر کرنا چاہتا تھا۔کیونکہ مرزا کے والد غلام مرتضٰی اپنے نالائق بیٹے کی بدچلنی، دھوکہ بازی، خیانت اور غیر مہذب ارتکابات کی وجہ سے اتنے سخت ناراض تھے کہ ان کے دل میں اپنے نالائق بیٹے مرزا غلام احمد کے لئے قطعاً کوئی عزت، چاہت، محبت یا اُنس نہیں تھا۔لہذا مرزا غلام احمد کثرت عبادت کا ڈھونگ رچا کر اپنے والد کو متأثر (Impress)

کرنا چاہتا تھا کہ اب میں نیک، متقی، پرہیزگار اور عبادت گزار تارک الدنیا شخص بن گیا ہوں۔ ماضی کی مذموم اور رزیل عادتیں اور طور و اطوار کا اب مجھ میں کوئی شائبہ تک نہیں۔ اس طرح مرزا اپنے والد کی نظر محبت اور نگاہ چاہ و حب کو اپنی طرف مرکوز کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اس مقصد میں مرزا کو کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ کیونکہ اس کے والد عمر بھر اپنے نالائق بیٹے سے ناراض اور نالاں ہی رہے اور انہوں نے بارہا اپنے بیٹے غلام احمد کی بدچلنی، بدعملی اور آوارہ پن کی بڑے دکھ اور شکوہ کے ساتھ شکایت کی ہے۔

▣ **مقصد دوم** :۔

مرزا قادیانی کے دل میں عرصۂ دراز سے ایک خواہش دبی پڑی تھی اور وہ خواہش عالمی پیمانے پر شہرت حاصل کرنا تھی۔ کامیابی اور ترقی کے منازل طے کر کے اتنی بلندی حاصل کرنا کہ لوگوں کا مرکز عقیدت بن جاؤں۔ لوگوں کو اتنا متاثر اور مسخر کر دوں کہ لوگ میرے دیوانے بن کر میری محبت کا دم بھرنے لگیں۔ بس پھر کیا ہے؟ عزت و شہرت کے ساتھ بیشمار دولت بھی میرے قدموں میں ہوگی۔ مذہب کا پیشوا اور قوم کا رہنما بنکر میں تعظیم و تکریم کے اعلیٰ منصب پر فائز ہو جاؤں گا۔ یہ سب کرنے کے لئے قوم پر قابو پانا اور قوم کو تابع کرنا اشد ضروری ہے اور یہ کام علم تسخیر میں مہارت اور مسمریزم (Mesmerism) کی تعلیم و مداومت اور تجربہ سے ہی ہوسکتا ہے۔ لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے گھر واپس آ کر تنہائی میں مسمریزم کی مشق اور مہارت ہی حاصل کی تھی۔ مسمریزم کے فن میں مرزا کی مہارت کا یہ عالم تھا کہ مرزا کی نظر سے نظر ملانے والا پل بھر

میں اس کا گرویدہ اور دیوانہ بن جاتا تھا۔ اور اسی مسمریزم کے فن کا بکثرت استعمال کر کے صرف نظر سے نظر ملا کر مرزا نے لاکھوں کی تعداد میں اپنے متبعین و معتقدین بنا لئے تھے۔

خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب **''ازالۂ اوہام''** کے صفحہ نمبر: ۳۰۵ سے ۳۱۲ تک میں اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ مسمریزم کے فن میں وہ اعلیٰ معلومات و مہارت رکھتا تھا۔ مرزا کے ایک خاص مرید **مولوی عبداللہ سنوری** نے اپنا ذاتی تجربہ اس طرح لکھا ہے کہ:۔ **''ایک دن آپ کی نظر سے میری نظر مل گئی، تو میرا دل پگل گیا۔''**

حوالہ:۔ (۱) ''قادیہ'' جلد نمبر:۲، صفحہ نمبر:۳۱۳،

مرزا کے والد کا انتقال اور مرزا کی بیبا کی

مرزا قادیانی کے والد غلام مرتضیٰ کا پچاسی ۸۵ سال کی عمر میں ۱۸۷۶ء میں انتقال ہوا۔ اس وقت مرزا کی عمر **اکتالیس ۴۱ سال** کی تھی۔ مرزا کے والد کا انتقال ہوتے ہی اب مرزا آزاد پرندہ ہو گیا۔ اب اسے روکنے والا، ٹوکنے والا، ڈانٹنے والا اور کنٹرول میں رکھنے والا کوئی نہ رہا۔ اب مرزا پورے آب و تاب کے ساتھ میدان میں آ گیا۔ مرجع خلائق یعنی خلق خدا کو اپنی طرف راغب اور رجوع کرنے کے لئے مائل کرنے کے لئے مرزا نے خود کو نیک، متقی، پرہیزگار اور عبادت گزار صوفیٔ باصفا کی حیثیت سے مشہور ہونے کے لئے بڑے پیمانے پر ریاکاری کا ڈھونگ رچایا اور لوگوں کو اپنے دام فریب میں پھانسا۔ پھر اس نے خود کو **غیرت مند مبلغ اسلام** کی حیثیت سے مشہور کیا۔ اسلام کی سچی ہمدردی میں دین اسلام کی وسیع پیمانے پر اشاعت کی خدمت کے لئے خود کو وقف کر دیا ہے۔ ایسے مکروفریب

پر مشتمل اور سراسر دھوکہ دہی سے مرکب پروپیگنڈا (**Propaganda**) سے لاہور (پاکستان) اور لاہور کے قرب وجوار کے بھولے بھالے اوران پڑھ لوگوں کو متاثر کرکے اپنے متبع اور مؤید بنالئے۔ نتیجہ یہ آیا کہ لوگ گروہ درگروہ مرزا کے ساتھ شامل ہونے لگے اور ایک بھاری تعداد میں مرزا کے چاہنے والے لوگ جمع ہوگئے اور ہر طرف مرزا کی تعریف و توصیف کے گیت گانے والے عقیدت مند نظر آنے لگے۔

لوگوں پر میرا جادو چل گیا ہے اور لوگ عقیدت بلکہ اندھی عقیدت کے درجہ اور جذبہ میں میرے چاہنے والے بلکہ دیوانے ہوگئے ہیں۔ اس بات کا مرزا کو جب علم ویقین ہوگیا، تو اسے اپنی منزل مقصود نظر آنے لگی اور جلد از جلد اپنی منزل مقصود تک پہونچنے کا ولولہ ایک امنڈتے ہوئے سمندر کے جوش کی طرح اُبھرنے لگا۔ ابتدائی کامیابی نے اس کے خود اعتمادی کے حوصلے کو خوب مضبوط بنا کر بڑھایا اور مزید کامیابی اور فتوحات حاصل کرنے کے لئے مرزا نے سوچ سنبھل کر آگے بڑھنے کے لئے قدم اُٹھائے۔

شروع میں ایک عام **مبلغ** اور اس کے بعد **صوفی** کا ڈھونگ رچایا۔ پھر خود کو **مجدد** کہا۔ بعدۂ **مسیح** اور اس کے بعد **مسیح موعود** اور پھر **مہدی** ہونے کا دعویٰ کیا۔ پھر آہستہ آہستہ ترقی کرکے خود کو نبی اور رسول کی حیثیت دی۔ مرزا نے **نبوت** اور **رسالت** کے منصب تک محدود نہ رہتے ہوئے **خدا** ہونے کا دعویٰ کرکے ہلچل مچادی۔ جس کی تفصیلی معلومات کے حصول میں کتاب کے آئندہ صفحات کو بغور پڑھنے کی قارئین کرام سے مؤدبانہ التماس ہے۔

نبوت کے دعوے کے لئے پلیٹ فارم بنایا

مرزا غلام احمد قادیانی نے کثیر التعداد میں اپنے متبعین اور معتقدین جمع کر لینے کے بعد اسے تعظیم وتکریم کے اعلیٰ منصب پر فائز ہونے کی دُھن سوار ہوئی۔ تکبر، غرور اور خودستائی کی مے کے نشہ میں مخمور ہوکر جھوٹ، گپ، دروغ گوئی اور کذب بیانی کی ایسی مہم چلائی کہ اس کے لئے **"کذاب اعظم"** یعنی **"سب سے بڑا جھوٹا"** کا لقب ہی موزوں ومناسب رہے گا۔

سب سے پہلے **"مجدد"** کے معزز منصب پر چڑھ بیٹھا۔ پھر آہستہ آہستہ نبوت کے مرتبۂ عظمیٰ اور منصب اعلیٰ کی طرف آگے بڑھنے لگا۔ حالانکہ **قرآن مجید** میں صاف لفظوں میں ارشاد ہے کہ حضور اقدس، رحمت عالم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ حضور اقدس ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ جس کا تفصیلی ذکر اس کتاب کے ابتدائی صفحات میں ہے۔ لیکن مرزا قادیانی نے قرآن مجید کے صاف فرمان اور چودہ سو (**1400**) سال سے اسلام میں رائج بنیادی عقیدے کا انکار کرکے **"میں نبی ہوں"** ایسا جھوٹا دعویٰ کرکے ایک عظیم فتنہ کی بنیاد ڈالی اور ملت اسلامیہ میں ایک جھٹکا دینے والا فتنہ کھڑا کرکے کھلبلی مچادی۔

خود نبی ہے اور خدا کی طرف سے اسے 'وحی' آتی ہے۔ ایسا ثابت کرنے کے لئے مرزا نے اپنے دعویٰ کو مناسب ٹھرانے کے لئے پلیٹ فارم ہموار کرتے ہوئے لکھا کہ:-

”یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے وحیٔ الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند ہو گیا ہے اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں۔“

حوالہ :۔ ”ضمیمہ براہین احمدیہ“، مصنف :۔ مرزا غلام احمد قادیانی، حصہ ۵، صفحہ نمبر ۳۵۴

حوالے میں پیش کردہ

اصل کتاب کا ٹائٹل

اور حوالے میں پیش کردہ

صفحہ نمبر :354 کی عبارت

کا اصل صفحہ

جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

آنانکہ بردعاوئ ما حملہ ہا کنند | در راہ جہل عربدہ ہا بر پا کنند
گر یک نظر کنند دریں نسخہ کتاب | ہست ایں یقیں کہ ترک عنادو ابا کنند
باور نمی کنم کہ نیایند عذر خواہ | ویں امر دیگر است کہ ترک حیا کنند

براہین احمدیہ

حصہ پنجم (۵)

ملقب

بالبراہین الاحمدیہ علی حقیقۃ کتاب اللہ القرآن و النبوۃ المحمدیہ

مؤلفہ

حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام

کیا عزت اور کیا مرتبت اور کیا تاثیر اور کیا قوت قدسیہ اپنی ذات میں رکھتا ہے جس کی پیروی کے دعوی کرنے والے صرف اندھے اور نابینا ہوں۔ اور خدا تعالیٰ اپنے مکالمات و مخاطبات سے ان کی آنکھیں نہ کھولے۔ یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند ہو گیا ہے اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں۔ صرف قصوں کی پوجا کرو۔ پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہو سکتا ہے جس میں براہ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی پتہ نہیں لگتا۔ جو کچھ ہیں قصے ہیں۔ اور کوئی اگرچہ اس کی راہ میں اپنی جان بھی فدا کرے اس کی رضا جوئی میں فنا ہو جائے اور ہر ایک چیز پر اس کو اختیار کرے تب بھی وہ اس پر اپنی شناخت کا دروازہ نہیں کھولتا اور مکالمات اور مخاطبات سے اس کو مشرف نہیں کرتا۔

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانہ میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہوگا۔ میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں نہ کہ رحمانی۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ایسا مذہب جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور اندھا رکھتا ہے اور اندھا ہی مارتا اور اندھا ہی قبر میں لے جاتا ہے۔ مگر میں ساتھ ہی خدائے کریم و رحیم کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اسلام ایسا مذہب نہیں ہے بلکہ دنیا میں صرف اسلام ہی یہ خوبی اپنے اندر رکھتا ہے کہ وہ بشرط سچی اور کامل اتباع ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکالمات الٰہیہ سے مشرف کرتا ہے۔ اسی وجہ سے تو حدیث میں آیا ہے کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی میری امت کے علماء ربانی بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔ اس حدیث میں بھی علماء ربانی کو ایک طرف امتی کہا اور دوسری طرف نبیوں سے مشابہت دی ہے۔

اور خود ظاہر ہے کہ جبکہ خدا تعالیٰ قدیم سے اپنے بندوں کے ساتھ ہمکلام ہوتا آیا ہے یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں عورتوں کو بھی خدا تعالیٰ کے مکالمہ اور مخاطبہ کا شرف حاصل ہوا ہے جیسے حضرت موسیٰ کی ماں اور مریم صدیقہ کو تو پھر یہ امت کیسی بدقسمت اور بدنصیب

عبارت شروع

عبارت ختم

نبوت کا دعویٰ کرنے کے لئے پلیٹ فارم ہموار کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی نے مندرجہ بالا عبارت کی طرح متعدد کتابوں میں ایسی بات کہی ہے۔ جن سب کا تذکرہ یہاں ممکن نہیں لہذا **''براہین احمدیہ''** کے **صفحہ نمبر:۳۵۴** کی صرف ایک عبارت اصل کتاب کے ٹائٹل اور **صفحہ نمبر:۳۵۴** کے عکس کے ساتھ یہاں پیش کیا ہے۔ جس کے معائنہ سے قارئین کرام کو مرزا کے دعویٰ کی معلومات حاصل ہوچکی ہوگی۔

حضور اقدس، خاتم النبین ﷺ کے بعد بھی کسی نبی کے آنے کا امکان ہونے کی بات کہنے کے بعد اب مرزا نبوت کے منصب کی طرف آگے بڑھتا ہے اور خود کے نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

مرزا قادیانی کا نبوت کا دعویٰ

احادیث کریمہ اور بزرگان دین کے ارشادات کے مطابق یہ حقیقت ثابت ہوچکی ہے کہ جاہل شخص کو شیطان بہت ہی آسانی سے گمراہ کردیتا ہے۔ بلکہ نت نئے انداز میں اس کے سامنے پیش ہوکر اُسے اس وہم میں ڈالتا ہے کہ میں خدا کا فرشتہ ہوں اور تیرے پاس خدا کا پیغام لایا ہوں۔ کبھی کبھی شیطان عجیب وغریب قسم کے آواز کا شور مچا کر اسے بہکاتا ہے کہ تجھ پر ''وحی'' نازل ہورہی ہے۔ تو خدا کا پسندیدہ اور مخصوص بندہ ہے اور خدا نے تجھے اتنا زیادہ قرب عطا فرمایا ہے کہ تجھے اپنے قریب کرلیا ہے۔ تو خدا کی نزدیکی حاصل کرچکنے والا خاص بندہ ہے۔ اب تو عام انسانوں کی طرح نہیں بلکہ خدا کا محبوب بندہ اور نبی ورسول ہے۔

قرآن شریف میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:۔

"اِنَّ الشَّیطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ" (پارہ ۱۲، سورہ یوسف، آیت ۵)

ترجمہ:۔ ''**بیشک شیطان آدمی کا کُھلا دشمن ہے۔**'' (کنزالایمان)

مندرجہ بالا آیت کریمہ میں صاف ارشاد ہے کہ ''**شیطان انسان کا کُھلا دشمن ہے۔**'' شیطان نئے نئے شعبدے رچا کر آدمی کو بہکاتا ہے۔ عالم ہو یا جاہل سب کو بہکانے کی شیطان کوشش کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے اولیائے کرام کو بھی بہکانے کی سازشیں کرتا ہے۔ اللہ کے محبوب بندے یعنی اولیائے کرام اور علمائے حق شیطان کے مکروفریب سے محفوظ رہتے ہیں۔ جبکہ جاہل لوگ گھڑی بھر میں شیطان کی لپٹ میں آجاتے ہیں۔

پیران پیر، پیر دستگیر، شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی، غوث اعظم بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے جلیل القدر ولی بلکہ اولیاء کے سردار کو بھی بہکانے کی ایک مرتبہ شیطان نے کوشش کی تھی لیکن سیدنا **غوث اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیطان کی بچھائی ہوئی جال میں پھنسنے سے بال بال بچ گئے۔ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی ہستی کہ جو ایمان، عقیدہ، علم اور عمل کے معاملے میں ہمالیہ پہاڑ سے بھی زیادہ مضبوط اور مستحکم تھے، ایسی عظیم الشان ذات گرامی کے ساتھ جب شیطان مکروفریب اور دھوکہ بازی کی سازشیں کرسکتا ہے، تو مرزا غلام احمد قادیانی جیسا اوباش اور لوفر شخص تو چٹکی بجاتے میں ہی شیطان کے دام فریب کا شکار ہوکر گمراہ ہوسکتا ہے۔ بلکہ مرزا قادیانی کو گمراہ کرنا شیطان کے لئے ایک کھٹمل کو مارنے جیسا آسان کام تھا اور اس کام میں شیطان کامل طور پر کامیاب ہوا۔

آیئے! اب ہم اس واقعہ کو معتبر اور معتمد کتاب کے حوالے سے ملاحظہ کریں کہ مردود شیطان نے سرکار **غوث اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہکانے کے لئے کیسا مکروفریب کیا تھا:۔

حضور غوث اعظم کو بہکانے کی شیطان کی سازش

''حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے صاحبزادے حضرت شیخ موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ والد محترم نے مجھے یہ واقعہ سنایا کہ ایک سفر میں میں لق ودق صحراء میں تھا۔ مجھے کہیں سے پانی میسر نہ آسکا۔ اور جب شدت سے پیاس معلوم ہونے لگی تو میرے اوپر ایک ابر چھا گیا۔ جس میں سے شبنم کی طرح قطرات ٹپکنے لگے اور جب میں سیراب ہوگیا، تو میں نے اُفق پر ایک روشنی اور نور دیکھا، جس میں سے ایک شکل نے نمودار ہوکر مجھے آواز دیتے ہوئے کہا کہ:۔

''اے عبدالقادر! میں تیرا رب ہوں اور میں تیرے اوپر وہ تمام حرام اشیاء حلال کرتا ہوں، جو کسی اور پر حلال نہیں کی گئیں''

یہ سنتے ہی میں نے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ کر اُسے دُھتکارا۔ پھر اچانک اس نور نے ظلمت میں تبدیل ہوکر دھوئیں کی شکل اختیار کرلی اور کہا کہ:۔

''تو نے اپنے علم، اپنے رب کے حکم اور اپنے تفقہ کے منازلِ اعلیٰ کی وجہ سے نجات حاصل کرلی، ورنہ میں تو اس طرح ستر اہل طریقت کو گمراہ کرچکا ہوں، میں نے کہا کہ یہ سب میرے رب کا فضل ہے۔''

پھر جب لوگوں نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کو یہ کیسے معلوم ہوگیا کہ وہ شیطان تھا؟ آپ نے جواب دیا کہ اُس کے اس جواب سے کہ میں نے تیرے لئے تمام حرام اشیاء کو حلال کردیا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کبھی بُری چیزوں کا حکم نہیں دیتا۔

(حوالہ:۔ **''قلائد الجواہر''** (عربی) مصنف:۔ شیخ یحییٰ تادنی
مترجم: مولانا نازبیر اسلم عثمانی، ناشر:۔ رضا اکیڈمی، بمبئی۔ صفحہ: ۷۲)

نوٹ:ـ کیونکہ تکمیل دین کے بعد اب حلال وحرام کی تبدیلی ممکن نہیں۔

قارئین کرام مندرجہ بالا واقعہ کو بغور مطالعہ فرما کر اس پر خوض وفکر فرمائیں گے تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح سامنے آئیگی کہ **سیدنا غوث اعظم دستگیر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی عظیم المرتبت شخصیت کو بہکانے اور گمراہ کرنے کے لئے شیطان نے کیسی مکر وفریب کی چال چلی تھی؟ لیکن حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیطان کے جال میں پھنسے نہیں۔ شیطان نے آپ سے یہاں تک کہا کہ **اسی طرح سے میں نے ستر (۷۰) اہل طریقت کو گمراہ کیا ہے۔**

تو ذرا سوچو! طریقت کی منزل کے کٹھن اور بامشقت درجات طے کرنے والے ستر (۷۰) اہل طریقت کو شیطان نے غیبی آواز، نور اور روشنی، بادل سے پانی برسانا وغیرہ شعبدہ بازی کے کرشمے دکھا کر گمراہ کر دیا، تو مرزا غلام احمد قادیانی جیسے مغرور اور متکبّر ٹپوری کٹ ملاّ کی کیا بساط؟ بلکہ یہ کہنے میں بھی کوئی مبالغہ نہیں کہ شیطان اور مرزا قادیانی ایک دوسرے کے حلیف تھے۔ مرزا قادیانی ایک زانی، عیاش، جاہل، شرابی، دھوکہ باز، رشوت خور، دروغ گو، مکار، فریبی، مغرور، لفنگ، بدچلن، بدمعاش اور شیخی باز شخص تھا۔ اسے اپنی شہرت اور ناموری کی حرص وطمع تھی۔ قوم وملت کے مابین اگر ناموری حاصل نہیں ہوسکتی، تو کسی بھی طرح اپنا نام جھنڈے پر چڑھا کر ناموسی کی شہرت حاصل کرنے کی اسے خواہش وتمنا تھی۔ اس کے لئے شیطان کا مکر وفریب تو اس کے لئے کھانا پسند تھا اور حکیم نے تجویز کیا جیسا معاملہ ہوگیا اور شیطان کو عیّار اور فنکار چیلا مل گیا۔ دونوں فریق کا تعلق "**بھائی کو کوئی دیتا نہ تھا اور بائی کو کوئی لیتا نہ تھا**" کے رشتہ سے منسلک ہوگیا۔ ایک ضروری امر کی بھی وضاحت کردیں کہ مندرجہ بالا فقرے میں مرزا قادیانی کے جو

مذموم القاب شرابی وغیرہ کا جو استعمال کیا گیا ہے، وہ ایک سچی حقیقت ہے۔ جو خود مرزا قادیانی کی کتابوں سے ثابت ہے۔ اس کتاب کے آخری صفحات میں اس کی تفصیلی وضاحت پیش خدمت کی جائیگی۔

مرزا قادیانی کا دعویٰ

میرے پاس جبرئیل آتے ہیں

شیطان نے **مرزا غلام احمد قادیانی** کو اپنے جال میں برابر کا لپیٹا تھا۔ اور مرزا قادیانی جہالت کے ظلمت کدہ میں ایسا پھنسا ہوا تھا کہ اسے سچ اور جھوٹ کی تمیز نہ تھی۔ حق اور باطل کا فرق کرنے کی اس میں قطعاً صلاحیت ہی نہ تھی۔ لہٰذا شیطان کے ہاتھ کی کٹھ پتلی بن کر شیطان جیسے نچاتا تھا، وہ ناچتا تھا۔ شیطان اسے بیوقوف بناتا تھا اور وہ بنتا تھا۔ یہاں تک کہ شیطان اس کے پاس آکر کہتا تھا کہ میں جبرئیل فرشتہ ہوں اور تیرے پاس خدا کا پیغام لے کر آیا ہوں اور بیوقوفوں کا سردار مرزا قادیانی شیطان کی بات میں آجاتا تھا اور ایسا سمجھتا تھا کہ واقعی حضرت جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام اس کے پاس تشریف لائے ہیں۔ حوالہ ملاحظہ فرمائیں:۔

> **"جَاءَ نِی اٰئِیلُ وَاخْتَارَ وَاَدَارَ اَصْبِعَهُ وَاَشَارَ اَنَّ وَعْدَاللّٰهِ اَتٰی فَطُوْبٰی لِمَنْ وَجَدَ وَرَأٰی"**

میرے پاس آیل آیا اور اس نے مجھے چن لیا اور اپنی انگلی کو گردش دی اور یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آ گیا۔ پس مبارک وہ جو اس کو پاوے اور دیکھے۔

(۱) اس جگہ آئیل خدا تعالیٰ نے جبرئیل کا نام رکھا ہے۔ اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔ (حاشیہ)

حوالہ: ''حقیقۃ الوحی'' مصنف:۔ مرزا غلام احمد قادیانی

ناشر:۔ مطبع میگزین، قادیان، صفحہ نمبر ۱۰۶

مندرجہ بالا عبارت میں مرزا قادیانی یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ میرے پاس حضرت جبرئیل آتے ہیں۔ مجھے چُن لیتے ہیں اور انگلی کے اشارے سے مجھے خوش خبری دیتے ہیں۔ اس دعوے کے ذریعہ مرزا بند لفظوں میں نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ کیونکہ حضرت جبرئیل صرف انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے پاس ہی وحی لے کر آتے ہیں۔

حوالے میں پیش کردہ ''حقیقۃ الوحی'' کتاب کی عبارت کی اصل کتاب کا ٹائٹل :۔

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے ۔ کافر جو کہتے تھے وُہ گرفتار ہو گئے

وَلَقَدْ سَبَقَتْ کَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِیْنَ اِنَّھُمْ لَھُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَھُمُ الْغَالِبُوْنَ (سورۃ صافات)

وَکَفَانِیْ مِمَّا اُوْحِیَ اِلَیَّ ھٰذَا الْوَحْیُ الْمُبَشِّر

قال ربک انہ نازل من السماء ما یرضیک وما نتنزل الا بامر ربک ما ارسل نبی الا اخزی بہ اللہ قوما لا یومنون۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔ وبشر الذین امنوا ان لھم الفتح۔ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی لا تخف انی لا یخاف لدی المرسلون۔

حقیقۃ الوحی

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ یہ کتاب جامع جسمیں ہر ایک قسم کے حقایق اور معارف اور بہت سے آسمانی نشان درج ہیں محض اسی کے فضل اور کرم اور خاص اُسکی توفیق اور تائید سے مرتب تالیف ہو کر

مطبع میگزین قادیان میں باہتمام مینیجر مطبع کے چھپی

تعداد ایک ہزار جلد   تاریخ اشاعت ۱۵ ارمئی ۱۹۰۷ء

حوالے میں پیش کردہ "حقیقۃ الوحی" کتاب کے صفحہ نمبر: ۱۰٦ کی عبارت کا اصل صفحہ:۔

لدن رب کریم۔ در کلام تو چیزے ست کہ شعرا را در آ
تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں
دخلے نیست۔ رب علمنی ما ھو خیر عندک۔ یعصمک اللہ من
اے میرے خدا مجھے وہ سکھلا جو تیرے نزدیک بہتر ہے تجھے خدا دشمنوں سے
العدا و یسطو بکل من سطا۔ برزما عندھم من الرماح۔ انی
بچائے گا اور حملہ کرنے والوں پر حملہ کر دے گا۔ انہوں نے جو کچھ اُن کے پاس ہتھیار تھے سب ظاہر کر دئے
ساخبرہ فی اخر الوقت۔ انک لست علی الحق۔ ان اللہ رؤف
مَیں مولوی محمد حسین بٹالوی کو آخر وقت میں خبر دونگا کہ تُو حق پر نہیں ہے۔ خدا رؤف و
رحیم۔ انا النا لک الحدید۔ انی مع الافواج اتیک بغتۃ۔
رحیم ہے۔ ہم نے تیرے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔ مَیں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔
انی مع الرسول اُجیب اخطی و اصیب۔ وقالوا انی لک
مَیں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دونگا اپنے ارادہ کو کبھی چھوڑ بھی دونگا اور کبھی ارادہ پُورا کر دونگا۔ اور کہینگے کہ تجھے یہ مرتبہ کہاں
ھٰذا۔ قل ھو اللہ عجیب۔ جاءنی آئیل* و اختار۔ و ادار اصبعہ
سے حاصل ہوا۔ کہہ خدا ذو العجائب ہے۔ میرے پاس آئیل آیا اور اُس نے مجھے چُن لیا۔ اور اپنی انگلی کو گردش دی
و اشار۔ ان وعد اللہ اتی۔ فطوبیٰ لمن وجد و رأی۔ الامراض
اور یہ اشارہ کیا۔ کہ خدا کا وعدہ آگیا۔ پس مبارک وہ جو اُس کو پاوے اور دیکھے۔ طرح طرح کی بیماریاں

حاشیہ۔ اس وحی الٰہی کے ظاہری الفاظ یہ معنے رکھتے ہیں کہ مَیں خطا بھی کرونگا اور صواب بھی یعنی مَیں جو چاہونگا کبھی کرونگا اور کبھی نہیں۔ اور کبھی میرا ارادہ پورا ہوگا اور کبھی نہیں۔ ایسے الفاظ خدا تعالیٰ کے کلام میں آجاتے ہیں۔ جیسا کہ احادیث میں لکھا ہے کہ مَیں مومن کی قبض رُوح کے وقت تردّد میں پڑتا ہوں۔ حالانکہ خدا تردّد سے پاک ہے اسی طرح یہ وحی الٰہی ہے کہ کبھی میرا ارادہ خطا جاتا ہے اور کبھی پُورا ہو جاتا ہے۔ اسکے یہ معنے ہیں کہ کبھی مَیں اپنی تقدیر اور ارادہ کو منسوخ کر دیتا ہوں اور کبھی وہ ارادہ جیسا کہ چاہا ہوتا ہے۔ منہ

* اس جگہ آئیل خدا تعالیٰ نے جبرئیل کا نام رکھا ہے اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔ منہ

عبارت شروع

عبارت ختم

مرزا قادیانی کی شاطرانہ چال دیکھو! پہلے یہ کہا کہ نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا ہے بلکہ کھلا ہے۔ حضور اقدس، خاتم النبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی آسکتا ہے۔ بعدہٗ خود کو نبی کے درجے میں شامل کرنے کے بُرے ارادے سے یہ اعلان کیا کہ میرے پاس حضرت جبرئیل آتے ہیں۔ پھر کھلم کھلا نبوت کا دعویٰ کر دیا۔

شیطان نے مرزا قادیانی کو گمراہیت کے بھنور میں چکّر مکر کے گرداب میں ایسا پھانسا تھا کہ اس کی مت ہی مرگئی تھی۔ غیبی آواز اور فرشتے جیسا روپ اختیار کر کے مرزا کو یقین کے درجے میں باور کرا دیا تھا کہ وہ خدا کا نبی ہے اور اس پر وحی نازل ہوتی ہے۔

نبوت کے کھلّم کھلاّ دعویٰ کے ثبوت میں خود مرزا غلام احمد قادیانی کی ہی کتاب کے دو۲ حوالے پیش خدمت ہیں کہ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنے نبی ہونے کے اور خود پر وحی کے نازل ہونے کا اعلان کیا ہے۔ دونوں حوالے ذیل میں پیش خدمت ہیں:۔

حوالہ نمبر : ۱ :۔

"اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اسی نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں، جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔"

حوالہ : "حقیقۃ الوحی" مصنف :۔ مرزا غلام احمد قادیانی ناشر:۔ مطبع میگزین، قادیان، صفحہ نمبر ۵۰۳

''غرض اس حصۂ کثیر وحیٔ الٰہی اور امور غیبیہ میں اس اُمّت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس اُمّت میں سے گزر چکے ہیں، ان کو یہ حصۂ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔''

حوالہ: ''حقیقۃ الوحی'' مصنف:۔ مرزا غلام احمد قادیانی

ناشر:۔ مطبع میگزین، قادیان، صفحہ نمبر ۴۰۶ اور ۴۰۷

حوالہ نمبر : ۱: کا صفحہ اصل کتاب سے :

وحی الٰہی نے مجھے ٹھیرایا ہے اور بتصریح بیان فرمایا کہ وہ میرے حق میں ہے اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا۔ ومن ینکر بہ فلیبارز للمباھلۃ ولعنۃ اللہ علیٰ من کذب الحق او افتریٰ علیٰ حضرۃ العزۃ۔ اور یہ دعویٰ اُمّت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا کہ خدا تعالیٰ نے میرا یہ نام رکھا ہے اور خدا تعالیٰ کی وحی سے صرف میں اس نام کا مستحق ہوں۔ اور یہ کہنا کہ نبوت کا دعویٰ کیا ہے کس قدر جہالت کس قدر حماقت اور کس قدر حق سے خروج ہے۔ اے نادانو! میری مُراد نبوت سے یہ نہیں ہے کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مُراد میری نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیّہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اُس کی کثرت کا نام بموجب حکمِ الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔ ولکلّ ان یصطلح۔

اور میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُسی نے مجھے بھیجا ہے اور اُسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اُسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اُس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں جن میں سے بطور نمونہ کسی قدر اِس کتاب میں بھی لکھے گئے ہیں۔ اگر اُسکے معجزانہ افعال اور کھلے کھلے نشان جو ہزاروں تک پہنچ گئے ہیں میرے صدق پر گواہی نہ دیتے تو میں اُس کے مکالمہ کو کسی پر ظاہر نہ کرتا۔ اور نہ یقیناً کہہ سکتا کہ یہ اُس کا کلام ہے پر اُس نے اپنے اقوال کی تائید میں وہ افعال دکھائے جنہوں نے اُس کا چہرہ دکھانے کے لئے ایک صاف اور روشن آئینہ کا کام دیا ✦

عبارت شروع

عبارت ختم

حوالہ نمبر : ۲ : کا صفحہ اصل کتاب سے :

غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس اُمت میں سے مَیں ہی ایک فرد مخصوص
ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس اُمت میں سے گزر چکے
ہیں انکو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے

حقیقۃ الوحی — ۴۰۷ — نشانات صداقت

مَیں ہی مخصوص کیا گیا اور دُوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور
کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط اُن میں پائی نہیں جاتی اور ضرور تھا کہ
ایسا ہوتا تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی کیونکہ
اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں وہ بھی اسی قدر مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ اور
امور غیبیہ سے حصہ پا لیتے تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے تو اس صورت میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا اس لئے خدا تعالیٰ کی مصلحت نے ان
بزرگوں کو اس نعمت کو پُورے طور پر پانے سے روک دیا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ
ایسا شخص ایک ہی ہوگا وہ پیشگوئی پُوری ہو جائے اور یاد رہے کہ ہم نے محض نمونے کے
طور پر چند پیشگوئیاں اس کتاب میں لکھی ہیں مگر در اصل وہ کئی لاکھ پیشگوئی ہے جن کا سلسلہ
ابھی تک ختم نہیں ہوا

عبارت شروع — عبارت ختم

مندرجہ بالا دونوں حوالے اور اس کے قبل پیش کردہ ایک حوالہ یعنی کل ملا کر تینوں عبارات کا ماحصل یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت کا ڈھنڈورا پیٹتے ہوئے حسب ذیل دعوے کئے ہیں:۔

- ▣ میرے پاس حضرت جبرئیل آئے اور انگلی کا اشارہ کرکے کہا کہ خدا کا وعدہ

آ گیا۔ یعنی میں بحیثیت نبی منتخب ہو کر آ گیا۔

- ▣ جو مجھے پاتا (ملتا) ہے، وہ خوش نصیب ہے۔
- ▣ خدا نے مجھے بھیجا ہے اور میرا نام نبی رکھا ہے۔
- ▣ خدا نے مجھے "**مسیح موعود**" یعنی حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے نام سے مخاطب فرمایا ہے۔
- ▣ میری صداقت یعنی میرے نبی ہونے کے ثبوت میں اللہ تعالیٰ نے بڑی بڑی نشانیاں ظاہر فرمائی ہیں اور میرے نبی ہونے کے ثبوت میں تین لاکھ (**3,00,000**) جتنی نشانیاں ہیں۔
- ▣ کثیر تعداد میں جس پر وحی نازل ہوئی ہو، ایسا شخص اس امت میں صرف میں ہی ہوں۔
- ▣ کثیر تعداد میں غیب کی باتوں کی معلومات اور علم حاصل کرنے والا اس امت کا خوش نصیب شخص میں ہی ہوں۔
- ▣ وحی کا نازل ہونا اور غیب کا علم حاصل ہونا یعنی بحیثیت نبی مبعوث ہونا، اس امت میں میرے سوا کسی اور کو نصیب نہیں ہوا۔
- ▣ اس امت میں میرے علاوہ کوئی بھی نبی کا مرتبہ نہیں رکھتا۔ کیونکہ نبی کا مرتبہ حاصل کرنے کے لئے کثیر تعداد میں وحی کا نازل ہونا اور کثیر تعداد میں غیب کا علم حاصل ہونا لازمی اور ضروری ہے اور یہ دونوں خوبیاں میرے علاوہ کسی اور میں نظر نہیں آتیں۔

مندرجہ بالا تین ۳ عبارات کے علاوہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں سے کم از کم پچاس (۵۰) حوالے بطور ثبوت پیش کئے جاسکتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے کئی مرتبہ ایسا دعویٰ کیا ہے کہ

- میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام آئے اور خدا کا پیغام یعنی وحی لائے۔
- میری مذہبی تحریک اور میری زندگی کے نجی (ذاتی) معاملات میں بھی خدائے تعالیٰ نے وحی کے ذریعے میری رہنمائی فرمائی ہے۔
- مرزا قادیانی کے یہ تمام دعوے کذب صریح، پچھلے پہر کی گپ اور سڑے ہوئے دماغ کی بکواس کے سوا کچھ نہیں۔ کیونکہ:۔

حضور اقدس کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد حضرت جبرئیل دنیا میں نہیں آئیں گے

حضرت جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے تمام فرشتوں کے سردار ہیں۔ تمام فرشتوں میں حضرت جبرئیل کا مرتبہ اور درجہ اعلیٰ ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام کا کام ''خدا کی وحی'' کو انبیاء کرام تک پہونچانا۔ حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لیکر پیارے آقا حضرت **محمد** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک کے تمام انبیاء و مرسلین کی خدمت میں ''وحی'' لیکر حضرت جبرئیل ہی حاضر ہوتے تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام کے علاوہ کسی اور فرشتے نے انبیاء کرام کی خدمت میں وحی پہونچانے کی خدمت انجام نہیں دی۔ المختصر! انبیاء کرام کی خدمت میں وحی لانے کی خدمت صرف حضرت جبرئیل نے ہی انجام دی ہے۔

لیکن.........

حضور اقدس، خاتم النبیین ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد حضرت جبرئیل کبھی بھی دنیا میں تشریف نہیں لائیں گے۔ حضور اقدس، رحمت عالم ﷺ نے جب دنیا سے ظاہری پردہ فرمایا۔ حضرت جبرئیل نے زمین پر آنا موقوف کردیا۔ اب وہ کبھی بھی زمین پر نہیں اتریں گے بلکہ اب دنیا میں کسی بھی شخص کے پاس تشریف نہیں لائیں گے۔

حضور اقدس، جان عالم ﷺ نے جب دنیا سے پردہ فرمایا، تو آپ کی روح اقدس کو قبض کرنے کے لئے حضرت ملک الموت اکیلے نہیں آئے تھے بلکہ حضرت جبرئیل کی معیت میں حاضر ہوئے تھے۔ جس کا تفصیلی بیان حسب ذیل ہے:۔

> **''اس کے بعد ملک الموت نے دروازے پر اجازت چاہی۔ جبرئیل نے کہا یہ ملک الموت ہیں، حاضر ہونے کی اجازت چاہتے ہیں۔ حالانکہ آپ سے پہلے کسی آدمی کے پاس آنے کی انہوں نے اجازت نہ چاہی اور نہ آپ کے بعد کسی آدمی کے پاس آنے کی اجازت چاہیں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ان کو اجازت دے دو۔ تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکر کھڑے ہوگئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ آپ جو مجھے حکم فرمائیں، اس میں آپ کی اطاعت کروں۔ اگر آپ مجھے اپنی روح قبض کرنے کا حکم فرمائیں، تو میں اسے قبض**

کروں اور اگر آپ مجھے اپنی روح کو چھوڑنے کا حکم فرمائیں تو میں اسے چھوڑ دوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے ملک الموت! کیا تم یہ کروگے؟ ملک الموت نے کہا: ہاں! مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ اس وقت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی لقاء کا مشتاق ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے ملک الموت! جس بات کا تمھیں حکم دیا گیا ہے، اس پر عمل کرو۔ اس پر جبرئیل علیہ السلام نے کہا: ''السلام علیک یا رسول اللہ'' یہ میرا زمین پر اُترنا آخری ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی۔

حوالہ: ''خصائص الکبریٰ فی المعجزات خیر الوریٰ'' مصنف:۔ امام اجل حضرت عبد الرحمٰن جلال الدین سیوطی (المتوفیٰ ۹۱۱ھ) اردو ترجمہ، مترجم مفتی غلام معین الدین نعیمی، ناشر:۔ اعتقاد پبلیشنگ ہاؤس، دہلی، جلد:۲، صفحہ نمبر:۵۸۰

قارئین کرام کی خدمت میں ایک مزید اور معتبر حوالہ پیش ہے۔ یہ حوالہ ملت اسلامیہ کے تمام لوگوں کے نزدیک معتبر اور مستند مانی جانے والی دو۲ عربی کتابوں سے نقل کیا ہے۔ اس حوالے سے ثابت ہوگا کہ حضور اقدس ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد حضرت جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام کبھی بھی دنیا میں (زمین پر) نہیں آئیں گے اور کسی سے بھی نہیں ملیں گے۔

فَوَقَفَ بَيْنَ يَدَىِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ :إِنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَنِىْ إِلَيْکَ، وَأَمَرَنِىْ أَنْ أُطِيْعَکَ فِيْمَا أَمَرْتَنِىْ، إِنْ أَمَرْتَنِىْ أَنْ أَقْبِضَ نَفْسَکَ قَبَضْتُهَا يَا أَحْمَدُ، وَإِنْ أَمَرْتَنِىْ أَنْ أَتْرُكَهَا تَرَكْتُهَا قَالَ : وَتَفْعَلُ ذٰلِکَ يَا مَلَکَ الْمَوْتِ؟ قَالَ نَعَمْ، بِذٰلِکَ أُمِرْتُ أَنْ أُطِيْعَکَ فِىْ كُلِّ مَا أَمَرْتَنِىْ، فَقَالَ جِبْرِيْلُ :يَا أَحْمَدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدِ اشْتَاقَ إِلٰى لِقَائِکَ .فَقَالَ : يَا مَلَکَ الْمَوْتِ امْضِ لِمَا أُمِرْتَ بِهٖ فَقَالَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ :عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا آخِرُ مَوْطِئِى الْأَرْضِ.

وَفِىْ حَدِيْثِ أَبِى هُرَيْرَةَ عِنْدَ ابْنِ الْجَوْزِىِّ وَهٰذَا آخِرُ عَهْدِىْ بِالدُّنْيَا بَعْدَکَ، وَهٰذَا آخِرُ عَهْدِکَ بِهَا، وَلَنْ أَسْتَأْذِنَ عَلٰى هَالِکَ مِنْ بَنِىْ آدَمَ بَعْدَکَ، وَلَنْ أَهْبُطَ إِلَى الْأَرْضِ عَلٰى أَحَدٍ بَعْدَکَ أَبَدًا، فَوَجَدَ النَّبِىُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -سَكَرَاتَ الْمَوْتِ.

حوالہ:

(۱) ''سُبُلُ الْهُدىٰ وَالرَّشَادِفِىْ سِيْرَةِ خَيْرِالْعِبَادِ'' (عربی)
مصنف:۔ امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی (المتوفیٰ ۹۴۲ھ)
ناشر:۔ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، الطبعۃ الاولیٰ، سن طباعت: ۱۴۱۴ھ، جلد:۱۲، باب:۲۴، صفحہ نمبر:۲۶۴

(۲) ''شرح العلامہ الزرقانی علی المواهب'' (عربی)
مصنف:۔ محمد بن عبد الباقی بن یوسف زرقانی (المتوفیٰ ۱۱۲۲ھ)
ناشر:۔ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، جلد:۱۲، صفحہ نمبر:۱۲۸

■ مندرجہ بالا عربی عبارت کا اردو ترجمہ:۔

> ''اور ملک الموت رسول اللہ ﷺ کے سامنے حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی خدمت میں یہ حکم دے کر بھیجا ہے کہ آپ کے حکم کی تعمیل کروں۔ یا رسول اللہ! اگر آپ اجازت مرحمت فرمائیں تو آپ کی روح قبض کروں اور اگر آپ کی اجازت نہ ہو، تو آپ کی روح قبض نہ کروں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اے ملک الموت! کیا آپ اسی مطابق عمل کریں گے؟ ملک الموت نے کہا: ہاں! مجھے ایسا ہی حکم دیا گیا ہے کہ آپ جو بھی حکم صادر فرمائیں، اس کی بجا آوری کروں۔ تب حضرت جبرئیل نے کہا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اے ملک الموت! جس کام کے لئے تم کو حکم دیا گیا ہے (روح قبض کرنے کا) اسے پورا کرو۔ اس وقت حضرت جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کی: **یا رسول اللہ! اس وقت میرا زمین پر آنا آخری مرتبہ کا ہے۔**
>
> اور حضرت ابو ہریرہ کی حدیث میں ابن جوزی کی روایت کے مطابق حضرت جبرئیل نے عرض کی کہ یہ میرا دنیا میں آنا آخری مرتبہ کا ہے اور دنیا میں بظاہر آپ کے آخری لمحات ہیں اور آپ کے بعد کسی آدمی سے اس کی روح قبض کرنے کی اجازت ہرگز نہیں مانگوں گا۔ اور اس زمین پر آپ کے بعد کسی کے لئے نہیں آؤنگا۔ پس حضور ﷺ نے سکراتِ موت کا احساس فرمایا۔''

مذکورہ تینوں کتابیں کہ جس کے معتبر، معتمد اور مستند ہونے میں کسی کو بھی شک و شبہ نہیں۔ وہ تین ۳ کتابیں:۔

(۱) ''**خصائص الکبریٰ فی معجزات خیر الوریٰ**'' (عربی/ اردو ترجمہ)

(۲) ''**سُبل الهدی والرشاد فی سیرة خیر العباد**'' (عربی)

(۳) ''**شرح العلامة الزرقانی علی المواهب**'' (عربی)

ان کتب کے حوالے سے ثابت ہوا کہ:۔

■ **حضور اقدس، خاتم النبین ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد وحی کی خدمت انجام دینے والے فرشتے حضرت جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام کبھی بھی اس زمین (دنیا) میں نہیں آئیں گے۔**

■ **حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں تو یہاں تک ذکر ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد حضرت جبرئیل ہرگز کبھی بھی اس زمین (دنیا) میں تشریف نہیں لائیں گے اور کسی بھی شخص کے پاس نہیں آئیں گے۔**

قارئین کرام فیصلہ کریں

نبوت کا جھوٹا دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی کئی مرتبہ اپنی کتاب میں لکھ چکا ہے کہ حضرت جبرئیل میرے پاس آتے ہیں۔ مجھ پر وحی آتی ہے۔ مجھ کو خدا پیغام بھیجتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ جس کا ماحصل یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی پر سینکڑوں مرتبہ بلکہ ہزاروں مرتبہ وحی آئی ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ :۔

حضور اقدس ﷺ نے جب سے دنیا سے پردہ فرمایا ہے، تب سے حضرت جبرئیل نے اس زمین (دنیا) میں آنا موقوف کر دیا ہے اور وحی لانے کی خدمت صرف حضرت جبرئیل ہی انجام دیتے ہیں۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پاس وحی لے کر کون آتا تھا؟

جواب صاف ہے

وحی کے بہانے اس کے پاس شیطان آتا تھا۔ اور مرزا قادیانی ایسے وہم میں تھا کہ وحی لے کر اس کے پاس حضرت جبرئیل آتے ہیں۔ مرزا کے پاس مذہبی علم کا فقدان تھا۔ اس جاہل کو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ **وحی کا سلسلہ اب منقطع ہو چکا ہے اور اب حضرت جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام اس زمین (دنیا) میں کبھی بھی نہیں آئیں گے۔**

جاہل مرزا سیالکوٹ سے اپنے گھر قادیان لوٹ کر نو (۹) مہینہ تک ایک کمرے میں بند ہو کر اوراد و وظائف میں مشغول رہا اور شیطان کے ہاتھ لگ گیا۔ شیطان نے اسے بہت ہی آسانی سے اپنے جال میں پھانس لیا۔ کیونکہ مرزا قادیانی ''**جاہل عابد**'' تھا اور عبادت و ریاضت میں منہمک ہوا تھا اور ایسا جاہل عابد شیطان کے پھندے میں بہت ہی جلد پھنستا ہے۔ کیونکہ:۔

اولیائے کرام فرماتے ہیں

''صوفی جاہل شیطان کا مسخرہ ہے۔''

(حوالہ:۔ **"مقال العرفاء باعزاز شرع و علماء"**

مصنف:۔ امام احمد رضا محقق بریلوی۔ ناشر:۔ حسنی پریس، بریلی۔ صفحہ:۱۴)

▣ بکثرت اولیائے کرام نے مندرجہ بالا جملہ گاگر میں ساگر کے طور پر ارشاد فرمایا ہے۔ جو قیمتی موتیوں کی طرح ہے۔ **نیز فتاویٰ رضویہ** (مترجم) **جلد:۲۱، صفحہ: ۵۲۸** پر امام اہلسنت، امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان نے **سنن ابن ماجہ، باب فصل العلماء**۔ ناشر:۔ ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی۔ کراچی۔ **صفحہ نمبر:۲۰** کا ماحصل ارقام فرماتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

> ''بے علم مجاہدہ کرنے والوں کو شیطان انگلیوں پر نچاتا ہے، منہ میں لگام، ناک میں نکیل ڈال کر جدھر چاہے کھینچے پھرتا ہے اور وہ اپنے جی میں سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں''

مرزا غلام احمد قادیانی کی بھی شیطان نے یہی کیفیت بنا ڈالی تھی۔ مرزا علم سے بالکل کورا تھا اور نو ۹ مہینہ تک تنہائی میں ذکر و اذکار کرنے بیٹھ گیا اور شیطان کی ٹھوکر پر آ گیا۔ شیطان نے اسے اچھی طرح بیوقوف بنایا۔ شیطان نے اس کی عقل پر گمراہیت کے پردے ڈال کر اسے ایک مسخرا بنا کر ہاتھ کے کھلونے کی طرح نچانے لگا۔ شیطان کے ہاتھ کی کٹھ پتلی بن کر مرزا ناچتا رہا۔ اس کی عقل و دانش بالکل ماؤف ہو چکی تھی۔ سچ کیا؟ اور جھوٹ کیا؟ اس بات کا بھی اب مرزا کو احساس نہ رہا۔ حق اور باطل میں فرق کرنے کی تمیز بھی اب باقی نہ رہی۔ شیطان نے اسے بہکا کر اس گمان میں ڈال دیا کہ اب تو عام انسانوں کی طرح نہیں۔ **صوفی، ہادی، محدّث، مجدد، مصلح، مسیح اور مہدی** کے درجات تو تو نے بتدریج طے کر لئے اور اب **نبوت** کے اعلیٰ منصب پر فائز ہے۔ خدا سے تیرا قرب اور تیری نزدیکی اتنی قوی ہے کہ اب خدا بلا واسطہ غیبی آواز سے تیرے ساتھ کلام

فرما کر تجھے ہمکلامی کا شرف بخشا ہے۔ تجھے جو مرتبہ حاصل ہوا ہے، وہ مرتبہ اس امت میں کسی کو بھی نصیب نہیں ہوا۔ لہذا! تجھے میرے ذریعہ لائی ہوئی وحی یا خدا کی طرف سے بلا واسطہ الہام کے ذریعہ جو پیغام، حکم اور سندیسا آئے، اُسے لوگوں کے درمیان پھیلا اور اس کی خوب تشہیر و اشاعت کر۔

بس ۔ ہوگیا کام تمام۔ مرزا نے ایمان کا دیوالہ پھونک دیا۔ شیطان نے جو باتیں کان میں ڈالیں، اسے خدائی پیغام اور وحی سمجھ کر ایک مسخرے کی حیثیت سے جو بیان اور باتیں پھیلائیں، وہ اتنی مذموم اور مضحکہ خیز ہیں کہ عام آدمی بھی اس کے باطل ہونے کی گواہی دے سکتا ہے۔ مرزا نے اپنے اقوال وافعال سے جو زہریلی فضا قائم کی اس کے نقصان دہ نتائج میں ملت اسلامیہ کا اتحاد و اتفاق چکنا چور ہوگیا۔ اصلاح کے بجائے بگاڑ اور تعمیر کے بجائے تخریب کی تحریک عام کر کے مرزا قادیانی نے ملت اسلامیہ کو ضرب کاری لگا کر قیامت تک باقی رہنے والے فتنہ کی بنا ڈالی اور قادیانی مذہب کے نام سے ایک نئے فتنے کی آندھی نے گلستان اسلام پر موسم خزاں کے مہلک جھونکے کے خطرناک انجام کی بھیانک بدلی لا کھڑی کردی۔

اقوال زریں

(۱) پیران پیر، شیخ المشائخ، حضرت **شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی، غوث اعظم بغدادی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک ارشاد گرامی عنوان کی مناسبت سے پیش خدمت ہے:۔

’’تَفَقَّهْ ثُمَّ اِعْتَزِلْ . مَنْ عَبَدَاللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ مَا يُفْسِدُهٗ اَكْثَرُ مِمَّا يُصْلِحُهٗ‘‘

ترجمہ:۔ ’’فقہ حاصل کر، اس کے بعد خلوت نشین ہو۔ جو بغیر علم کے خدا کی عبادت کرے وہ جتنا سنوارے گا، اس سے زیادہ بگاڑے گا۔‘‘

حوالہ:۔ ’’بہجۃ الاسرار‘‘ (عربی)، ناشر:۔ مصطفیٰ البابی، قاہرہ، مصر، صفحہ: ۵۳

(۲) امام اجل، عارف باللہ، حضرت **عبد الوہاب شعرانی** قدس سرہٗ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

’’اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَقْدَرَ اِبْلِيْسَ كَمَا قَالَ الْغَزَالِىُّ وَغَيْرُهٗ عَلٰى اَنْ يُّقِيْمَ لِلْمُكَاشِفِ صُوْرَةَ الْمَحَلِّ الَّذِىْ يَاْخُذُ عِلْمَهٗ مِنْهُ مِنْ سَمَآءٍ اَوْ عَرْشٍ اَوْ كُرْسِيٍّ اَوْ قَلَمٍ اَوْ لَوْحٍ فَرُبَمَا ظَنَّ الْمُكَاشِفُ اَنَّ ذَالِكَ الْعِلْمُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاَخَذَ بِهٖ فَضَلَّ فَاَضَلَّ فَمِنْ هُنَا اَوْجَبُوْا عَلَى الْمُكَاشِفِ اَنَّهٗ يُعْرَضُ مَا اَخَذَهٗ مِنَ الْعِلْمِ مِنْ طَرِيْقِ كَشْفِهٖ عَلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ قَبْلَ الْعَمَلِ بِهٖ فَاِنْ وَافَقَ فَذَاكَ وَاِلَّا حَرَامٌ عَلَيْهِ الْعَمَلُ بِهٖ‘‘

-:مندرجہ بالا عربی عبارت کا اردو ترجمہ:-

''بیشک اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو قدرت دی ہے جسے حجۃ الاسلام امام غزالی وغیرہ اکابر نے تصریح کی ہے کہ صاحب کشف آسمان، عرش، کرسی، لوح، قلم جہاں سے اپنے علوم حاصل کرتا ہے، اس مکان کی ساختہ تصویر اس کے سامنے قائم کردے (اور حقیقت میں وہ عرش، کرسی، لوح وقلم نہ ہوں۔ شیطان کا دھوکہ ہوں، اب شیطان اس دھوکے کی ٹٹی سے اپنا شیطانی علم القاء کرے) اور یہ صاحب کشف اسے اللہ عزوجل کی طرف سے گمان کرکے عمل کر بیٹھے۔ خود بھی گمراہ ہوا، اوروں کو بھی گمراہ کرے۔ اسی لئے ائمہ نے اولیاء کشف والے پرواجب کیا ہے کہ جو علم بذریعہ کشف حاصل ہوا، اس پر عمل کرنے سے پہلے اسے کتاب وسنت پر عرض کرے، اگر موافق ہو، تو بہتر، ورنہ اس پر عمل حرام ہے۔''

حوالہ:- ''المیزان الشریعۃ الکبریٰ''
مصنف:- امام اجل عارف باللہ، سیدی عبدالوھاب الشعرانی، المتوفیٰ ۹۷۳ھ، ناشر:- مطبع مصطفیٰ البابی، قاہرہ، مصر۔ جلد:۱، صفحہ:۱۲
ترجمہ ماخوذ از:- فتاویٰ رضویہ، (مترجم) ناشر:- مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پوربندر، جلد:۲۱، صفحہ:۵۵۲ وصفحہ:۵۵۳

مندرجہ بالا دونوں اقتباسات کا ماحصل یہ ہے کہ بقول پیران پیر، حضور سیدنا غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جو شخص شریعت مطہرہ کے ضروری قوانین اور دیگر لازمی معلومات کے حصول کے بغیر تنہائی میں بیٹھ کر عبادت وریاضت میں مشغول ہوگا، ایسے جاہل عابد کو شیطان فوراً بہکا دیگا اور ایسا شخص سُدھار کے بجائے بگاڑ کی حرکتیں کرے گا۔ بھلائی کے بجائے برائی پھیلائے گا۔ خود کی پارسائی اور بزرگی نیز خود کے تقویٰ اور پرہیزگاری کا رعب جمانے کے لئے بکثرت ریاکاری کرے گا اور خود کو خدا کا محبوب ومقبول بندہ گردان کر رہنمائی اور پیشوائی کے وہم وگمان میں بے تکے اور خلاف شریعت اقوال اور ملفوظات کی تشہیر کرکے ملت اسلامیہ کا امن وامان بھرا ماحول فتنہ وفساد کی آلودگی سے خراب کرکے سماج میں نت نئے اختلافات کی فضا قائم کردئے گا۔

علاوہ ازیں بے علم ریاضت وعبادت کرنے والا جاہل شیطان کی گمراہیت کی جال میں ایسا پھنستا ہے کہ ایسے جاہل عامل وعابد کے سامنے شیطان عرش، لوح، قلم وغیرہ کی دھندلی تصویر جیسا مصنوعی عکس دکھا کر اور گوناگوں ومختلف آوازیں نکال کر ایسے دھوکے میں ڈالتا ہے کہ اس وقت وہ جو کچھ بھی سن رہا ہے، وہ خدا کی طرف سے ہے اور خدا بلا واسطہ (Direct) اس سے کلام فرما رہا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ سب کچھ شیطان کا دھوکہ اور فریب ہوتا ہے، جسے وہ جاہل عابد سمجھ نہیں سکتا اور شیطان کے دام فریب میں آکر اپنا ایمان برباد کر بیٹھتا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے نئے قادیانی فرقے یعنی

قادیانی مذہب کے باطل عقائد

اور مرزا قادیانی کے

- ◇ جھوٹے دعوے
- ◇ انبیاء واولیاء کی توہین
- ◇ خدا ہونے کا دعویٰ
- ◇ نبوت کا جھوٹا دعویٰ

◇ مرزا قادیانی کی کتابوں کے اصل ٹائٹل اور عبارت کے اصل صفحات سے

شیطان کے ہاتھ کی کٹھ پتلی بن کر مرزا کے

نبوت، وحی اور خدائی کے دعوے

مرزا قادیانی کی عقل ایسی ماؤف ہوگئی تھی کہ ذہنی توازن کے فقدان کے عالم میں اس نے تکبر، غرور اور انانیت کے نشے میں دھت و مخمور ہو کر ایسے ایسے دعوے کئے کہ جن کو سن کر یہی کہا جا سکتا ہے کہ مرزا کی عقل کے طوطے اُڑ گئے تھے۔ جس کے ثبوت میں ذیل میں مرزا قادیانی کی چند بکواسیں مع حوالہ درج ہیں:۔

میری باتیں یقین کے ساتھ خدا کا کلام ہیں

مرزا غلام احمد قادیانی اس وہم وگمان میں غرق تھا کہ وہ خدا کا رسول ہے اور اس کی باتیں خدا کا کلام ہیں۔ جس طرح توریت، انجیل، زبور اور قرآن اللہ کا کلام ہیں، اسی طرح مرزا کی باتیں بھی اللہ کا کلام ہیں۔ کیونکہ مرزا پر وحیٔ الٰہی نازل ہوتی تھی۔

ایک حوالہ پیش خدمت ہے:۔

> ’’میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اُسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر۔ اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں، اُسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے، خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔ کیونکہ اس کے ساتھ الٰہی چمک اور نور دیکھتا ہوں اور اس کے ساتھ خدا کی قدرتوں کے نمونے پاتا ہوں۔
>
> حوالہ: ’’حقیقۃ الوحی‘‘ مصنف:۔ مرزا غلام احمد قادیانی، مطبوعہ:۔ مطبع میگزین، قادیان، سن اشاعت ۱۹۰۷ء، صفحہ نمبر: ۲۲۰

حوالے میں پیش کردہ ''حقیقۃ الوحی'' کتاب کا ٹائٹل اس کتاب کے صفحہ نمبر (62) پر دے دیا گیا ہے۔ ذیل میں مندرجہ بالا عبارت یعنی حقیقۃ الوحی کتاب کی صفحہ نمبر (220) کی عبارت کا اصل صفحہ پیش خدمت ہے:۔

بعض اعتراضوں کے جواب ۲۲۰ حقیقۃ الوحی

اِس الہام الٰہی کے ساتھ ایسا دل قوی ہوگیا کہ جیسے ایک سخت دردناک زخم کسی مرہم سے ایک دم میں اچھا ہو جاتا ہے۔ درحقیقت یہ امر بارہا آزمایا گیا ہے کہ وحی الٰہی میں دلی تسلّی دینے کے لئے ایک ذاتی خاصیت ہے اور جڑھ اِس خاصیت کی وہ یقین ہے جو وحی الٰہی پر ہو جاتا ہے۔ افسوس ان لوگوں کے کیسے الہام ہیں کہ باوجود دعویٰ الہام کے یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ ہمارے الہام ظنّی امور ہیں نہ معلوم یہ شیطانی ہیں یا رحمانی ایسے الہاموں کا ضرر اُن کے نفع سے زیادہ ہے مگر میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اِن الہامات پر اُسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر۔ اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اُسی طرح اِس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقین کرتا ہوں کیونکہ اس کے ساتھ الٰہی چمک اور نور دیکھتا ہوں اور اُسکے ساتھ خدا کی قدرتوں کے نمونے پاتا ہوں۔ غرض جب مجھ کو یہ الہام ہوا کہ الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ تو میں نے اُسی وقت سمجھ لیا کہ خدا مجھے ضائع نہیں کریگا۔ تب میں نے ایک ہندو کھتری ملاوامل نام کو جو ساکن قادیان ہے اور ابھی تک زندہ ہے وہ الہام لکھکر دیا اور سارا قصّہ اُسکو سُنایا اور اُس کو امرتسر بھیجا کہ تا حکیم مولوی محمد شریف کلانوری کی معرفت اسکو کسی نگینہ میں کُھدوا کر اور مُہر بنوا کر لے آوے اور مَیں نے اس ہندو کو اس کام کیلئے محض اِس غرض سے اختیار کیا کہ تا وہ اس عظیم الشان پیشگوئی کا گواہ ہو جائے اور تا مولوی محمد شریف بھی گواہ ہو جاوے۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف کے ذریعہ سے وہ انگشتری بصرف (الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ) مبلغ پانچروپیہ طیار ہو کر میرے پاس پہنچ گئی جو اب تک میرے پاس موجود ہے جس کا نشان یہ ہے یہ اُس زمانہ میں الہام ہوا تھا جبکہ ہماری معاش اور آرام کا تمام مدار ہمارے والد صاحب کی محض ایک مختصر آمدنی پر منحصر تھا اور بیرونی لوگوں میں سے ایک شخص بھی مجھے نہیں جانتا تھا اور مَیں ایک گمنام انسان تھا جو قادیان جیسے ویران گاؤں میں زاویۂ گمنامی میں پڑا ہوا تھا۔ پھر بعد اسکے خدا نے اپنی پیشگوئی کے موافق ایک دُنیا کو میری طرف رجوع دے دیا اور ایسی متواتر فتوحات سے

عبارت شروع — عبارت ختم

قادیان رسول کا تخت گاہ ہے

مرزا غلام احمد قادیانی اس وہم و گمان میں تھا کہ وہ اللہ کا نبی اور رسول ہے۔ شیطان کے دامِ فریب کا ایسا شکار ہوا تھا کہ شیطان کی آواز کو ''وحی'' سمجھتا تھا اور بے تکی و مضحکہ خیز باتیں کرتا تھا۔ خود کو رسول سمجھتا تھا۔ لہٰذا اس نے اپنے پیدائشی مقام یعنی ''قادیان'' کو اہمیت دیتے ہوئے، قادیان کو رسول کا تخت گاہ (Metropolis) کہا تھا۔

حوالہ پیش خدمت ہے:۔

> ''تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے، وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہرحال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے، گو ستر برس (۷۰) تک رہے، قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور تمام امتوں کیلئے نشان ہے۔''
>
> حوالہ: ''دَافِعُ الْبَلَاءِ وَمِعْیَارُ اَھْلِ الْاِصْطِفَاءِ''،
> مصنف :۔ مرزا غلام احمد قادیانی، ناشر :۔ دارالامان مطبع ضیاء الاسلام، قادیان، سن طباعت ۱۹۰۲ء، صفحہ نمبر: ۲۳۰

تقریباً سو ۱۰۰ سال پہلے طاعون (Plague) کی بیماری بھیانک روپ میں پھیلتی تھی۔ جس شہر میں طاعون کی بیماری پھیلتی تھی، وہاں تباہی مچا دیتی تھی۔ شہر کے شہر تباہ اور ویران ہو جاتے تھے۔ روزانہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ مرتے تھے۔ ۱۹۰۱ء میں ہندوستان کے صوبۂ پنجاب میں طاعون کی بیماری خطرناک روپ سے

پھیلی تھی۔ایسے خوفناک اور پُر الم ماحول میں بھی مرزا قادیانی اپنی عظمت کی شیخی مارتے ہوئے کہتا ہے کہ اگر پوری دنیا بھر میں طاعون کی بیماری ستر (70) سال تک مہلک طور پر اپنا روپ اختیار کرے، پھر بھی میں جہاں رہتا ہوں، وہ میری رہائش گاہ قادیان شہر طاعون کی بیماری سے محفوظ رہے گا۔ کیونکہ میں خدا کا رسول ہوں اور قادیان میں میری رہائش ہے لہذا قادیان خدا کے رسول کا تخت گاہ ہونے کی وجہ سے طاعون جیسی مہلک بیماری کے شر سے محفوظ اور سلامت رہے گا۔

حوالے میں پیش کردہ عبارت کی کتاب کا ٹائٹل ''دافع البلاء'' کا اصل ٹائٹل صفحہ :۔

اور حوالے میں پیش کردہ ''دافع البلاء'' کتاب کا صفحہ نمبر : 230 کی عبارت کا اصل صفحہ:۔

ٹائیٹل طبع اوّل

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ

الحمد للہ کہ زمانہ کی ضرورت کے موافق بہتوں کو طاعون سے نجات دینے کے لئے یہ رسالہ تالیف کیا گیا اور اس کا نام

ہے

دَافِعُ الْبَلَاءِ وَمِعْيَارُ أَهْلِ الْاِصْطِفَاءِ

بمقام

قادیان دارالامان

باہتمام حکیم فضلدین صاحب مطبع ضیاء الاسلام

میں چھپا

تعداد جلد ۵۰۰ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء

۲۳۰

نہیں ہوتا کہ ایک رسول کے انکار سے دُنیا میں کوئی تباہی بھیجی جائے بلکہ اگر لوگ شرافت
اور تہذیب سے خدا کے رسولوں کا انکار کریں اور دست درازی اور بدزبانی نہ کریں تو اُنکی
سزا قیامت میں مقرر ہی۔ اور جس قدر دُنیا میں رسولوں کی حمایت میں مری بھیجی گئی ہے
وُہ محض انکار سے نہیں بلکہ شرارتوں کی سزا ہے۔ اسی طرح اب بھی جب لوگ بدزبانی
اور ظلم اور تعدی اور اپنی خباثتوں سے باز آجائیں گے اور شریفانہ برتاؤ اُن میں پیدا
ہو جائیگا۔ تب یہ تنبیہ اُٹھالی جائیگی مگر اس تقریب پر بہت سے سعادت مند خدا کے
رسول کو قبول کرلیں گے اور آسمانی برکتوں سے حصّہ لیں گے اور زمین سعادتمندوں سے
بھر جائیگی۔ (۳) تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے وُہ یہ ہی کہ خدا تعالیٰ بہرحال
جبتک کہ طاعون دُنیا میں رہے گو ستّر برس تک رہے قادیان کو اسکی خوفناک تباہی سے
محفوظ رکھیگا کیونکہ یہ اُسکے رسول کا تخت گاہ ہی اور یہ تمام اُمتوں کیلئے نشان ہی۔
اَب اگر خدا تعالیٰ کے اس رسول اور اس نشان سے کسی کو انکار ہو اور خیال ہو کہ
فقط رسمی نمازوں اور دُعاؤں سے یا مسیح کی پرستش سے یا گائے کے طفیل سے یا ویدوں
کے ایمان سے باوجود مخالفت اور دشمنی اور نافرمانی اس رسول کے طاعون دُور ہو سکتی ہے
تو یہ خیال بغیر ثبوت کے قابل پذیرائی نہیں۔ پس جو شخص ان تمام فرقوں میں سے اپنے
مذہب کی سچائی کا ثبوت دینا چاہتا ہے تو اب بہت عمدہ موقع ہے۔ گویا خدا کی طرف سے
تمام مذاہب کی سچائی یا کذب پہچاننے کیلئے ایک نمایش گاہ مقرر کیا گیا ہی۔ اور خدا نے
سبقت کر کے اپنی طرف سے پہلے قادیان کا نام لے دیا ہے۔ اب اگر آریہ لوگ وید کو
سچا سمجھتے ہیں تو اُنکو چاہیئے کہ بنارس کی نسبت جو وید کے درس کا اصل مقام ہے ایک
پیشگوئی کردیں کہ انکا پرمیشر بنارس کو طاعون سے بچالے گا۔ اور سناتن دھرم والوں کو
چاہیئے کہ کسی ایسے شہر کی نسبت جس میں گائیاں بہت ہوں مثلاً امرتسر کی نسبت پیشگوئی
کردیں کہ گئو کے طفیل اس میں طاعون نہیں آئیگی۔ اگر اسقدر گئو اپنا معجزہ دِکھادے

عبارت شروع

عبارت ختم

مرزا قادیانی کی ایک بکواس

سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں رسول بھیجا

مرزا قادیانی نے اپنی نبوت کی شیخی مارنے میں ہمیشہ ٹھنڈی صبح کی گرما گرم گپ کا ہی استعمال کرتا تھا۔ اپنی جھوٹی اور بناوٹی نبوت کو خدائے تعالیٰ کی سچائی کے طور پر پیش کرتا تھا۔ ایسی لغو اور واہیات بات کو صرف کہنے تک محدود نہیں رکھتا تھا بلکہ اسے لکھتا تھا اور چھاپ کر تشہیر کرتا تھا۔ اس کی ایسی ایک لغو اور فضول بات کا ثبوت خود مرزا قادیانی کی کتاب کے حوالے سے پیش خدمت ہے:۔

''سچّا خدا وہی خدا ہے، جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا''
حوالہ:''دَافِعُ الْبَلَاءِ وَمِعْیَارُ اَھْلِ الْاِصْطِفَاءِ''، مصنف :۔ مرزا غلام احمد قادیانی، ناشر :۔ دارالامان مطبع ضیاء الاسلام، قادیان، سن طباعت ۱۹۰۲ء، صفحہ نمبر:۲۳۱

▣ حوالے میں پیش ''دافع البلاء'' کتاب کا ٹائٹل اس کتاب کے صفحہ نمبر:86 پر ہے اور صفحہ نمبر:231 کا اصل صفحہ ذیل میں پیش خدمت ہے:۔

٢٣١

توکچھ تعجب نہیں کہ اس معجزہ نما جانور کی گورنمنٹ جان بخشی کر دے۔ اسی طرح عیسائیوں کو چاہیئے کہ کلکتہ کی نسبت پیشگوئی کر دیں کہ اس میں طاعون نہیں پڑیگی۔ کیونکہ بڑا بشپ برٹش انڈیا کا کلکتہ میں رہتا ہے۔ اسی طرح میاں شمس الدین اور انکی انجمن حمایت اسلام کے ممبروں کو چاہیئے کہ لاہور کی نسبت پیشگوئی کر دیں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا۔ اور منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ جو الہام کا دعویٰ کرتے ہیں اُنکے لئے بھی یہی موقع ہی کہ اپنے الہام سے لاہور کی نسبت پیشگوئی کر کے انجمن حمایت اسلام کو مدد دیں۔ اور مناسب ہے کہ عبدالجبار اور عبدالحق شہر امرتسر کی نسبت پیشگوئی کر دیں۔ اور چونکہ فرقہ وہابیہ کی اصل جڑ دلّی ہی۔ اسلئے مناسب ہے کہ نذیر حسین اور محمد حسین دلّی کی نسبت پیشگوئی کریں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہیگی۔ پس اس طرح سے گویا تمام پنجاب اس مُہلک مرض سے محفوظ ہو جائے گا۔ اور گورنمنٹ کو بھی مفت میں سُبکدوشی ہو جائیگی۔ اور اگر ان لوگوں نے ایسا نہ کیا تو پھر یہی سمجھا جائے گا کہ سچا خدا وُہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

اور بالآخر یاد رہے کہ اگر یہ تمام لوگ جن میں مسلمانوں کے مُلہم اور آریوں کے پنڈت اور عیسائیوں کے پادری داخل ہیں چُپ رہے تو ثابت ہو جائے گا کہ یہ سب لوگ جھوٹے ہیں اور ایک دن آنے والا ہے جو قادیان سُورج کی طرح چمک کر دکھلا دیگی کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے۔ بالآخر میاں شمس الدین صاحب کو یاد رہے کہ آپ نے جو اپنے اشتہار میں آیت امن یجیب المضطر لکھی ہی اور اس سے قبولیت دُعا کی اُمید کی ہے۔ یہ اُمید صحیح نہیں ہے کیونکہ کلام الٰہی میں لفظ مضطر سے وہ ضرر یافتہ مراد ہیں جو محض ابتلا کے طور پر ضرر یافتہ ہوں نہ سزا کے طور پر۔ لیکن جو لوگ سزا کے طور پر کسی ضرر کے تختہ مشق ہوں وہ اس آیت کے مصداق نہیں ہیں ورنہ لازم آتا ہے کہ قوم نوح اور قوم لوط اور قوم فرعون وغیرہ کی دُعائیں اس اضطرار کے وقت میں قبول کی جاتیں مگر ایسا نہیں ہوا اور خدا کے ہاتھ نے اُن قوموں کو ہلاک کر دیا۔ اور

عبارت یہاں ہے

مندرجہ بالا عبارت میں مرزا غلام احمد قادیانی انانیت اور خود ستائی کے نشے میں چور ہو کر معاذ اللہ خدائے تعالیٰ کی صداقت کے لئے ایسا کہہ رہا ہے کہ خدا سچا اس لئے ہے کہ اس نے قادیان میں رسول بھیجا۔ جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ صوبۂ پنجاب کے گُرداس پور ضلع کے ایک گاؤں قادیان میں رسول بھیج کر خدا نے اپنی سچائی ثابت کی ہے بلکہ قادیان میں رسول بھیجنا، یہ بات ہی خدا کی سچائی کا ثبوت ہے۔ **خدا جب دین چھین لیتا ہے، تو عقلیں بھی چھین لیتا ہے۔** اس مثل کے مصداق بنتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی نے ایسی باتیں قولاً اور فعلاً بھرپور تعداد میں کہی ہیں اور کی ہیں۔ جو مرزا قادیانی کی کتابوں میں بطور ثبوت دستیاب ہیں۔ کچھ باتیں تو مرزا قادیانی نے ایسی کہی ہیں کہ جن کو نقل کرتے ہوئے بھی ہاتھ کانپ رہے ہیں اور قلم لرزاں ہے۔ پھر بھی مجبوراً مرزا قادیانی کے جھوٹ کی حقیقت کو منکشف کرنے کے لئے کچھ حوالے پیش کئے جا رہے ہیں۔ قارئین کرام سے التماس ہے کہ **کلمۂ طیبہ** کا ورد جاری رکھتے ہوئے اور سینے پر پتھر رکھ کر دل کو مضبوط کر کے پڑھنے کی ہمت فراہم کریں۔ مرزا قادیانی نے بات بڑھاتے بڑھاتے یہاں تک بڑھائی کہ پہلے خدا کے نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور بعد میں خدا ہونے کا دعویٰ کر دیا۔

مرزا کا خدائی دعویٰ اور خدا کی شان میں فحش اور توہین آمیز مذموم بکواس

مرزا غلام احمد قادیانی نے صاف لفظوں میں خدا ہونے کا دعویٰ کیا بلکہ یقین کے درجہ میں بات کہی کہ معاذ اللہ میں خدا ہوں۔ حوالہ پیش خدمت ہے:۔

> ”میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔“
>
> حوالہ:۔”کتاب البریّہ“، مصنف:۔مرزا غلام احمد قادیانی، ناشر:۔مینجر بک ڈپو تالیف و اشاعت، قادیان، سن طباعت ۱۹۳۲ء، بار دوم، صفحہ نمبر:۱۰۳

بے حیائی کی سرحدیں عبور کر کے مرزا قادیانی اب خدا ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے۔ اور اس دعویٰ کے لئے ”کشف“ (Divination) کا سہارا لے رہا ہے۔ یعنی اسے کشف میں اشارہ ہوا کہ وہ خدا ہے۔ یہ اشارہ بھی یقیناً شیطان کی طرف سے اسے بہکانے کے لئے تھا۔ گمراہیت کے اکھاڑے میں لاکر شیطان نے مرزا قادیانی کو ایسا پچھاڑا تھا کہ وہ کبھی کھڑا ہی نہ ہو سکے۔ شیطان کے فریبی اشارے کو عقل کا دشمن مرزا قادیانی خدا کی طرف سے ہونے والا کشف سمجھ بیٹھا۔ شیطان نے اسے انانیت کی شراب پلا کر نیم بیہوشی کی حالت میں ایسا محسوس کرایا کہ واقعی اسے خدا کی طرف سے کشف والہام ہو رہا ہے بلکہ خود مرزا قادیانی کو ایسا گمان ہوا کہ وہ خدا ہے۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی کے الفاظ کہ **”میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں“** اس کے بعد مرزا خود اپنی بات کو یقین کے درجے میں کہتا ہے کہ **”اور یقین کیا کہ وہی ہوں“** یعنی میں نے اپنے خدا ہونے کا یقین کیا کہ ہاں! واقعی میں خدا ہوں۔ واہ! کیا تحقیق ہے! کیا تفتیش ہے! اور یقین کے درجے کا نتیجہ دیکھو کہ صرف دعویٰ کے بلبوتے پر مرزا قادیانی سب سے اعلیٰ مقام و درجہ یعنی مرتبۂ خدا حاصل کر رہا ہے اور خود کو یقین کے درجہ میں خدا کہہ رہا ہے۔

حوالے میں پیش کردہ ”کتاب البریہ“ کی عبارت کی اصل کتاب کا ٹائٹل صفحہ:۔

کِتابُ البَریہ

از تصنیف منیف

حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جسے

مینجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور نے شائع کیا

دسمبر ۳۲ء

بار دوم تعداد ۱۰۰۰ قیمت ۸/

حوالے میں پیش کردہ "کتاب البریہ" کی عبارت کا صفحہ نمبر :103 کا اصل صفحہ:۔

۱۰۳

خدا کا سایہ تیرے پر ہوگا اور وہ تیری پناہ رہیگا۔ آسمان بندھا ہوا تھا
اور زمین بھی۔ ہم نے دونوں کو کھولدیا۔ تو وہ عیسیٰ ہی جس کا وقت ضائع
نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہو سکتا۔ ہم تجھے لوگوں کے
لئے نشان بنائیں گے۔ اور یہ امر ابتدا سے مقدر تھا۔ تو میرے ساتھ
ہے۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ تو دُنیا اور آخرت میں وجیہ اور مقرّب
ہے۔ تیرے پر انعام خاص ہی۔ اور تمام دُنیا پر تجھے بزرگی ہے۔
بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔
میں اپنی چمکار دکھلاؤنگا اپنی قُدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤنگا۔ دُنیا میں
ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔
اور بڑے زور آور حملوں سی اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ اُس کے لئے
وہ مقام ہے جہاں انسان اپنے اعمال کی قوت سے پہنچ نہیں سکتا
تو میرے ساتھ ہے۔ تیرے لئے رات اور دِن پیدا کیا گیا۔ تیری
میری طرف وہ نسبت ہے جس کی مخلوق کو آگاہی نہیں۔ اے
لوگو تمہارے پاس خدا کا نور آیا۔ پس تم منکر مت ہو" وغیرہ الخ۔
اور ان کے ساتھ اور مکاشفات ہیں جو ان کی تائید کرتے ہیں چنانچہ ایک کشف میں میں نے دیکھا کہ
میں اور حضرت عیسیٰ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ اِس کشف کو بھی میں براہین میں چھاپ چکا
ہوں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کی تمام صفات روحانی میرے اندر ہیں اور جن کمالات سے
وہ موصوف ہو سکتے ہیں وہ مجھ میں بھی ہیں۔ اور پھر ایک اور کشف ہے جو آئینہ کمالات اسلام
صفحہ ۵۶۴ و ۵۶۵ میں مدت سے چھپ چکا ہے اُسکو بعینہٖ ذیل میں درج کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے
ترجمہ:۔ میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا
اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا اور میں ایک سوراخدار برتن کی طرح ہو گیا ہوں۔

عبارت یہاں ہے

کسی نے بھی نہ کی ہو، ایسی شرمناک توہین خدا

قارئین کرام "لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" کا ورد مسلسل جاری رکھتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی نے جو بارگاہ الٰہی میں گھنونی توہین کی ہے، اسکی تفصیل پڑھیں:۔

مرزا قادیانی نے بارگاہ الٰہی میں جو شرمناک توہین کی ہے، ایسی توہین نوعِ انسانی سے آج تک کسی نے نہیں کی۔ انسان اول حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام سے لیکر آج تک کروڑوں، اربوں، کھربوں بلکہ بیشمار انسان ہو گئے، ان بیشمار انسانوں میں متفرق قوم، مذہب، دین، سماج، برادری اور مختلف عقائد رکھنے والے انسان ہو گئے۔ قدرت الٰہی کو ماننے اور نہ ماننے والے دونوں طرح کے انسان ہو گئے۔ خدا کے سچے اور عبادت گزار بندے بھی ہوئے اور خدا کے ساتھ کفر اور شرک کرنے والے افراد بھی ہوئے۔ ان تمام میں سے جو لوگ بالکل نالائق اور ذلیل و رزیل ذہنیت رکھنے والے ہیں، جن کو دہریہ یا ملحد کہا جاتا ہے، ایسے لوگ خدا کے وجود کے منکر ہیں، خدا کو جھٹلاتے ہیں۔ علاوہ ازیں جو لوگ خدا کی وحدانیت کا انکار کرتے ہیں اور خدا کے سوا دوسروں کو عبادت کے لائق سمجھتے ہیں۔ ایسے ملحد و مشرک قسم کے گمراہ لوگوں نے کبھی بھی خدا کے ساتھ فحش ٹھٹھا اور مذاق نہیں اڑایا۔ ایسی گھنونی مسخری نہیں کی۔ لیکن افسوس! کہ اس سرزمین پر ایک ایسا نالائق اور کمینہ شخص مرزا قادیانی پیدا ہوا ہے، جس نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے جو بیان و اظہار کیا ہے، اس کو پڑھتے ہوئے بھی سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ جسم کا رونگٹا رونگٹا کھڑا ہو جاتا ہے اور بدن میں کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔

مرزا قادیانی کی وہ شرمناک عبارت ذیل میں پیش خدمت ہے:۔

> ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام (یعنی مرزا قادیانی) نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا۔ سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے۔''
>
> **حوالہ:۔'' اسلامی قربانی''** ٹریکٹ نمبر ۳۴، از:۔ **قاضی یار محمد صاحب** (بی۔او۔ایل۔پلڈر) مرید خاص مرزا غلام احمد قادیانی، نور پور، ضلع :۔کانگڑہ، سن اشاعت **۱۹۲۰ء**، ناشر:۔ ریاض ہند پرنٹر، امرتسر، **صفحہ: ۱۲**

توبہ! توبہ! کتنی فحش اور ہلکی سطح کا تخیّل ہے۔ ایسی مذموم اور فحش بات پورے عالم میں مرزا قادیانی کے علاوہ کسی نے نہیں کہی۔ اس حقیقت میں ذرّہ برابر بھی شبہ نہیں کہ جب نیچ، لوفر، بدمعاش، بدچلن، اوباش، آوارہ اور کمینے لوگ مذہبی پیشوا بننے کا ڈھونگ رچاتے ہیں، تب ایسے خِفت آمیز اقوال وافعال رُونما ہوتے ہیں۔

خدا اور بندے کے درمیان صرف اور صرف عبادت و بندگی کا ہی تعلق ہوتا ہے۔ بندہ اپنے خالق و مالکِ حقیقی کی صدق دل سے عبادت و بندگی کرتا ہے اور اپنے خالق و مالکِ حقیقی کی عبادت کرنا، ہر بندے کا لازمی فرض ہے۔ لیکن بُرا ہو قادیانی غور و فکر اور سوچ بچار کا کہ خالق ومخلوق کے پاک اور مقدس رشتے کو شوہر اور بیوی کے رشتے میں معنون کر کے بے حیائی، بے شرمی، بے غیرتی، بدلحاظی، بے ڈھنی، بے راہ روی، بے شعوری اور پھوہڑ پن کا ثبوت فراہم کیا جا رہا ہے۔

مندرجہ بالا فقرے میں جو جملے استعمال کئے گئے ہیں، وہ ملاحظہ فرمائیں۔ مثلاً **''آپ عورت ہیں''** یعنی مرزا قادیانی عورت کی شکل میں ہے۔ پھر معاذ اللہ ثم معاذ اللہ یہاں تک لکھ دیا کہ **''اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا''** توبہ... توبہ... استغفر اللہ! **''رجولیت کی طاقت''** یعنی وطی یعنی ہمبستری یعنی جماع یعنی عورت کے ساتھ مجامعت کرنے کی طاقت۔ اور وہ طاقت ایک مرد عورت کے ساتھ جسمانی تعلق قائم کرتے وقت ظاہر کرتا ہے۔ مرزا قادیانی نے خود کو عورت کی شکل وصورت میں اور معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کے لئے **''رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا''** لکھ کر جو بکواس کی ہے اس کی تردید لکھتے وقت بھی اس وقت میرے ہاتھ تھر تھر کانپتے ہیں اور قلم بھی لرزاں ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے تعلقات کو مرد اور عورت کی طرح بیان کرنے کی جو ذلیل بکواس کی ہے، اس کے ضمن میں صرف یہی کہنا ہے کہ وحی کے معاملے میں اور نبوت کے دعوے کے معاملے میں شیطان نے جس طرح مرزا قادیانی کو بہکایا تھا، اسی طرح اس معاملے میں بھی شیطان نے مرزا قادیانی کو فریب دے کر بہکایا تھا۔ شیطان نے ایک خوب صورت نوجوان کی شکل اختیار کر کے مرزا قادیانی کے ساتھ لواطت (Sodomy) کی تھی۔ مرزا قادیانی کے بیان کے مطابق مرزا قادیانی عورت کی ہیئت میں تھا۔ لہذا شیطان نے طاقتور اور ماہر جماع کی حیثیت سے **مرزا قادیانی کو خوب دھم دھمایا ہوگا** اور شیطان نے مرزا قادیانی کے ساتھ خلاف فطرت بد فعلی کر کے خوب اپنی شہوت کی تکمیل کی ہوگی اور بے وقوف مرزا شیطان کے ذریعہ اس کے ساتھ کی جانے والی بزور اور سٹاسٹ بد فعلی کی مذموم حرکت کو **''عنایت مولیٰ''** سمجھ کر پھولا نہ سماتا ہوگا۔ لہذا مرزا قادیانی نے اپنی شیطان کے ذریعہ کی گئی عصمت دری کے معاملے کو **''کشف''** سے تعبیر کر کے بیان کیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مرزا کو کشف وشف

کچھ نہیں ہوتا تھا۔ کشف ہو، ایسی صلاحیت ہی اس میں نہ تھی بلکہ کشف کے نام سے ہر وقت شیطان اس کے ساتھ دھوکے بازی کر کے اسے اُلّو بناتا تھا۔ اس معاملے میں بھی شیطان نے کشف کے نام سے مرزا کو بیوقوف بنا کر اس کے ساتھ خوب لواطت کر کے اس کے چیتھڑے اڑا کر رکھ دیئے تھے۔ اور بیوقوفوں کا احمق سردار مرزا قادیانی شیطان کے ذریعہ کی گئی عصمت دری کو کشف کی حالت سمجھ رہا ہے اور معاذ اللہ اسے خدائے تعالیٰ کے ساتھ منسوب کر کے اللہ تبارک وتعالیٰ کی شان اعلیٰ وارفع میں ہلکی قسم کی فحش اور گھنونی توہین و بے ادبی کر رہا ہے۔

جب سے یہ دنیا وجود میں آئی ہے، تب سے لیکر اب تک کسی بھی شخص نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی مقدس ذات کے لئے ایسا ذلیل قول نہیں کہا۔ اس سرزمین پر صرف مرزا غلام احمد قادیانی ہی ایسا لائق لعنت ونفرت نالائق شخص پیدا ہوا ہے، جس نے بارگاہ الٰہی میں ایسی مذموم گستاخی کر کے جہنّم میں اپنا ٹھکانا یقیناً متعین کر لیا ہے۔

انشاءاللہ آخرت میں تو مرزا قادیانی جہنم کے دردناک عذاب کا مستحق ضرور ہوگا لیکن دنیا والوں کو سبق اور عبرت حاصل ہو ایسی سزا اسے دنیا میں ہی مل گئی اور وہ یہ کہ مرزا قادیانی کی موت پاخانے (Toilet) میں ہوئی تھی اور اس کے منہ سے پاخانہ (Excrement) نکلتا تھا۔ مرزا قادیانی کی عبرتناک موت کا تفصیلی بیان اس کتاب کے آخری صفحات میں مذکور ہے۔ معتبر کتب کے اقتباسات سے مذکور مرزا کی موت کا بیان پڑھ کر عبرت اور نفرت کا مشترکہ احساس ہوگا۔ المختصر! مرزا قادیانی مردود شیطان کے مکروفریب کی جال میں مکمل طور پر پھنس کر انانیت کے نشے میں دھت ہوکر دولت ایمان کھو بیٹھنے کے ساتھ ساتھ عقل وادراک اور دانش سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا تھا اور بزرگان دین کی شان میں جو توہین آمیز جملے کہے اور لکھے ہیں، وہ لائق نفرت ولعنت ہیں۔

حوالے میں پیش کردہ "اسلامی قربانی" کی عبارت کی اصل کتاب کا ٹائٹل صفحہ:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اسلامی قربانی

نمبر (۳۴)

مؤلفہ

قاضی یار محمد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔ پلیڈر

نور پور

ضلع کانگڑہ

جنوری ۱۹۲۰ء

حوالے میں پیش شدہ ''اسلامی قربانی'' کتاب کی صفحہ نمبر:۱۲، کی عبارت کا اصل صفحہ:۔

اسلامی قربانی ۱۲

ظاہر ہے کہ یلج الجمل فی سم الخیاط اشارے کے طور پر ہے۔ اور مدراج میں سے ایک درجے کی علامت کنایہ مقرر فرمائی گئی ہیں۔ جیساکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی۔ کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے ربولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے پس جن لوگوں کو میرا وہ رقعہ جو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھا تھا اور اس میں اپنی کشفی حالت ظاہر کی تھی میرے جنون کی دلیل نظر آتا ہے وہ اپنے ایمان کی فکر کریں اور قرآن کے الفاظ ولمن خاف مقام ربہ جنتن ومن دونہما جنتن پ ۲۷ ع ۱۳ کی کسوٹی پر اپنے ایمان کو پرکھیں بیان اللہ تعالےٰ ڈرنے والے کو دو جنت عطا فرمانے کا وعدہ فرماتا ہے جس کی تعریف درمیانی فقرات ہیں۔ یعنے ان میں چشمے ہونگے۔ لولو اور مرجان ہونگے شرابیں ہونگے وغیرہ وغیرہ اخیر میں فرماتا ہے کہ ان دو جنتوں سے ورے دو جنت اور بھی ہیں یعنے جیسے مرنے کے بعد ان کو دو جنت ملیں گے ایسے ہی اسی دنیاوی زندگی میں بھی دو جنت ملیں گے اور الفاظ من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ۔ اس کی تشریح ہے۔

اب میاں صاحب اور مولوی محمد علی صاحب مہربانی فرما کر کھول کر لکھیں کہ ان کو دو جنت کون سے حاصل ہیں۔ یونہی اعتراض کر دینا تو بڑا آسان ہے خود کسی صنعت کے موصوف بنکر بتا دیں۔ اب میں مختصر طور پر ان خوابوں اور کشفوں کو ظاہر کرتا ہوں جو بطور پیشگوئی ظاہر ہوئے اور ہونے والے ہیں ایک سال سے زیادہ عرصہ گذرا۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ پشاور کے گرد کسی مسلمان بادشاہ کی چھیڑ چھاڑ ہو رہی ہے انجام کچھ معلوم نہ ہوا تھا۔ مگر تاہم میں نے

عبارت شروع — عبارت ختم

مرزا قادیانی کا دعویٰ
میں تمام انبیاء کا مجموعہ ہوں

مرزا غلام احمد قادیانی نے سب سے پہلے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ پھر خود پر وحی نازل ہونے کی بات کہی۔ اس کے بعد خدا ہونے کا دعویٰ کیا۔ بعدہٗ خدائے تعالیٰ کی شان میں ایسی گھنونی گستاخی کی کہ جس کا تذکرہ کرتے ہوئے بھی ہاتھ لرزتے ہیں۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے دروغ گوئی کا غیر منقطع سلسلہ جاری رکھا اور پھر ایک جدید گپ ایجاد کی کہ میں تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کا مجموعہ یعنی سنگم اور مظہر ہوں۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی کی ایک کتاب کا حوالہ پیش خدمت ہے:۔

> ''خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحٰق ہوں، میں اسمٰعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسٰی ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسٰی ہوں اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمدؐ اور احمدؐ ہوں۔''
>
> حوالہ: ''حقیقۃ الوحی'' مصنف:۔ مرزا غلام احمد قادیانی، ناشر:۔ مطبع میگزین، قادیان، سن اشاعت ۱۹۰۷ء، صفحہ نمبر:۷۶

▣ حوالے میں پیش شدہ ''حقیقۃ الوحی'' کتاب کا ٹائٹل اس کتاب کے صفحہ نمبر:۶۲ پر ہے۔ اور حوالے میں پیش کردہ ''حقیقۃ الوحی'' کتاب کے صفحہ نمبر:۷۶، کی عبارت کا اصل صفحہ ذیل میں پیش خدمت ہے:۔

لاغلبن انا و رسلی۔ وھم من بعد غلبھم سیغلبون ¹
میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ اور وہ مغلوب ہونے کے بعد جلد غالب ہو جائیں گے۔
ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔
خدا اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نکوکار ہیں۔
اریك زلزلة الساعة۔ انی احافظ کل من فی الدار
قیامت کے مشابہ ایک زلزلہ آنے والا ہے جو تمہیں دکھاؤں گا اور مَیں ہر ایک کو جو اس گھر میں ہے نگہ رکھوں گا۔
وامتازوا الیوم ایھا المجرمون۔ جاء الحق وزھق
اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔ حق آیا اور باطل
الباطل۔ ھذا الذی کنتم بہ تستعجلون۔
بھاگ گیا یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم جلدی کرتے تھے۔
بشارة تلقاھا النبیون۔ انت علٰی بینة من ربك۔
یہ وہ بشارت ہے جو نبیوں کو ملی تھی۔ تُو خدا کی طرف سے کھلی کھلی دلیل کے ساتھ ظاہر ہوا ہے
کفیناك المستھزئین۔ ھل انبئکم علٰی من تنزل
وہ لوگ جو تیرے پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں اُن کے لئے ہم کافی ہیں۔ کیا مَیں تمہیں بتلاؤں کہ کن لوگوں پر
الشیاطین۔ تنزل علٰی کل افاك اثیم۔ ولا تیئس
شیطان اُترا کرتے ہیں۔ ہر ایک کذّاب بدکار پر شیطان اُترتے ہیں۔ اور تُو خدا کی
من روح اللہ۔ الا ان روح اللہ قریب۔ الا ان نصر
رحمت سے نومید مت ہو۔ خبردار ہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے۔ خبردار ہو کہ خدا کی مدد

¹ اس وحی الٰہی میں خدا نے میرا نام رسل رکھا کیونکہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں لکھا گیا ہے خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ مَیں آدم ہوں مَیں شیث ہوں مَیں نوح ہوں مَیں ابراہیم ہوں مَیں اسحٰق ہوں مَیں اسمٰعیل ہوں مَیں یعقوب ہوں مَیں یوسف ہوں مَیں موسیٰ ہوں مَیں داؤد ہوں مَیں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا مَیں مظہر اتم ہوں یعنی ظلّی طور پر محمد اور احمد ہوں۔ منہ

عبارت شروع

عبارت ختم

مرزا قادیانی کی مزید بکواس

عظیم مرتبہ نبی حضرت یوسف کی گستاخی

عظیم الشان نبی حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کی شان میں مرزا غلام احمد قادیانی نے توہین کرتے ہوئے یہاں تک لکھا ہے کہ:۔

''پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزا قادیانی) اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا اور اس امت کے یوسف کی بریّت کیلئے پچیس (۲۵) برس پہلے ہی خدا نے آپ گواہی دے دی اور بھی نشان دکھلائے مگر یوسف بن یعقوب اپنی بریّت کے لئے انسانی گواہی کا محتاج ہوا۔''

حوالہ: ''براہین احمدیہ'' مصنف:۔ مرزا غلام احمد قادیانی، حصّہ نمبر:۵، صفحہ نمبر:۹۹

▣ حوالے میں پیش شدہ ''براہین احمدیہ'' کتاب کا ٹائٹل اس کتاب کے صفحہ نمبر:۵۴، پر دے دیا گیا ہے۔ اور حوالے میں پیش کردہ ''براہین احمدیہ'' کتاب کے صفحہ نمبر:۹۹، کی عبارت کا اصل صفحہ ذیل میں پیش خدمت ہے:۔

کرتی ہیں۔ خلاصہ مطلب یہ کہ اگر کوئی عورت ایسی خواہش کرے تو میں اپنے نفس کے لئے اس امر سے قید ہونا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ یہ یوسف بن یعقوب علیہما السلام کی دعا تھی جس دعا کی وجہ سے وہ قید ہوگئے اور میرا بھی یہی کلمہ ہے جس کو خدا تعالےٰ نے آج سے پچیس ۲۵ برس پہلے براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ صرف یہ فرق ہے کہ یوسف بن یعقوب اپنی اس دعا کی وجہ سے قید ہوگیا۔ مگر خدا نے براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۰ میں میری نسبت یہ فرمایا۔ یعصمک اللّٰہ من عندہٖ وان لم یعصمک الناس یعنی خدا تعالیٰ تجھے خود بچائے گا اگرچہ لوگ تیرے پھنسانے پر آمادہ ہوں۔ سو ایسا ہی ہوا کہ منشی کرم دین کے فوجداری مقدمہ میں ایک ہندو مجسٹریٹ کا ارادہ تھا کہ مجھے قید کی سزا دے مگر خدا تعالےٰ نے کسی غیبی سامان سے اُس کے دل کو اس ارادہ سے روک دیا۔ اور یہ بھی ظاہر کیا کہ وہ آخر کار سزا دینے کے ارادہ سے قطعاً ناکام رہے گا۔ پس اس اُمت کا یوسف یعنی یہ عاجز اسرائیلی یوسف سے بڑھکر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا۔ اور اس امت کے یوسف کی بریّت کیلئے پچیس ۲۵ برس پہلے ہی خدا نے آپ گواہی دے دی اور اور بھی نشان دکھلائے مگر یوسف بن یعقوب اپنی بریّت کے لئے انسانی گواہی کا محتاج ہوا۔ اور ان پیشگوئیوں کی گواہی کے بعد زلزلہ شدیدہ نے بھی گواہی دی جسکی گیارہ مہینے پہلے میں نے خبر دی تھی۔ کیونکہ زلزلہ کی پیشگوئی کے ساتھ یہ وحی الٰہی بھی ہوئی تھی۔ قل عندی شہادۃٌ من اللّٰہ فھل انتم مؤمنون + ۔ پس یہ دو گواہ ہوگئے اور نہ معلوم کہ بعد میں ان کے کتنے گواہ ہیں۔

+ اسجگہ پر خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ قل عندی شہادۃٌ من اللّٰہ فھل انتم مؤمنون۔ یعنی ان کو کہدے کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے جو انسانوں کی گواہی پر مقدم ہے۔ وہ یہی گواہی ہے کہ خدا نے ایک مدت دراز پہلے ان بے جا بہتانوں کی خبر دی۔ منہ

عبارت شروع

عبارت ختم

حضرت عیسیٰ کی شان میں متعدّد گستاخیاں

مرزا غلام احمد قادیانی نے اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے تمام انبیائے کرام و اولیائے عظام کی شان میں گستاخی کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ تقریباً تمام انبیائے کرام کی شان میں مرزا قادیانی نے توہین آمیز کلمات کی بکواس کی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان نبی اور رسول حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلاۃ والسلام سے مرزا قادیانی کو گہری دشمنی اور مخصوص عداوت تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے کٹر دشمن کی حیثیت سے مرزا قادیانی نے جو پھوہڑ قسم کی بدتمیزی اور گستاخی کی ہے، وہ اتنی مذموم اور قبیح ہے کہ اسے کوئی بھی مؤمن برداشت نہیں کرسکتا۔ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی شان میں اتنی کثرت سے گستاخیاں کی ہیں کہ اگر ان کو جمع کیا جائے تو ایک مستقل اور ضخیم کتاب مرتب ہوجائے۔ یہاں صرف تین گستاخیاں بطور نمونہ پیش خدمت ہیں:-

▣ گستاخی نمبر : ۱

حضرت عیسیٰ کا کوئی معجزہ نہیں وہ فحش گالیاں دیتے تھے

”عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور اُن کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا، اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔“

حوالہ: ''انجام آتھم'' مصنف:۔ مرزا غلام احمد قادیانی،
ناشر:۔ ضیاء الاسلام پریس، قادیان، صفحہ نمبر:۲۹۰

مندرجہ بالا عبارت میں مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی شان میں توہین کرتے ہوئے مندرجہ ذیل باتیں کہیں ہیں:۔

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا کوئی معجزہ نہیں تھا۔

(۲) آپ سے معجزہ طلب کرنے والوں کو آپ نے گندی گالیاں دیں۔

(۳) آپ سے معجزہ طلب کرنے والوں کو آپ نے حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا۔

(۴) آپ کی بدسلوکی کی وجہ سے شریف لوگ آپ سے دور ہوگئے۔

حوالے میں پیش کردہ "انجام آتھم" کتاب کی عبارت کا ٹائٹل صفحہ:۔

اور

حوالے میں پیش کردہ "انجام آتھم" کتاب کے صفحہ نمبر: 290 کی عبارت کا اصل صفحہ:۔

ٹائیٹل پیج بار اوّل

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ
اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

بفضلہ تعالےٰ

یہ رسائل اربعہ جن کے نام بہ تفصیل ذیل میں

انجام آتھم

خدائی فیصلہ ۔ دعوت قوم

مکتوب عربی بنام علماء

مطبع ضیاء الاسلام میں طبع ہو کر عام فائدہ
کے لئے شائع کئے گئے

بمقام قادیان

قیمت فی جلد عہ

۲۹۰

مگر شاید بعض بذات مولوی منہ سے اقرار نہ کریں مگر دل اقرار کر گئے ہیں۔

پھر ایک اور پیشگوئی نشان الٰہی ہے جس کا ذکر براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۳۹ میں ہے اور وہ یہ ہے
یا احمد فاضت الرحمة علیٰ شفتیک۔ اے احمد فصاحت بلاغت کے چشمے تیری لبوں پر جاری کئے گئے سو اس کی تصدیق کئی سال سے ہو رہی ہے۔ کئی کتابیں عربی بلیغ فصیح میں تالیف کر کے

بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں جو آپ کے تولد سے پہلے پوری ہو گئیں اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب **طالمود سے چرا کر لکھا** ہے۔ اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔ آپ نے یہ حرکت شاید اس لئے کی ہو گی کہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکھلا کر رسوخ حاصل کریں۔ لیکن آپ کی اس بیجا حرکت سے عیسائیوں کی سخت روسیاہی ہوئی اور پھر افسوس یہ ہے کہ وہ تعلیم بھی کچھ عمدہ نہیں عقل اور کانشنس دونوں اس تعلیم کے منہ پر طمانچے مار رہے ہیں۔ آپ کا ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت نے آپ کو زیرکی سے کچھ بہت حصہ نہیں دیا تھا اور یا اس اُستاد کی یہ شرارت ہے کہ اس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا۔ بہر حال آپ علمی اور عملی قویٰ میں بہت کچے تھے اسی وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔

ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کے لئے بھی تیار ہو گئے تھے۔

آپ کی انھیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔

عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور اُن کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا۔ اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔ اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرامکار اور حرام

عبارت شروع

عبارت ختم

▣ گستاخی نمبر:۲

حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیتے تھے۔

”یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔“
حوالہ: ”کشتئ نوح“ مصنف:۔ مرزا غلام احمد قادیانی، ناشر:۔ مطبع ضیاء الاسلام، قادیان، سن اشاعت ۱۹۰۲ء، صفحہ نمبر:۷۱

حوالے میں پیش کردہ ”کشتیٔ نوح“ کتاب کی عبارت کا ٹائٹل صفحہ:

اور

حوالے میں پیش کردہ ”کشتیٔ نوح“ کتاب کے صفحہ نمبر :71، کی عبارت کا اصل صفحہ:

کیلئے عادت کر لیا جاتا ہے۔ وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے۔ سو تم اس سے بچو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کرتے جاتے ہیں ※۔ اور آخرت کا عذاب الگ ہے۔ پرہیزگار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ بدخلق اور بے مہر ہونا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ خدا یا اُسکے بندوں کی ہمدردی سے لاپرواہ ہونا لعنتی زندگی ہے۔ ہر ایک امیر خدا کے حقوق اور انسانوں کے حقوق سے ایسا ہی پوچھا جائیگا جیسا کہ ایک فقیر بلکہ اس سے زیادہ۔ پس کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کرکے بکلی خدا سے منہ پھیر لیتا ہے اور خدا کے حرام کو ایسی بیباکی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام اُس کیلئے حلال ہے۔ غصہ کی حالت میں دیوانوں کی طرح کسی کو گالی کسی کو زخمی اور کسی کو قتل کرنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور شہوات کے جوش میں بےحیائی کے طریقوں کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ سو وہ سچی خوشحالی کو نہیں پائیگا یہانتک کہ مریگا۔ اے عزیزو تم تھوڑے دنوں کیلئے دنیا میں آئے ہو۔ اور وہ بھی بہت کچھ گذر چکے۔ سو اپنے مولیٰ کو ناراض مت کرو۔ ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو۔ اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے۔ پس تم سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا اور وہ خود تمہاری حفاظت کریگا۔ اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائیگا۔ ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں۔ اور تم دشمنوں سے ڈر کر یا اور آفات میں مبتلا ہو کر بیقراری سے زندگی بسر کرو گے۔ اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم

※ یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے۔ اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔ مگر اے مسلمانو! تمہارے نبی علیہ السلام تو ہر ایک نشہ سے پاک اور معصوم تھے جیسا کہ وہ فی الحقیقت معصوم ہیں سو تم مسلمان کہلا کر کس کی پیروی کرتے ہو۔ قرآن انجیل کی طرح شراب کو حلال نہیں ٹھیراتا۔ پھر تم کس دستاویز سے شراب کو حلال ٹھہراتے ہو۔ کیا مرنا نہیں ہے؟ منہ

عبارت شروع

عبارت ختم

گستاخی نمبر: ۳

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ☆ اُس سے بہتر غلام احمد ہے
حوالہ: ''دَافِعُ الْبَلَاءِ وَمِعْیَارُ اَھْلِ الْاِصْطِفَاءِ''، مصنف:۔ مرزا غلام احمد قادیانی، ناشر:۔ دارالامان مطبع ضیاء الاسلام، قادیان، صفحہ نمبر: ۲۴۰

حوالے میں پیش کردہ ''دافع البلاء'' کتاب کا ٹائٹل اس کتاب کے صفحہ نمبر: 86 پر دیے دیا گیا ھے۔ اور حوالے میں پیش کردہ ''دافع البلاء'' کتاب کے صفحہ نمبر: 240، کی عبارت کا اصل صفحہ ذیل میں پیش خدمت ھے:۔

۲۴۰

سمجھتے ہیں۔ پس ہم قرآن کو چھوڑ کر اور کس کتاب کو تلاش کریں اور کیونکر اسکو ناکامل سمجھ لیں۔ خدا نے ہمیں تو یہ بتلایا ہو کہ عیسائی مذہب بالکل مرگیا ہو اور انجیل ایک مُردہ اور ناتمام کلام ہو۔ پھر زندہ کو مُردہ سے کیا جوڑ۔ عیسائی مذہب ہے ہماری کوئی صلح نہیں وہ سب کا سب ردّی اور باطل ہو اور آج آسمان کے نیچے بجز فرقان حمید کے اور کوئی کتاب نہیں۔ آج سے بائیس برس پہلے براہین احمدیہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے میری نسبت یہ الہام درج ہے جو اسکے صفحہ ۲۴۱ میں پاؤگے اور وہ یہ ہو:۔ ولن ترضٰی عنك الیھود ولا النصارٰی وخرقوا له بنین و بنات بغیر علم قل ھو الله احد الله الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفواً احد۔ ویمکرون ویمکر الله والله خیر الماکرین۔ الفتنة ھٰھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم وقل رب ادخلنی مدخل صدق۔ یعنے تیرا اور یہود اور نصاریٰ کا کبھی مصالحہ نہیں ہوگا اور وہ کبھی تجھ سے راضی نہیں ہونگے (نصاریٰ سے مُراد پادری اور انجیلوں کے حامی ہیں) اور پھر فرمایا کہ ان لوگوں نے ناحق اپنے دل سے خدا کیلئے بیٹے اور بیٹیاں تراش رکھی ہیں اور نہیں جانتے کہ ابن مریم ایک عاجز انسان تھا۔ اگر خدا چاہے تو عیسٰے ابن مریم کی مانند کوئی اور آدمی پیدا کردے یا اس سے بھی بہتر جیسا کہ اُس نے کیا۔ مگر وہ خدا تو واحد لاشریک ہے جو موت اور تولّد سے پاک ہے اُس کا کوئی ہمسر نہیں۔ یہ اِس بات کی طرف اشارہ ہو کہ عیسائیوں نے شور مچا رکھا تھا کہ مسیح بھی اپنے قُرب اور وجاہت کے رُو سے واحد لاشریک ہے۔ اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اُس کا ثانی پیدا کرونگا جو اُس سے بھی بہتر ہے۔ جو غلام احمدؐ ہے یعنے احمدؐ کا غلام۔

زندگی بخش جام احمدؐ ہے ☆ کیا ہی پیارا یہ نام احمدؐ ہے
لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا ☆ سب سے بڑھکر مقام احمدؐ ہے
باغِ احمدؐ سے ہم نے پھل کھایا ☆ میرا بُستاں کلام احمدؐ ہے
ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو ☆ اُس سے بہتر غلام احمدؐ ہے

یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربہ کے رُو سے خدا کی تائید مسیح ابنِ مریم سے

عبارت کا شعر یہاں ہے

مذکورہ تین (3) گستاخیوں کے علاوہ مرزا غلام احمد قادیانی اللہ تعالیٰ کے مقدس نبی حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کی شان میں رذیل قسم کی جو توہین کی ہیں ان میں سے چند اختصاراً پیش کی جاتی ہیں:۔

- حضرت عیسیٰ جھوٹ بولنے کی عادت والے تھے۔ (حوالہ:۔"انجام آتھم" صفحہ:۵)
- حضرت عیسیٰ نے انجیل کتاب یہودیوں کی کتاب سے چرا کر لکھی ہے۔ (حوالہ:۔"انجام آتھم" صفحہ نمبر:۶)
- حضرت عیسیٰ نے پچیس سال تک اپنے والد یوسف کے ساتھ بڑھئی (Carpenter) کا کام کیا تھا۔ (حوالہ:۔"ازالۂ اوہام" صفحہ نمبر:۱۵۴، ۱۵۵)
- حضرت عیسیٰ کی دادی اور نانی طوائف تھیں۔ (حوالہ:۔"انجام آتھم" صفحہ:۷)
- حضرت عیسیٰ کی والدہ حضرت مریم اپنے منگیتر یوسف سے شادی سے پہلے ملتی تھیں اور اسی دوران وہ حاملہ ہوگئیں تھیں۔ (حوالہ:۔"ایام صلح" صفحہ نمبر:۷۴)
- حضرت عیسیٰ کی والدہ حضرت مریم نے یوسف نجار کے علاوہ دیگر ایک شخص سے یعنی کل دو۲، مرتبہ نکاح کیا۔ (حوالہ:۔"کشتی نوح" صفحہ:۲۰)

(معاذ اللہ.....معاذ اللہ.....ثم معاذ اللہ)

مرزا قادیانی کی ٹھنڈی پہر کی گپ

میرا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہے

"چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اُس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے **فُلک** یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا۔ جیسا کہ ایک الہام الٰہی کی عبارت ہے "**واصنع الفلک باعیننا ووحینا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم**" یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے، جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدارِ نجات ٹھہرایا۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔"

حوالہ:۔ "اربعین نمبر:۴" مصنف:۔ مرزا غلام احمد قادیانی، ناشر:۔ بک ڈپو تالیف وتصنیف بمقام:۔ ربوہ۔ صفحہ نمبر:۴۳۵

حوالے میں پیش کردہ "اربعین نمبر: ۴" کتاب کی عبارت کا اصل ٹائٹل صفحہ:۔

اربعین

تصنیف لطیف

حضرت اقدس میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام

شائع کردہ

بک ڈپو تالیف و تصنیف ربوہ
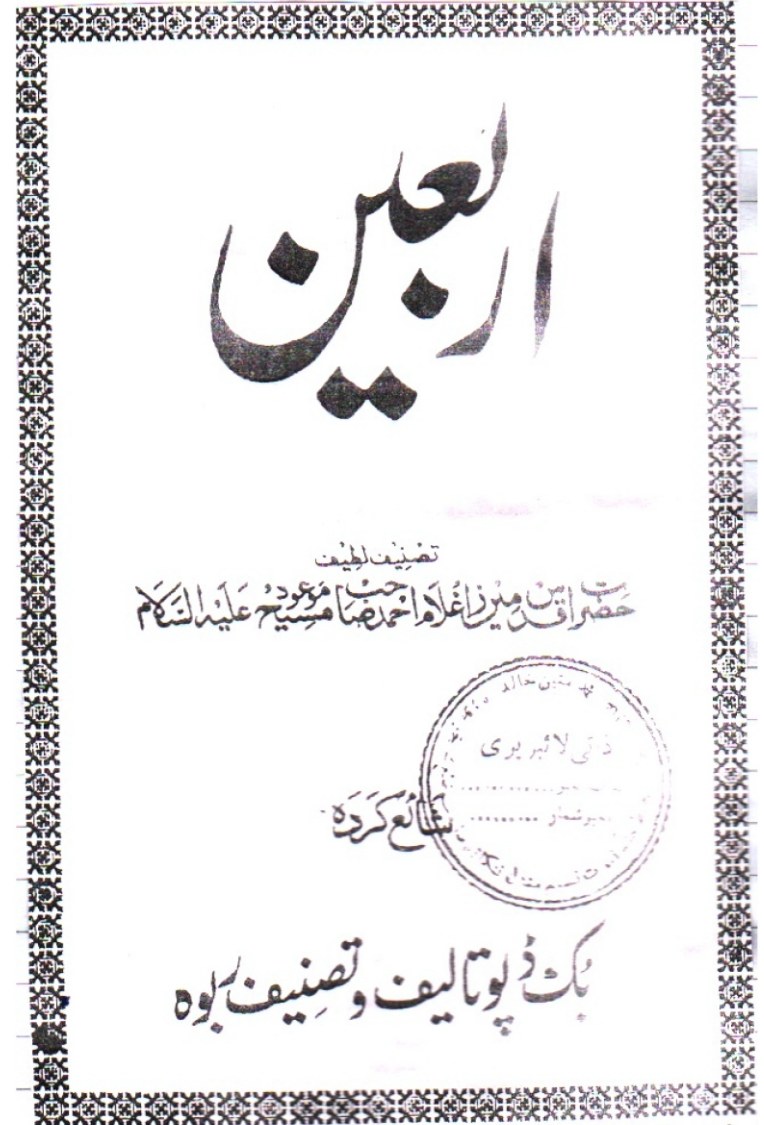
حوالے میں پیش شدہ "اربعین نمبر: ۴" کتاب کے صفحہ نمبر: ۴۳۵، کی عبارت کا اصل صفحہ ذیل میں پیش خدمت ہے :۔

ایک دلیل ہے اور خدا تعالیٰ کے قول کی تصدیق تبھی ہوتی ہے کہ جھوٹا دعویٰ کرنیوالا ہلاک ہو جائے ورنہ یہ قول منکر پر کچھ حجت نہیں ہو سکتا اور نہ اس کے لئے بطور دلیل ٹھیر سکتا ہے بلکہ وہ کہہ سکتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تیئیس برس تک ہلاک نہ ہونا اس وجہ سے نہیں کہ وہ صادق ہے بلکہ اس وجہ سے ہے کہ خدا پر افتراء کرنا ایسا گناہ نہیں ہے جس سے خدا اسی دنیا میں کسی کو ہلاک کرے کیونکہ اگر یہ کوئی گناہ ہوتا اور سنت اللہ اس پر جاری ہوتی کہ مفتری کو اسی دنیا میں سزا دینا چاہیئے تو اس کے لئے نظیریں ہونی چاہیئے تھیں۔ اور تم قبول کرتے ہو کہ اس کی کوئی نظیر نہیں بلکہ بہت سی ایسی نظیریں موجود ہیں کہ لوگوں نے تیئیس برس تک بلکہ اس سے زیادہ خدا پر افتراء کئے اور ہلاک نہ ہوئے۔ تو اب بتلاؤ کہ اس اعتراض کا کیا جواب ہوگا؟ اور اگر کہو کہ صاحب الشریعت افترا کرکے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری۔ تو اول تو یہ دعویٰ بے دلیل ہے۔ خدا نے افترا کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی۔ ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ + مثلاً یہ الہام قل للمومنین

+ چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا جیسا کہ ایک الہام الٰہی کی یہ عبارت ہے۔ واصنع الفلک باعیننا ووحینا ان الذین یبا یعونک انما یبا یعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔ یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھیرایا جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔ منہ

عبارت شروع

عبارت ختم

قارئین کرام سے التماس ہے کہ مندرجہ بالا عبارت کو متعدد مرتبہ پڑھ کر غور و فکر کریں گے، تو مرزا قادیانی کی بے ایمانی، خیانت اور دھوکہ بازی سامنے آئیگی کہ:۔

▣ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میری تعلیم اور مجھ پر نازل ہونے والی وحی **حضرت نوح** علیہ الصلاۃ والسلام کی کشتی کی مانند ہے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ مرزا خود پر وحی نازل ہونے کی بات کہہ کر خود کو نبی ظاہر کرتا ہے۔ کیونکہ وحی صرف انبیاء پر ہی نازل ہوتی ہے۔

▣ مرزا قادیانی یہ بھی کہتا ہے کہ مجھے **''الہام''** یعنی خدا کی طرف سے دل میں بات آئی کہ ''**وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا**'' جس کا ترجمہ مرزا قادیانی نے یہ کیا کہ **''اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا''** یہ ترجمہ بھی سراسر غلط اور سچائی سے بعید ہے کیونکہ عربی عبارت میں کہیں بھی تعلیم اور تجدید کا لفظ ہی نہیں لیکن مرزا قادیانی اپنی گمراہیت اور ضلالت پر مشتمل تعلیم کو مناسب ثابت کرنے کے لئے من چاہا اضافہ کر رہا ہے۔

▣ علاوہ ازیں ''**وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا**'' کو مرزا نے اپنے اوپر ہونے والے الہام کی وجہ سے خدائی پیغام کہہ کر محض جھوٹ کہہ رہا ہے۔ کیونکہ مندرجہ بالا عربی جملہ **قرآن مجید کی آیت ہے۔ قرآن شریف، پارہ نمبر:۱۸، سورۂ مؤمنون** کی یہ **آیت نمبر:۲۷،** ہے۔ اس آیت میں **حضرت نوح** علیہ الصلاۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے آنے والے طوفان سے محفوظ رہنے کے لئے ایک کشتی (Vessel) بنانے کا جو حکم دیا تھا، اس کا بیان ہے۔

▣ تیرہ سو (1300) سال پہلے قرآن شریف میں نازل شدہ آیت کریمہ کو مرزا قادیانی اپنے اوپر ہونے والے الہام میں کھپا کر ملت اسلامیہ کے ساتھ مکر و فریب کا سلوک کر رہا ہے۔

▣ مندرجہ بالا ''**اربعین نمبر:۴**'' کی عبارت میں مرزا قادیانی نے مزید گپ یہ بھی ماری ہے کہ خدا کی طرف سے مجھے الہام ہوا کہ (**اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ط يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ**) یہ بھی قرآن مجید کی آیت ہے۔ سن ہجری۔۶، ''**صلح حدیبیہ**'' کے موقع پر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مقدس جماعت نے **حضور اقدس جان عالم** ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی تھی۔ جس کا تذکرہ **قرآن شریف، پارہ نمبر:۲۶، سورۂ الفتح، آیت نمبر:۱۰** میں ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جن لوگوں (صحابۂ کرام) نے حضور ﷺ سے بیعت کی ہے، انہوں نے درحقیقت اللہ سے بیعت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا دست قدرت ان بیعت کرنے والے لوگوں کے ہاتھوں پر ہے۔

▣ مذکورہ آیت شریف جو **قرآن شریف** کی مشہور **سورۃ الفتح** کی آیت شریف ہے اور اس آیت میں صحابۂ کرام نے حضور اقدس ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کرنے کا بیان ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کذاب نے قرآن مجید کی آیت کو اپنے اوپر ہونے والے مصنوعی الہام میں شمار کر کے اپنی عظمت کی شیخی مار کر دروغ گوئی کا زہر اگلا ہے۔

▣ قرآن مجید کی مذکورہ دونوں مقدس آیات کو کذاب مرزا قادیانی نے اپنے اوپر

ہونے والے الہام کے طور پر ذکر کر کے اپنی مذہبی عظمت ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔اور ساتھ میں تکبر، غرور، گھمنڈ اور انانیت کا شور وغل مچاتے ہوئے کہتا ہے کہ دیکھو.....دیکھو.....! خدا نے مجھ پر نازل ہونے والی وحی، میری تعلیم اور میری بیعت کو حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام کی کشتی قرار دیا ہے۔جس کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانے میں پانی کا جو مہلک سیلاب آیا تھا، اس سیلاب میں ہلاک ہونے سے صرف وہی لوگ اور وہی جانور ہی بچے تھے، جو حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام کی کشتی میں سوار ہوئے تھے۔اور مرزا قادیانی اپنی ضلالت بھری تعلیم، بیعت اور شیطانی طور واطوار کو حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام کی کشتی سے تمثیل دے کر یہ باور کرانا چاہتا ہے کہ میری تعلیم اور میری بیعت تمام نوع انسانی کے لئے حفاظت اور نجات کا ذریعہ اور سبب ہے۔

مرزا قادیانی کا تکبر اورانانیت

میں ابوبکر اور نبیوں سے افضل ہوں

شیطان نے بیوقوف مرزا قادیانی کے دماغ میں یہ بھی گھسا دیا تھا کہ وہ امام مہدی ہے۔لہٰذا مرزا قادیانی اپنے مہدی ہونے کے وہم وگمان میں اپنے مہدی ہونے کے دعوے کی رچاوٹ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:۔

”میں وہی مہدی ہوں، جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکرؓ کے درجہ پر ہے، تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکرؓ کیا؟ وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔“

حوالہ:۔”مجموعہ اشتہارات“از:۔مرزا غلام احمد قادیانی،

ناشر:۔الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ، ربوہ۔

از:۔۱۸۹۸ء تا ۱۹۰۸ء جلد: ۳، صفحہ نمبر: ۲۷۸

▣ **حوالے میں پیش کردہ ”مجموعۂ اشتہارات“ کتاب کی عبارت کی اصل کتاب کا ٹائٹل :۔**

اور

▣ **حوالے میں پیش کردہ ”مجموعۂ اشتہارات“ کتاب کے صفحہ نمبر: 278، کی عبارت کا اصل صفحہ ذیل میں پیش خدمت ہے :۔**

۲۷۸

تعلق جوڑلیں گے میں اپنے ایمان سے کہتا ہوں کہ میں ان کو صدہا درجہ مولوی عبداللہ غزنوی سے بہتر سمجھوں گا اور سمجھتا ہوں کیونکہ خدا تعالےٰ ان کو وہ نشان دکھلاتا ہے کہ جو مولوی عبداللہ صاحب نے نہیں دیکھے اور اُن کو وہ معارف سمجھاتا ہے جن کی مولوی عبداللہ کو کچھ بھی خبر نہیں تھی اور انہوں نے اپنی خوش قسمتی سے مسیح موعود کو پایا اور اُسے قبول کیا مگر مولوی عبداللہ اس نعمت سے محروم گذر گئے۔ آپ میری نسبت کیسا ہی بدگمان کریں اس کا فیصلہ تو خدا تعالیٰ کے پاس ہے۔ لیکن میں بار بار کہتا ہوں کہ میں وہی ہوں اور اس نور میں میرا پودہ لگایا گیا ہے جس نور کا وارث مہدی آخر زمان چاہیئے تھا۔ میں وُہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکرؓ کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکرؓ کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کی عطا کی تقسیم ہے۔ اگر کوئی بخل سے مر بھی جائے تو اس کو کیا پرواہ ہے۔ اور جو شخص مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کے ذکر سے مجھ سے ناراض ہوتا ہے اس کو ذرہ خدا سے شرم کر کے اپنے نفس سے ہی سوال کرنا چاہیئے کہ کیا یہ عبداللہ اس مہدی و مسیح موعود کے درجہ پر ہو سکتا ہے جس کو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا اور فرمایا کہ خوش قسمت ہے وہ امت جو دو بنا ہوں کے اندر ہے ایک میں جو خاتم الانبیاء ہوں اور ایک مسیح موعود جو ولایت کے تمام کمالات کو ختم کرتا ہے اور فرمایا کہ یہی لوگ ہیں جو نجات پائیں گے۔ اب فرمائیے کہ جو شخص مسیح موعود سے کنارہ کر کے عبداللہ غزنوی کی وجہ سے اس سے ناراض ہوتا ہے اس کا کیا حال ہے۔ کیا سچ نہیں ہے کہ تمام مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ یہی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے صلحاء اور اولیاء اور ابدال اور قطبوں اور غوثوں میں سے کوئی بھی مسیح موعود کی شان اور مرتبہ کو نہیں پہونچتا۔ پھر اگر یہ سچ ہے تو آپ کا مسیح موعود کے مقابل پر مولوی عبداللہ غزنوی کا ذکر کرنا اور بار بار یہ شکایت کرنا کہ عبداللہ کے حق میں یہ کہا ہے کس قدر خدا تعالیٰ کے احکام اور اس کے رسول کریمؐ کی وصیتوں سے لاپروائی

عبارت شروع

عبارت ختم

حضرت علی شیر خدا کی شان میں توہین

مرزا غلام احمد قادیانی کو شیطان نے تکبر اور گھمنڈ کی ایسی شراب پلائی تھی کہ وہ تکبر کی کے کے نشے میں مخمور ہو کر انبیائے کرام، خلفائے راشدین، شہدائے کرام اور اولیائے عظام میں سے کسی کو اپنے مقابل کچھ نہیں سمجھتا تھا بلکہ انہیں ہیچ سمجھ کر ان کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے میں کسی قسم کی جھجھک محسوس نہیں کرتا تھا۔

امیر المؤمنین، خلیفۃ المسلمین، مولائے کائنات، حضرت علی شیر خدا مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان عالی میں توہین کرتے ہوئے مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ:۔

''ایک زندہ علی تم میں موجود ہے (یعنی مرزا) اُسکو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔''
حوالہ:۔ ''ملفوظات احمدیہ'' از:۔ مرزا غلام احمد قادیانی، جلد نمبر:۱، صفحہ نمبر:۴۰۰

حوالے میں پیش کردہ ''ملفوظات'' کتاب کی عبارت کی اصل کتاب ٹائٹل صفحہ:۔

ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود

بانی جماعت احمدیہ

جلد اوّل

حوالے میں پیش شدہ "ملفوظات" کتاب کے صفحہ نمبر:۴۰۰،کی عبارت کا اصل صفحہ:۔

۴۰۰

مَیں تو بار بار یہی کہتا ہوں کہ ہمارا طریق تو یہ ہے کہ نئے سِرے سے مُسلمان بنو۔ پھر اللہ تعالیٰ اصل حقیقت خود کھول دے گا۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ اگر وُہ امام جن کے ساتھ یہ اس قدر محبت کا غُلو کرتے ہیں زندہ ہوں، تو اُن سے سخت بیزاری ظاہر کریں۔

جب ہم ایسے لوگوں سے اعراض کرتے ہیں تو پھر کہتے ہیں کہ ہم نے ایسا اعتراض کیا، جس کا جواب نہ آیا اور پھر بعض اوقات اشتہار دیتے پھرتے ہیں۔ مگر ہم ایسی باتوں کی کیا پَروا کر سکتے ہیں۔ ہم کو تو وہ کرنا ہے، جو ہمارا کام ہے۔

اس لیے یاد رکھو کہ پُرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اُس کو چھوڑتے ہو اور مُردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔[1]

۸ر دسمبر ۱۹۰۰ء

ایک الہام اور اپنی وحی پر یقین

فرمایا: کل رات میری اُنگلی کے پوٹے میں دَرد تھا اور اِس شدّت کے ساتھ دَرد تھا کہ مجھے خیال آیا تھا کہ رات کیونکر بسر ہوگی۔ آخر ذرا سی غنودگی ہوئی اور الہام ہوا۔ کُونِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا۔ اور سَلَامًا کا لفظ ابھی ختم نہ ہونے پایا تھا کہ معاً دَرد جاتا رہا ایسا کہ کبھی ہوا ہی نہیں تھا۔

نیز فرمایا کہ:

"ہم کو تو خدا تعالیٰ کے اُس کلام پر جو ہم پر وحی کے ذریعہ نازل ہوتا ہے۔ اس قدر یقین اور علیٰ وجہ البصیرۃ یقین ہے کہ بیت اللہ میں کھڑا کر کے جس قسم کی چاہو۔ قسم دے دو۔ بلکہ میرا تو یقین یہاں تک ہے کہ اگر مَیں اس بات کا انکار کروں، یا وہم بھی کروں کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں تو معاً کافر ہو جاؤں۔"[2]

۱۳ر دسمبر ۱۹۰۰ء

نصرتِ الٰہی فیصلہ کُن قاضی ہے

الٰہی بخش لاہوری مخالف کی کتاب "عصائے موسیٰ" تمام و کمال پڑھ کر حضرت اقدسؑ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اُس کی فضولیات کو چھوڑ کر چند گھنٹوں کا کام ہے اس کا جواب دے دینا لیکن مَیں

---

[1] الحکم جلد ۴ نمبر ۴۱ صفحہ ۲-۱ مورخہ ۷ر نومبر ۱۹۰۰ء

[2] الحکم جلد ۴ نمبر ۴۴ صفحہ ۶ مورخہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۰ء

عبارت یہاں ہے۔

شہید کربلا حضرت امام حسین کی توہین

جگر پارۂ رسول، شہید کربلا حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان عالی میں توہین کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ:۔

کربلائے است سیر ہر آنم ÷ صد حسین است در گریبانم (ترجمہ) میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے، سو(۱۰۰) حسین ہر وقت میری جیب میں ہیں۔
حوالہ:۔ ''نزول المسیح''از:۔ مرزا غلام احمد قادیانی، ناشر:۔ مطبع میگزین، قادیان، سن طباعت ۱۹۰۹ء، صفحہ نمبر: ۴۷۷

حوالے میں پیش کردہ "نزول المسیح" کتاب کی عبارت کی اصل کتاب کا ٹائٹل :۔

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم و امامکم منکم

خدائے تعالیٰ کے بے انتہا احسانوں میں سے یہ بھی ایک عظیم الشان فضل و احسان ہے۔
کہ کتاب مستطاب منبع ایقان و عرفان مسمّی بہ

صاد قم و ز طرف مولیٰ باشانہا آمدم | صدق علم و ہدی بروئے من کشادہ اند

نزول المسیح

آسماں بارد نشان الوقت میگوید زمیں | **فی آخر الزمان** | ایں دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

خود مسیح موعود علیہ السلام کے قلم سے نکلی ہوئی جس کا نزول جمالی اور جلالی رنگوں میں حضرت ختم الرسل صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق (جو آخری زمانہ کے متعلق تھیں) اسوقت کے اولوالالباب و اولوالابصار نے برأی العین مشاہدہ کیا

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر کمترین مہدی حسین مہتمم کتب خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زیر نگرانی شائع ہوئی۔ ٹائیٹل پیج مطبع میگزین قادیان میں چھپ کر طیار ہوا۔

بار اوّل تعداد اشاعت ۲۹۰۰

ماہ اگست ۱۹۰۹ء | قیمت سہ | شعبان المعظم ۱۳۲۷ ہجری

حوالے میں پیش شدہ "نزول المسیح" کتاب کی صفحہ نمبر: ۴۷۷، کی عبارت کا اصل صفحہ:۔

نزول المسیح — ۴۷۷

آنچناں عشق تیز مرکب راند	کہ ازاں مشت خاک ہیچ نماند	کشتۂ دلبر و دلآرامے	رستہ یکسر ز ننگ از نامے
پُر ز عشق و تہی ز ہر آزے	قصہ کوتاہ کرد آوازے	آں ندائے یقیں کہ گوش شنید	کرد کار و ز غیر حق ببرید
رفتہ بیروں ز حلقۂ اخیار	دل بریدہ ز غیر آں دلدار	پاک گشتہ ز لوث ہستی خویش	رستہ از بند خود پرستی خویش
آنچناں یار در کمند انداخت	کہ نداند بدیگرے پرداخت	قدم خود زدہ براہِ عدم	گم بیادش ز فرق تا بقدم
ذکر دلبر غذائے او گشتہ	ہمہ دلبر برائے او گشتہ	سوختہ ہر غرض بجز دلدار	دوختہ چشم دل ز غیر نگار
دل و جاں بر رُخے فدا کردہ	وصل او اصل مدعا کردہ	مردۂ خویشتن فنا کردہ	عشق جوشید و کارہا کردہ
از خودی ہائے خود فتادہ جدا	سیل پُر زور بودہ بُرد از جا	تن چو فرسود دلستاں آمد	دل چو از دست رفت جاں آمد
عشق دلبر بروئے او بارید	ابر رحمت بکوئے او بارید	از یقینے کہ شد ز گفتارے	در دل او برست گلزارے
ہر ظہورے یکے سبب دارد	داند آں کو بدل طلب دارد	پس چنیں شورشِ محبت یار	کہ بشوید ہم از خودی آثار
ایں میسر نمی شود ز نہار	جز سخن ہائے دلبر دلدار	عشق کو رو نماید از دیدار	نیز گہ گہ بخیزد از گفتار
بالخصوص آں سخن کہ از دلدار	خاصیت دارد اندر ایں اسرار	کشتۂ او نہ یک نہ دو نہ ہزار	ایں قتیلان او برون ز شمار
ہر زمانے قتیل تازہ بخواست	غازۂ روئے او دم شہداست	ایں سعادت چو بود قسمت ما	رفتہ رفتہ رسید نوبت ما
کربلائیست سیر ہر آنم	صد حسین است در گریبانم	آدمم نیز احمد مختار	در برم جامۂ ہمہ ابرار
کارہائے کہ کرد با من یار	برتر آں دفتر است از اظہار	آنچہ داد است ہر نبی را جام	داد آں جام را مرا بتمام
دل من بردہ اُلفتِ خود داد	خود مرا شد بوحی خود استاد	وحی او را عجب اثر دیدم	روئے آں مہر زاں قمر دیدم
دیدم از خلق رنج و مکروہات	وآنچہ چیز است پیش ایں لذات	دیدم از ہجر خلق جلوۂ یار	کار دیگر بر آمد از یک کار
آنچہ من بشنوم ز وحی خدا	بخدا پاک دانمش ز خطا	ہمچو قرآن منزہ اش دانم	از خطاہا ہمیں است ایمانم
من خدا را بدو شناختہ ام	دل بدین آتشش گداختہ ام	بخدا ہست ایں کلام مجید	از دہان خدائے پاک وحید
آنچہ بر من جلی شد از دلدار	آفتابے است با دو صد انوار	ایں خطائے ست رب اربابم	بلکہ رو آرم از رو تابم
انبیاء گرچہ بودہ اند بسے	من بعرفاں نہ کمترم ز کسے	وارث مصطفیٰ شدم بیقین	شدہ رنگین برنگ یار حسین
آں یقینے کہ بود عیسیٰ را	بر کلامے کہ شد برو القا	واں یقین کلیم بر تورات	واں یقین ہائے سید السادات

شعر یہاں ہے۔

قرآن مجید کے متعلق مرزا قادیانی کی بکواس

قرآن میرے منہ کی باتیں ہیں

اللہ تبارک وتعالیٰ کے مقدس کلام قرآن مجید کی اہمیت گھٹاتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ:۔

''قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔''
حوالہ:۔ ''تذکرہ'' مصنف:۔ مرزا غلام احمد قادیانی، ناشر:۔ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ، ربوہ۔ صفحہ نمبر:۶۳۵

- **حوالے میں پیش کردہ ''تذکرہ'' کتاب کی عبارت کی اصل کتاب کا ٹائٹل :۔ اور**
- **حوالے میں پیش کردہ ''تذکرہ'' کتاب کی صفحہ نمبر: 635، کی عبارت کا اصل صفحہ ذیل میں پیش خدمت ہے :۔**

مجموعہ الہامات

تذکرہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

الناشر

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ

۶۳۵

اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔ قَوْلَ الْحَقِّ
کیلئے ایک نشان اور ایک نمونہ رحمت بنائینگے اور یہ ابتداء سے مقدر تھا۔ یہ وہی امرِ
الَّذِيْ فِيْهِ تَمْتَرُوْنَ۔ سَلَامٌ عَلَيْكَ جُعِلْتَ مُبَارَكًا۔
جس میں تم شک کرتے تھے۔ تیرے پر سلام تو مبارک کیا گیا۔
اَنْتَ مُبَارَكٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ اَمْرَاضُ النَّاسِ وَبَرَكَاتُهٗ۔
تو دنیا اور آخرت میں مبارک ہے۔ تیرے ذریعہ سے مریضوں پر برکت نازل ہوگی[1]

بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنارِ بلند تر محکم افتاد[2]۔ پاک محمد مصطفٰے نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کر دیگا اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا۔ ربُّ الافواج اِس طرف توجہ کریگا۔ اِس نشان کا مدّعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے مُنہ کی باتیں ہیں۔ يَا عِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَ
اے عیسٰی میں تجھے وفات دوں گا۔ اور تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا اور

[1] یہ خدا کا قول کہ تیرے ذریعہ سے مریضوں پر برکت نازل ہوگی۔ رُوحانی اور جسمانی دونو قسم کے مریضوں پر مشتمل ہے۔ رُوحانی طور پر اس لئے کہ مَیں دیکھتا ہوں کہ میرے ہاتھ پر ہزارہا لوگ بیعت کرنیوالے ایسے ہیں کہ پہلے ان کی عملی حالتیں خراب تھیں اور پھر بیعت کرنے کے بعد ان کے عملی حالات درست ہوگئے اور طرح طرح کے معاصی سے انہوں نے توبہ کی اور نماز کی پابندی اختیار کی اور میں صدہا ایسے لوگ اپنی جماعت میں پاتا ہوں کہ جن کے دلوں میں یہ سوزش اور تپش پیدا ہوگئی ہے کہ کس طرح وہ جذباتِ نفسانیہ سے پاک ہوں۔ اور جسمانی امراض کی نسبت میں نے بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ اکثر خطرناک امراض والے میری دُعا اور توجہ سے شفایاب ہوئے ہیں۔" (حقیقۃ الوحی ص۸۳ و ۸۴ حاشیہ)

[2] (ترجمہ از مرتب) خوش خوش چل کہ تیرا وقت نزدیک پہنچا ہے اور محمدی گروہ کا پاؤں ایک بہت اونچے مینار پر مضبوطی سے قائم ہوگیا ہے۔

عبارت یہاں ہے۔

مندرجہ بالا عبارت میں مرزا غلام احمد قادیانی اللہ تبارک وتعالیٰ کے مقدس کلام قرآن مجید کو "میرے منہ کی باتیں" کہہ کر قرآن مجید کی توہین کرتا ہے اور قرآن مجید کی اہمیت گھٹاتا ہے۔ اس قول کا اصل مقصد یہ ہے کہ نبوت کا جھوٹا دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی اپنے متبعین ومتوسلین کو یہ باور کرانا چاہتا ہے مرزا قادیانی کے منہ سے جو بھی بات نکلتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی وحی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اور اس جھوٹ کا اصل مقصد حاصل کرتے ہوئے مرزا قادیانی نے قرآن مجید کی متعدد آیات میں من چاہی ترمیم اور من چاہی تفسیر کر کے ملت اسلامیہ کو زور کا جھٹکا دیا ہے۔ بلکہ قرآن مجید میں ایسی باتوں کا اضافہ کرنے کی مذموم حرکت کی ہے کہ ان باتوں کا قرآن مجید میں کوئی وجود ہی نہیں۔ مثلاً:۔

قرآن شریف کے لئے مرزا قادیانی کا عجیب وغریب قول

قرآن شریف میں قادیان کا نام

"اس جگہ مجھے یاد آیا کہ جس روز وہ الہام مذکورہ بالا جس میں قادیان میں نازل ہونے کا ذکر ہے۔ ہوا تھا، اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ

''اِنَّـآ اَنْـزَلْنٰہُ قَرِیْبًا مِنَ الْقَادِیَانِ ''تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔ اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکّہ اور مدینہ اور قادیان۔ یہ کشف تھا۔''

حوالہ:۔ ''ازالۂ اوہام'' مصنف:۔ مرزا غلام احمد قادیانی،
ناشر:۔ مطبع ریاض ہند، امرتسر، حصّہ: ا صفحہ نمبر: ۱۴۰

▣ حوالے میں پیش کردہ ''ازالۂ اوھام'' کتاب کی عبارت کی اصل کتاب کا ٹائٹل :۔
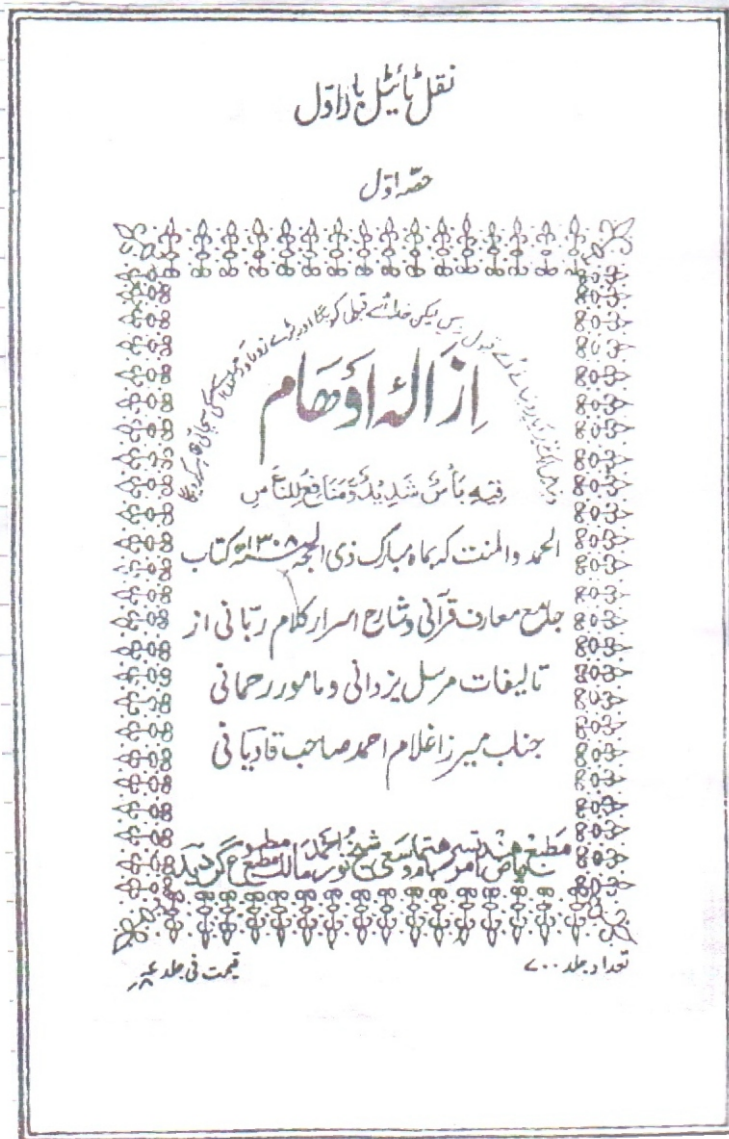
نقل ٹائٹل بار اول

حصہ اول

ازالۂ اوھام

فیہ بأس شدید و منافع للناس

الحمد و المنت کہ بماہ مبارک ذی الحجہ ۱۳۰۸ھ کتاب
جامع معارف قرآنی و شارح اسرار کلام ربانی از
تالیفات مرسل یزدانی و مامور رحمانی
جناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی

مطبع ریاض ہند امرتسر باہتمام شیخ نور احمد مالک مطبع مطبوع گردید

تعداد جلد ۷۰۰
قیمت فی جلد

حوالے میں پیش شدہ "ازالۂ اوہام" کتاب کی صفحہ نمبر: ۱۴۰، کی عبارت کا اصل صفحہ:۔

روحانی خزائن جلد ۳ ۱۴۰ ازالہ اوہام حصہ اول

حالانکہ وہ بجائے خود اپنے تئیں معذور سمجھتے تھے کیونکہ اُن کی بائبل کے ظاہری الفاظ پر نظر تھی۔ افسوس کہ ہمارے مسلمان بھائی بھی اسی گرداب میں پڑے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح کی نسبت یہودیوں کی طرح اُن کے دلوں میں بھی یہی خیال جما ہوا ہے کہ ہم انہیں سچ مچ آسمان سے اُترتے دیکھیں گے اور یہ اعجوبہ ہم بچشم خود دیکھیں گے کہ حضرت مسیح زرد رنگ کی پوشاک پہنے ہوئے آسمان سے اُترتے چلے آتے ہیں اور دائیں بائیں فرشتے اُن کے ساتھ ہیں اور تمام بازاری لوگ اور دیہات کے آدمی ایک بڑے میلہ کی طرح اکٹھے ہو کر دُور سے اُن کو دیکھ رہے ہیں اور

فیہ اختلافا کثیرا۔ قل لو اتبع الله اهواءکم لفسدت السموات والارض ومن فیھن ولبطلت حکمته وکان الله عزیزا حکیما۔ قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثله مددا۔ قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله وکان الله غفورا رحیما۔ پھر اس کے بعد الہام کیا گیا کہ ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادت گاہ میں ان کے چولھے ہیں میری پرستش کی جگہ میں اُن کے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں اور چوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں (ٹھوٹھیاں وہ چھوٹی پیالیاں ہیں جن کو ہندوستان میں ٹکوریاں کہتے ہیں۔ عبادت گاہ سے مراد اس الہام میں زمانہ حال کے اکثر مولویوں کے دل ہیں جو دنیا سے بھرے ہوئے ہیں) اس جگہ مجھے یاد آیا کہ جس روز وہ الہام مذکورہ بالا جس میں قادیان میں نازل ہونے کا ذکر ہے ہُوا تھا اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلناہ قریبا من القادیان تو میں نے سُنکر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہُوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہُوا ہے تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہُوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان یہ کشف تھا

عبارت شروع

عبارت ختم

مرزا غلام احمد قادیانی کے گندے ارتکابات، افعالِ قبیح، مکر و فریب، دھوکہ بازی اور جہالت پر مشتمل مضحکہ خیز واقعات کے چند نمونے

مرزا غلام احمد قادیانی کی تصویر

پیدائش:۔ ۱۳/فروری ۱۸۳۵ء

موت:۔ ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء

پچاس کے پانچ کردیئے

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے باطل مذہب قادیانیت کی ابتداء کرنے سے پہلے خود کو اسلام کے سچے ہمدرد اور خادم کی حیثیت سے عوام کے سامنے پیش کیا۔ اس زمانہ میں غیر منقسم ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت تھی۔ برطانوی حکومت کی میٹھی نظر اور سیاسی و مالی تعاون کی وجہ سے عیسائی مذہب کے مبلغین اسلام کے خلاف کثیر تعداد میں لٹریچر شائع کر کے مفت میں تقسیم کر کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو علی الاعلان مجروح کرتے تھے۔ بڑی تعداد میں قوم مسلم کے افراد کی دولت ایمان دن دھاڑے لوٹ چکے تھے۔ عیسائی مذہب کے ایسے متعصّب مبلغین کی مذموم حرکتوں کی وجہ سے ملت اسلامیہ میں غضب اور غصّہ کی لہر دوڑ گئی تھی۔ جسکا سماجی اور مالی ناجائز فائدہ اٹھانے کی فاسد غرض سے مرزا قادیانی نے یہ اعلان کیا تھا کہ میں عیسائی اور یہودی مذہب کی تردید میں پچاس (50) جلدوں پر مشتمل ایک ضخیم کتاب لکھ کر شائع کرنے والا ہوں۔ اس کتاب کی اشاعت کے ذریعہ ملت اسلامیہ کی عظیم خدمت انجام دی جائیگی۔ اور اسلام کی حقانیت آفتاب نیم روز کی طرح روشن اور منور طور پر ثابت ہوگی۔ ایسی ضخیم اور پچاس ۵۰، جلدوں پر مشتمل کتاب کی اشاعت میں زرِ کثیر صرف ہوگا اور ایسی بڑی رقم فراہم کرنے کے لئے قوم مسلم کے سخی اور ہمدرد حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ اس کتاب کی اشاعت کے عظیم کام میں ہمارا ساتھ دینے کے لئے کتاب کا آرڈر بک کروا کر کتاب کی رقم پیشگی بھیج دیں۔

مرزا قادیانی کی فریب کاری اور دھوکہ بازی پر مشتمل اس اپیل سے متاثر ہوکر کئی لوگوں نے کتاب کی قیمت بطور پیشگی بھیج دی۔ بھاری رقم پیشگی میں جمع ہوجانے کے بعد مرزا مکر گیا اور ''براہین احمدیہ'' نام کی صرف **پانچ جلدوں** پر مشتمل کتاب شائع کردی اور عوام الناس کو بیوقوف سمجھ کر اپنی فریب کاری کا پرچار دکھاتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ:۔

> **''پہلے پچاس حصّے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفاء کیا گیا۔ اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے، اس لئے پانچ حصّوں سے وہ وعدہ پورا ہوگیا۔''**
>
> **حوالہ:** ''براہین احمدیہ'' مصنف:۔ مرزا غلام احمد قادیانی، **جلد نمبر:۵، صفحہ نمبر:۷**

''چوری اور اوپر سے سینہ زوری'' مثل کے کامل مصداق بنتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی نے پچاس ۵۰، جلدوں کی رقم پیشگی وصول کرلی اور شائع صرف پانچ جلدیں کیں۔ اور کیسا بے تکا خلاصہ کیا کہ پچاس (50) اور پانچ (5) کے عدد میں صرف ایک صفر (Zero) کا ہی فرق ہے۔ تو صفر کو ہٹا دیا اور اب پانچ حصص بھی پچاس کے مساوی ہیں۔ لہذا پانچ حصص شائع کردینے سے پچاس حصص شائع کرنے کا وعدہ پورا ہوگیا۔ واہ! جناب واہ! کیا منطق ہے؟ اگر کسی قادیانی تاجر نے کسی خریدار کو پچاس ہزار روپیہ کا مال فروخت کیا ہو اور وہ خریدار مال کا مول پچاس ہزار (**Rs:- 50,000/-**) کے بجائے صرف پانچ ہزار ادا کرے اور یہ کہے کہ جناب قبول فرمالو! کیا فرق ہے؟ صرف ایک صفر

کا ہی تو فرق ہے۔ بیشک مجھے آپ کو مال کا عوض پچاس ہزار روپیہ ادا کرنا تھا لیکن میں آپ کو پانچ ہزار روپیہ چُکا کر مطمئن ہو رہا ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ پچاس ہزار اور پانچ ہزار کی رقم میں صرف ایک نقطہ کا ہی فرق ہے لہذا پانچ ہزار چکانے سے پچاس ہزار کی رقم ادا ہوگئی۔

کیا وہ قادیانی تاجر پچاس ہزار کے مال کے صرف پانچ ہزار لینے کے لئے رضامند ہوگا؟ ہرگز نہیں بلکہ آستینیں چڑھا کر لڑنے مرنے کے لئے مستعد ہوجائیگا اور بلند آواز سے چیخ چیخ کر کہے گا کہ کیا مجھے بیوقوف سمجھتا ہے؟ پانچ اور پچاس کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہونا، یہ کوئی فرق نہیں۔ ایسی بے تکی اور واہیات منطق چھانٹ کر کیا مجھے بیوقوف بنانا چاہتے ہو؟

لاہور سے شراب منگائی

مرزا غلام احمد قادیانی کا مسکن (Native Place) صوبۂ پنجاب کے شہر **قادیان** میں تھا۔ قادیان دیہات قسم کا چھوٹا اور غیر ترقی یافتہ شہر تھا۔ وہاں رہائش زندگی کی تمام اشیاء بآسانی دستیاب نہیں ہوتی تھیں۔ موجودہ پاکستان کا بڑا شہر (Metropolin City) **لاہور** قادیان سے صرف پچپن ۵۵، کلومیٹر کے فاصلے پر واقع تھا۔ لہذا مرزا قادیانی اپنے نوکر **میاں یار محمد** کو ضروریات زندگی کی ضروری اشیاء خریدنے کے لئے گاہے گاہے لاہور بھیجا کرتا تھا۔ لاہور میں مرزا قادیانی کا ایک قریبی پہچان والا شخص **حکیم محمد**

حسین قریشی تھا، جو مشرباً و مسلکاً قادیانی خیالات کا حامل تھا۔ مرزا قادیانی ہر دفعہ اپنے نوکر میاں یار محمد کو ضروری اشیاء کی فہرست دے کر حکیم محمد حسین قریشی کے پاس بھیج دیتا تھا اور حکیم محمد حسین قریشی مرزا قادیانی کی بھیجی ہوئی فہرست کے مطابق چیزیں خرید کر مرزا قادیانی کے نوکر یار محمد کے ہمراہ قادیان بھیج دیتا تھا۔

ایک مرتبہ مرزا قادیانی نے حکیم محمد حسین کے پاس سے لاہور سے شراب منگائی تھی۔ جس کا ذکر مرزا قادیانی کے مندرجہ ذیل خط میں ہے:۔

''مجی اخویم۔ حکیم محمد حسین صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے۔ آپ اشیاء خریدنی خود خرید دیں اور ایک بوتل ''ٹانک وائن'' کی پلومر کی دوکان سے خرید دیں مگر ٹانک وائن چاہیئے۔ اس کا لحاظ رہے۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام (مرزا غلام احمد)

حوالہ:۔ ''خطوط امام بنام غلام''، مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی، ناشر:۔ حکیم محمد حسین قریشی، مالک کارخانہ رفیق الصحت۔ لاہور۔ مطبع:۔ حمید اسٹیم پریس صفحہ نمبر:۵

''ٹانک وائن'' (Tonic wine) تیز نشے والی شراب ہے۔ جو بیرون ملک (Foreign) سے مہر شدہ بوتلوں میں لاہور منگائی جاتی تھی اور لاہور شہر میں اس کی ایجنسی **''پلومر اینڈ کمپنی''** (Plumer & Co.) کی تھی۔ پلومر کمپنی کی دوکان لاہور کی

عدالت عالیہ (High Court) کے سامنے والی دوکانوں کی قطار کے کونے پر تھی۔ حال میں وہاں چشمہ (Optical) کی دوکان ہے۔

نبوت کے جھوٹے دعویدار کو مے کشی کی لت تھی۔ اسے دیسی شراب میں لطف نہیں آتا تھا لہذا لاہور کی مجاز ایجنسی سے **''اصلی انگریزی شراب''** منگائی جارہی ہے۔ شراب کے ساتھ شباب بھی؟ ہاں! کیوں نہیں؟ ارے ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟ تو لو! پڑھ لو!...

کبھی کبھی زنا!!!

مرزا غلام احمد قادیانی کی موت واقع ہونے کے بعد اس کا لڑکا **مرزا بشیر الدین محمود قادیانی** بحیثیت خلیفہ منتخب ہوا۔ مرزا بشیر الدین ایک نمبر کا زانی اور چال چلن کا ہلکا شخص تھا۔ شہوت پرستی اس کی سب سے بڑی کمزوری تھی۔ تکمیل شہوت میں اسے مرد یا عورت کا فرق نہیں تھا۔ یہاں اتنی گنجائش نہیں کہ اس فاسد شہوت پرستی کے واقعات ثبوت اور حوالوں سے نقل کئے جائیں۔ المختصر! مرزا بشیر الدین زنا اور لواطت کا شوقین مزاج شخص تھا۔ اس نے مذہبی تقدس اور پارسائی کے بہانے کثیر التعداد جوان عورتوں اور نوجوان لڑکوں کو اپنی شہوت کے شکار بنائے تھے۔ اسے ہر روز نیا شکار اور نیا خوراک چاہیئے۔ وہ دائمی طور پر پرائی عورتوں کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرتا تھا۔ اس کی ہمیشہ کی عیاشی اور رنگریلیاں کی وجہ سے قادیانی مذہب کے متعصب لوگ بھی بیزار ہو چکے تھے اور آہستہ آہستہ مرزا بشیر الدین کی عیاشی کی داستانیں ہر طرف موضوع سخن بن چکی تھیں۔

مرزا بشیر الدین کی کثرت عیاشی نے اس کے آنجہانی باپ کے پاپ کا بھی گھڑا پھوڑ دیا۔ ایک حوالہ ذیل میں پیش خدمت ہے:۔

> "حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ولی اللہ تھے۔ اور ولی اللہ بھی کبھی کبھی زنا کرلیا کرتے ہیں۔ اگر انہوں نے کبھی کبھار زنا کرلیا، تو اس میں حرج کیا ہوا؟ ہمیں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر اعتراض نہیں۔ کیونکہ وہ کبھی کبھی زنا کیا کرتے تھے۔ ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ پر ہے۔ کیونکہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔"
>
> حوالہ:۔ روزنامہ "الفصل"، دارالامان، قادیان،
>
> مورخہ:۔ ۳۱/ اگست ۱۹۳۸ء، صفحہ نمبر: ۶

توبہ! توبہ! قارئین کرام انصاف کریں! مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ اندھی عقیدت کا جذبہ اخلاق اور تہذیب کی سرحدوں کو عبور کر رہا ہے۔ مرزا قادیانی کو "ولی اللہ" یعنی اللہ کا ولی، یا اللہ کا دوست کہا جا رہا ہے اور ساتھ میں یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ "ولی اللہ کبھی کبھی زنا بھی کرلیا کرتے ہیں" واہ! کیا منطق چھانٹی ہے! واہ! مرزا قادیانی کی حرکت زنا کو مناسب ثابت کرنے کے لئے معاذ اللہ یہ کہا جا رہا ہے کہ اللہ کا ولی کبھی کبھی زنا بھی کر لیتا ہے۔ توبہ۔ توبہ! ارے جو شخص زنا کرتا ہے، وہ کبھی بھی اللہ کا ولی نہیں ہوسکتا۔ وہ ولی اللہ نہیں بلکہ "ولی الشیطان" ہی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ولی کسی پرائی عورت کے ساتھ زنا کرے، یہ تو بہت بعید ہے بلکہ جو اللہ کا ولی ہوتا ہے، وہ پرائی عورت پر کبھی بھی نظر بد نہیں

کرتا۔ لیکن معاذ اللہ! یہاں مرزا غلام احمد قادیانی کی پاپ لیلا کو مناسب اور درست ثابت کرنے کے لئے من گھڑت قانون بنالیا کہ **ولی اللہ کبھی کبھی زنا بھی کر لیتا ہے۔**

اس کے بعد صاف لفظوں میں مرزا قادیانی کی حرکتِ زنا کا اعتراف کرتے ہوئے کہا جا رہا ہے کہ **"ہمیں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر اعتراض نہیں کیونکہ وہ کبھی کبھی زنا کیا کرتے تھے۔"** جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ قادیانی مذہب کے متبعین کو دائمی طور پر کئے جانے والے زنا سے اختلاف ہے۔ ہنگامی طور پر اور کبھی کبھار کئے جانے والے زنا پر اعتراض نہیں۔ ایسا کبھی کبھار کیا جانے والا زنا قادیانی متبعین کے نزدیک گناہ نہیں۔ ارے! اسلام کے اٹل قوانین کے مطابق اگر غیر شادی شدہ نے زنا کیا، تو اسے ایک سو (۱۰۰)، دُرے (کوڑے =Hunter) مارنے کی سزا دی جائیگی اور اگر شادی شدہ نے زنا کیا تو اسے "سنگسار" (Stonning to Death) یعنی ظاہر میں پتھر مار مار کر موت کے گھاٹ اتارنے کی سزا دی جائیگی۔ لیکن مرزا قادیانی جیسے اوباش، بدچلن اور عیاش شخص کو ایک طرف تو نبی اور ولی کے معزز اور مکرم منصب پر فائز کیا جا رہا ہے اور دوسری طرف اس کی شہوت پرستی اور بدچلنی کو مناسب ثابت کرنے کی بھی کوشش کی جارہی ہے۔

عورتوں سے ہاتھ پاؤں دبوانا

مرزا غلام احمد قادیانی کو خواتین کی طرف ایک خاص رغبت اور میلان تھا۔ حسین عورت کے نازک، ملایم اور کومل ہاتھوں سے اپنے کرخت بدن کے ہاتھ پاؤں دبوانے میں مرزا قادیانی کو انوکھا حظ اور لطف آتا تھا۔ حالانکہ شریعت مطہرہ میں پرائی عورت سے

ہاتھ پاؤں دبوانے کی سخت ممانعت اور حرمت فرمائی گئی ہے۔شریعت مطہرہ کے اٹل قوانین کو توڑ کر لذت نفسانی اٹھانے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی ہمیشہ اپنی جھوٹی نبوت کے منصب کا سہارا لیتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ وہ نبی ہے لہذا اس کے لئے جائز ہے۔اس طرح اپنے خصائص اور نبی ہونے کی وجہ سے مخصوص رعایت ہونے کا بہانا ڈھونڈ کر اپنی من مانی اور من بھاتی نفسانی خواہش کی تکمیل کیا کرتا تھا۔

غیر محرم خواتین سے اپنے ہاتھ پاؤں دبوانے کی مرزا قادیانی کی حرکت خود مرزا قادیانی کے حلقے کے لوگوں کے لئے بھی ناقابل برداشت اور خلاف تہذیب تھی لہذا نکتہ چینی اور طعن وتنقید ہونے لگی۔ایسی تنقید کا جواب مرزا قادیانی کے پڑھائے ہوئے اور سکھائے ہوئے طوطے نہایت انوکھے انداز میں دے کر حق چمچا گیری ادا کر رہے ہیں۔

نامحرم اور پرائی عورتوں سے اپنے بدن کے ہاتھ پاؤں دبوانے کی مرزا قادیانی کی قابل اعتراض وگرفت حرکت کو مناسب ثابت کرنے کے لئے مرزا قادیانی کے چمچوں نے کیسا بہانہ ڈھونڈھ نکالا تھا۔اس کا صحیح اندازہ مندرجہ ذیل حوالے سے آجائیگا:۔

"سوال ششم:۔ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) غیر عورتوں سے ہاتھ پاؤں کیوں دبواتے ہیں؟

جواب:۔ وہ نبی معصوم ہیں، ان سے مس کرنا اور اخلاط منع نہیں بلکہ موجب رحمت وبرکت ہے۔"

حوالہ:۔ قادیانی اخبار "**الحکم**"، مورخہ:۔ ۱۷/اپریل ۱۹۰۷ء، جلد نمبر:۱۱، صفحہ نمبر:۶

واہ! کہنا پڑے! کیسا بہانہ ڈھونڈ نکالا! مرزا قادیانی نبی ہے اور نبی معصوم ہوتا ہے۔نبی سے گناہ سرزد نہیں ہوتا۔لہذا غیر محرم اور پرائی عورتوں سے ہاتھ پاؤں دبوانے میں مرزا قادیانی سے کوئی گناہ نہیں ہوتا بلکہ اس کے برعکس مرزا قادیانی کے جسم کو مس (Touch) کرنے سے اور مرزا کی سنگت میں آنے سے اور مرزا سے خلط ملط یعنی میل جول کر کے مرزا کے جسم کو چپّی کرنے والی عورتیں حصول برکت ورحمت کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔مرزا کے چمچوں نے راہ کلیر (Clear) کردی، تمام مُزاحم ہٹ گئے اور مرزا کے لئے من بھاتا مل گیا۔مرزا کی اب پانچوں انگلیاں گھی میں ہیں۔

مرزا قادیانی رات کے وقت بھی نامحرم اور پرائی خواتین کو اپنی جسمانی خدمت کے لئے مقرر کرتا تھا اور مرزا کی خدمت میں حاضر رہنے والی حسین خادمات رات دیر گئے تک بلکہ صبح تک مرزا قادیانی کی جسمانی خدمات انجام دیتی تھیں۔مرزا غلام احمد قادیانی کی مخصوص اور پسندیدہ خادمات کی حیثیت سے حسب ذیل خواتین کے نام مرزا قادیانی کی تمام خادمات میں سرِ فہرست ہیں:۔

- ڈاکٹر سید عبد الستار کی نوجوان صاحبزادی — **زینب بیگم**
- حافظ حامد علی آنجہانی کی بیوہ — **رسول بی بی**
- منشی محمد دین گوجرانوالہ کی جوان بیوی — **مُنشیانی**
- بابو شاہ دین کی زوجہ — **کنیز بیگم**

ایسی ایسی تو کئی خواتین مرزا غلام احمد قادیانی کی متفرق خدمات کے لئے تہِ دل سے رات دن حاضر اور آمادہ رہتی تھیں۔

(حوالہ:۔ "**سیرت مہدی**" مصنف:۔ مرزا بشیر الدین قادیانی،

جلد:۳، صفحہ نمبر:۲۱۳، ۲۷۲ اور ۲۷۳)

جھوٹا نبی فلم دیکھنے تھیئٹر میں

ایک مرتبہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے باطل مذہب کی نشر و اشاعت کے سلسلے میں ''امرتسر'' (Amritsar) گیا ہوا تھا۔ مرزا قادیانی کے امرتسر آنے اور امرتسر میں قیام کرنے کی خبر قرب و جوار کے علاقے میں پھیلی۔ لہذا آس پاس کے شہروں اور دیہاتوں سے مرزا قادیانی کے چمچے اور چیلے اسے ملنے کے لئے امرتسر آپہونچے۔ **کپورتھلا** شہر سے **محمد خان** اور **منشی ظفر احمد** بھی مرزا سے ملنے امرتسر پہونچے۔ دونوں مرزا قادیانی کے امرتسر کے طویل قیام تک مرزا کے ساتھ ہی امرتسر میں مقیم رہے اور یہ دونوں مرزا قادیانی کی قیام گاہ کے مکان کے بیرونی حصّہ صحن میں ایک ہی چارپائی پر ساتھ میں سوجایا کرتے تھے۔

ایک شب محمد خان کسی سے بھی کچھ کہے بغیر قیام گاہ کے قریب واقع ایک تھیئٹر (Theater) میں رات کا دس بجے کا کھیل دیکھنے چلا گیا اور آخری شو (Show) پورا ہونے کے بعد رات دو (۲) بجے واپس آیا۔ محمد خان کی اس حرکت کی منشی ظفر احمد نے صبح کے وقت مرزا قادیانی سے شکایت کی کہ محمد خان رات میں چھپ کر فلم دیکھنے سینما گھر گیا تھا۔ منشی ظفر احمد نے مرزا قادیانی سے محمد خان کی شکایت کرنے کے بعد ایسا سوچا تھا کہ محمد خان کے خلاف میں نے جو شکایت کی ہے، اس کی وجہ سے مرزا صاحب محمد خان کو طلب کریں گے اور سینما دیکھنے کی حرکت پر اسے ضرور ڈانٹ ڈپٹ کریں گے۔ لیکن نتیجہ برعکس آیا۔ حوالہ ملاحظہ فرمائیں:۔

> ''منشی ظفر احمد صاحب نے خود ہی مجھ سے ذکر کیا کہ میں تو حضرت صاحب کے پاس آپ کی شکایت لیکر گیا تھا اور میرا خیال تھا کہ حضرت صاحب آپ کو بلاکر تنبیہ کریں گے۔ مگر حضور نے تو صرف یہی فرمایا کہ ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے اور اس سے معلومات حاصل ہوتے ہیں۔''
>
> **حوالہ:۔ ''ذکر حبیب''**، مصنف:۔ مفتی محمد صادق قادیانی، ناشر:۔ مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت۔ قادیان، سن اشاعت ۱۹۲۶ء، بار اول، **صفحہ نمبر**: ۱۸

قادیانی فرقہ کے متبعین جس کو یقین کے ساتھ ''نبی'' کہتے ہیں۔ وہ قادیانیوں کا جھوٹا نبی کیسی واہیات اور مضحکہ خیز بات کہہ رہا ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ کپورتھلا شہر کا باشندہ محمد خان امرتسر میں مرزا قادیانی کی صحبت اختیار کرنے آیا تھا اور امرتسر کے قیام کے دوران مرزا قادیانی کے ساتھ کچھ عرصہ رہ کر اس میں سُدھار کے بجائے بگاڑ کا مادّہ پیدا ہوا اور امّ الجرائم یعنی فلم دیکھنے خفیہ طور پر چلا گیا۔ جب مرزا قادیانی سے محمد خان کی اس مذموم حرکت کی شکایت کی گئی، تو نبوت کا جھوٹا دعویدار اور مکار اعظم مرزا قادیانی محمد خان کپورتھلوی کو ڈانٹنے، تنبیہ کرنے یا نصیحت کرنے کے بجائے محمد خان کی سینما بازی کی رزیل حرکت کی تائید کرتے ہوئے کہتا ہے کہ **''ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے اور اس سے معلومات حاصل ہوتے ہیں۔''** جس کا صاف مطلب یہی ہے کہ سینما (فلم) دیکھنے میں کوئی حرج

نہیں بلکہ سنیما دیکھنے سے معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔واہ! نبوت کے دعویدار واہ! دعویٰ تو نبوت کا اور تعلیم شیطانی افعال کی!!!

جہالت کی انتہا

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت اور عظمت کی شیخی مارنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی تھی۔مرزا قادیانی یہاں تک شیخی مارتا تھا کہ میرے منہ سے نکلی ہوئی بات خدائے تعالیٰ کی وحی کے برابر ہے۔اپنی اس شیخی کو اپنی ایک کتاب میں مرزا قادیانی نے اس طرح لکھا ہے کہ **''میں زمین کی باتیں نہیں کہتا، بلکہ وہی کہتا ہوں، جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔''** (حوالہ:۔''پیغام صلح'' مصنف:۔مرزا قادیانی، صفحہ نمبر:۳۲)

مندرجہ بالا قول کے ذریعہ مرزا قادیانی یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ اس کے منہ سے نکلی ہوئی بات اللہ تعالیٰ کی وحی ہے۔اللہ تعالیٰ کی وحی اور اللہ تعالیٰ کی بات کبھی بھی جھوٹی نہیں ہوتی بلکہ صرف اور صرف سچائی پر ہی مبنی ہوتی ہے۔مرزا قادیانی کا یہ قول بھی ٹھنڈے پہر کی گپ ہے۔جس کے ثبوت کے لئے مرزا قادیانی کی کتابوں کی متعدد عبارات پیش کی جاسکتی ہیں لیکن یہاں صرف ایک حوالہ ایسا پیش کیا جارہا ہے کہ جس کو دیکھ کر یقین کے درجہ میں کہا جاسکتا ہے کہ مرزا قادیانی ایک جاہل، گنوار، اَن پڑھ اور ایک نمبر کا گپّی داس تھا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی بیوی نے ایک بیٹا جنا۔اپنے بیٹے کی پیدائش کے متعلق مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ:۔

''اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا یعنی ماہ صفر اور ہفتہ کے دنوں میں سے چوتھا دن یعنی چار شنبہ۔''

حوالہ:۔''تریاق القلوب'' مصنف:۔مرزا غلام احمد قادیانی، صفحہ نمبر:۹۰

نبوت کا جھوٹا دعویدار مرزا قادیانی کیسا جاہل بلکہ اجہل تھا کہ اسے اسلامی مہینوں اور ہفتہ کے دنوں کے تواتر یا سلسلہ وار نمبر (क्रम) کی بھی معلومات نہ تھی۔مرزا قادیانی کے گھر میں صفر کے مہینے میں چہار شنبہ (بدھ) کے دن لڑکا پیدا ہوا تھا۔صفر کا مہینہ اسلامی مہینوں میں دوسرا مہینہ ہے، لیکن مرزا قادیانی صفر مہینے کو چوتھا مہینہ کہہ رہا ہے۔اسی طرح بدھ کا دن ہفتہ (Week) کا پانچواں دن ہے۔لیکن مرزا قادیانی بدھ کو چوتھا دن کہہ رہا ہے۔ذیل میں ماہ اور ایام کے نمبر شمار کا جوخاکہ دیا ہے، اسے بغور ملاحظہ فرمائیں۔

اسلامی مہینوں کے نام	نمبر شمار	ہفتے کا دن	دن کا دیسی نام	نمبر شمار
محرم الحرام	۱	شنبہ	سنیچر	۱
صفر المظفر	۲	یک شنبہ	اتوار	۲
ربیع الاول	۳	دوشنبہ	پیر	۳
ربیع الآخر	۴	سہ شنبہ	منگل	۴
جمادی الاول	۵	چہارشنبہ	بدھ	۵
جمادی الآخر	۶	پنج شنبہ	جمعرات	۶
رجب	۷	جمعہ	جمعہ	۷
شعبان	۸			
رمضان	۹			
شوال	۱۰			
ذیقعدہ	۱۱			
ذی الحجہ	۱۲			

-: نوٹ :-

ہفتے (Week) کے دنوں کی گنتی اسلامی طریقے سے شمار کی گئی ہے۔

دائیں طرف ☆ کی جہاں نشانی کی گئی ہے، وہ صفر مہینہ اسلامی سال کا دوسرا مہینہ ہے جسے جاہل مرزا قادیانی چوتھا مہینہ بتا رہا ہے اور بائیں طرف ☆ کی جہاں نشانی کی گئی ہے۔ وہ بدھ کا دن ہفتے (Week) کا پانچواں دن ہے۔ جسے جاہلوں کا سردار مرزا قادیانی چوتھا دن بتا رہا ہے۔ تو جسے مہینہ اور دن کے نمبر شمار (Serial Number) کا بھی علم نہیں، وہ اپنے آپ کو نبی کہہ رہا ہے اور یہاں تک شیخی مارتا ہے کہ میرے منہ کی باتیں خدا کی طرف سے ہیں اور میں زمین کی باتیں نہیں کہتا بلکہ آسمان سے نازل شدہ باتیں کہتا ہوں۔

مرزا قادیانی کی پیشین گوئیاں جو سراسر جھوٹ ثابت ہوئیں

نبوت کے دعوے کے تحت مرزا غلام احمد قادیانی نے پیشین گوئی کا غیر منقطع سلسلہ بھی جاری کیا تھا۔ وہ خود ایک نبی ہے اور نبی کی کی ہوئی پیشین گوئی (Foretelling) سچی ہی ہوتی ہے، لہذا میری کی ہوئی ہر آگاہی سچی ہی ہے، ایسے وہم وگمان میں وہ تھا اور اپنے چیلے اور چمچوں کے سامنے متفرق، نئی نئی اور حیرت انگیز پیشین گوئیاں کر کے انہیں متاثر کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ لیکن جس طرح اس کا نبوت کا دعویٰ ایک جھوٹ تھا، اسی طرح اس کے ذریعہ کی گئیں پیشین گوئیاں بھی تمام کی تمام جھوٹی ثابت ہوئیں ہیں۔ مرزا قادیانی کی کتابوں میں کثیر التعداد پیشین گوئیاں دیکھنے میں آئی ہیں، وہ تمام آگاہیاں

مرزا قادیانی کے سڑے ہوئے دماغ کی پیداوار ہیں۔ وہ تمام پیشین گوئیاں جھوٹی ثابت ہونے سے مرزا کی حالت نازک اور خراب ہوگئی تھی۔

مرزا کی پیشین گوئیوں کے چند نمونے پیش خدمت ہیں:۔

مرزا کی پیشین گوئی نمبر:۱

میں مکہ یا مدینہ میں مرونگا

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی موت کے تعلق سے یہ آگاہی کی تھی کہ وہ مکہ یا مدینہ میں مرے گا۔

''ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں''
حوالہ:۔ ''تذکرہ مجموعہ الہامات''، از:۔ مرزا غلام احمد قادیانی، طبع دوم، صفحہ نمبر: ۵۸۴

مرزا قادیانی کی مذکورہ آگاہی بالکل غلط ثابت ہوئی۔ مرزا غلام احمد قادیانی مکہ معظّمہ یا مدینہ منورہ میں مرنے کے بجائے مورخہ ۲۶/ مئی ۱۹۰۸ء کے دن موجودہ پاکستان کے شہر لاہور میں برانڈرتھ روڑ پر واقع ''احمدیہ بلڈنگ'' میں واصل جہنم ہوا اور اس کی نعش (Dead Body) بذریعہ مال گاڑی ٹرین (Goods Train) لاہور سے قادیان لائی گئی اور قادیان میں دفنائی گئی۔

▣ **نوٹ:۔ مرزا کی عبرت ناک موت کا مفصّل بیان آخری صفحات میں پڑھیں۔**

مرزا کی پیشین گوئی نمبر :۲

عیسائی پادری پندرہ مہینے میں مرجائیگا

مرزا غلام احمد قادیانی اور عیسائی پادری مسٹر عبداللہ آتھم کے درمیان امرتسر شہر میں تحریری مناظرہ (Dialectic) ہوا تھا۔ مورخہ ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء کے روز سے شروع ہو کر پندرہ دن تک یعنی مؤرخہ ۵ جون ۱۸۹۳ء تک یہ مناظرہ چلا تھا۔ ۵ جون ۱۸۹۳ء کے دن مرزا قادیانی میدان دلیل کا نامرد بلکہ ہیجڑا ثابت ہو کر عیسائی پادری مسٹر عبداللہ آتھم کے قائم کردہ سوالات کے جوابات لکھنے کے بجائے ایسا لکھ بھیجا کہ:۔

''مجھے میرے خدا نے بتایا ہے کہ پادری عبداللہ آتھم تاریخ ۵ جون ۱۸۹۳ء سے پندرہ مہینے کی مدت کے اندر ہی مرجائیگا اور اس کی آخری تاریخ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء ہوتی ہے۔''

مندرجہ بالا پیشین گوئی مرزا قادیانی نے بڑے اعتماد اور یقین کے ساتھ بڑے زور وشور کے ساتھ کی تھی اور وسیع پیمانے پر اس آگاہی یعنی عیسائی پادری عبداللہ آتھم کی تاریخ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کے روز واقع ہونے والی موت کی تشہیر کی گئی تھی اور اس کے ضمن میں مرزا غلام احمد قادیانی نے کامل خود اعتمادی کے ساتھ یہ لکھا تھا کہ:۔

''میں اس وقت یہ اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشین گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے، وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج تاریخ سے سزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے، تو میں ہر ایک سزا اٹھانے کیلئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جائے، روسیاہ کیا جائے، میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے، مجھ کو پھانسی دیا جائے ہر بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جلّ شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ زمین آسمان ٹل جائیں، پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔''

حوالہ:۔ ''جنگ مقدس'' از:۔ مرزا غلام احمد قادیانی،
ناشر:۔ نور احمد، ریاض ہند پریس، امرتسر، صفحہ:۲۱۱

مندرجہ بالا تحریر لکھنے کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی نے خدا کی قسم کھا کر یہ بھی لکھا کہ پادری عبداللہ آتھم ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کی شام تک پندرہ مہینے کی مہلت اور مدت کے درمیان ضرور مرجائیگا.....ضرور مرجائیگا.....ضرور مرجائیگا۔ علاوہ ازیں مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ''حجۃ الاسلام'' کے صفحہ نمبر:۷، پر تو یہاں تک لکھ مارا کہ اگر میری یہ آگاہی جھوٹی ثابت ہوئی میں خود اسلام سے منحرف ہو کر دین اسلام کو ترک کردونگا۔

مرزا قادیانی کی مذکورہ دھاکے دار اور گرما گرم آگاہی کی وجہ سے لوگوں میں کھلبلی مچ گئی تھی اور ایک ہنگامہ برپا ہو گیا تھا۔ مرزا قادیانی کے چمچوں اور چیلوں نے مرزا

قادیانی کی مذکورہ پیشین گوئی کو اتنی زیادہ اہمیت دی تھی اور اتنے وسیع پیمانے پر اس کی صداقت کی تشہیر کی تھی کہ گویا اس آگاہی کا ہر حرف اور ہر لفظ خدائی پیغام ہونے کی وجہ سے اس کا واقع ہونا یقینی تھا، اور پادری عبداللہ آتھم ۵؍ستمبر ۱۸۹۴ء کے پہلے یقیناً موت کی آغوش میں چلا جائیگا ایسا پروپیگنڈا (**Propaganda**) بڑے ہی زور وشور سے عام کر دیا تھا۔ ماحول اتنا گرما گیا تھا کہ ہر جگہ، ہر چوراہے پر، گلی کوچے میں، گھروں میں، مسجدوں میں، ہر چھوٹے بڑے شخص کے لئے مرزا قادیانی کی آگاہی موضوع سخن تھی۔

مرزا قادیانی کے چمچوں اور چیلوں نے اور کرایہ کے نشر و اشاعت کرنے والے پرچارکوں نے ہر طرف یہ بات پھیلا دی تھی کہ مرزا قادیانی کی زبان سے نکلی ہوئی بات اللہ ہی کی بات ہے اور اللہ تعالیٰ کی بات کبھی جھوٹی نہیں ہوتی، لہٰذا مرزا قادیانی نے جو پیشین گوئی کہی ہے، وہ یقین کے درجہ میں پوری ہوکر سچ ثابت ہوگی اور **۵؍ستمبر ۱۸۹۴ء کے پہلے عیسائی پادری عبداللہ آتھم کی موت یقینی ہے**۔ اس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے جس انداز اور تیور کے ساتھ یہ آگاہی کی ہے، اس میں خدا کی تائید کی صدا آتی ہے اور وہ ضرور ضرور پوری ہوکر رہیگی۔

دن پر دن، ہفتے پر ہفتے اور مہینوں پر مہینے گزرتے گئے۔ لوگوں کی اشتعال انگیز جستجو اور تجسس کے جذبات انتہا کو پہونچ چکے تھے۔ آخری مدّت یعنی ۵؍ستمبر ۱۸۹۴ء کا دن اب قریب تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور عیسائی پادری عبداللہ آتھم دونوں کے معاونین، متبعین، مؤیدین، حمایتی، تلامذہ، طرفدار، مددگار، چیلے، چمچے اور کرایہ کے ٹٹو ایک دوسرے کے مقابل بڑے زور وشور سے اپنی صداقت کی نشر و اشاعت کا غُل مچاتے

ہوئے اور چیلنج، للکار اور مبارزت کی صف آرائی کا ماحول قائم کر کے اشتعال کی فضا کی گرما گرمی پھیلا رہے تھے اور اپنے فریق مخالف کو جھٹلانے کی ہر ممکن کوشش بڑے تپاک و جوش سے کرتے تھے۔

حالات اتنے سنگین اور پراگندہ تھے کہ امن وامان کی فضا کب زائل ہوکر فتنہ و فساد کا ہنگامہ برپا ہوجائے۔ لوگوں میں بے چینی اور گھبراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ بالآخر انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں۔ **۵؍ستمبر ۱۸۹۴ء** کی صبح کے وقت آفتاب طلوع ہوا۔ گویا کہ وہ دن فائنل ججمنٹ کا دن ہو، اور اس دن صدق و کذب کا فرق بیّن طور پر ہونے والا تھا، یہ گردان کر ہر چھوٹا بڑا، خبر، اطلاع اور معاملات کی لین دَین میں مشغول ومنہمک ہوگیا۔ ابھی خبر آئیگی۔ بلکہ اب خبر آنے والی ہے.... کہ **عیسائی پادری آتھم مرگیا**.... خبر آتی ہے.... خبر آرہی ہے.... خبر آنی چاہیئے .... ابھی خبر آئیگی کہ انتظار میں پورا دن گزر گیا اور آفتاب غروب ہوگیا۔ عیسائی پادری آتھم موت کی آغوش میں جانے کے بجائے صحیح وسلامت، جیتا جاگتا، خیر وعافیت، تندرستی وسلامتی کے ساتھ ہٹا کٹا زندہ تھا۔ اس کا بال بھی بیکا نہ ہوا اور مرزا قادیانی کی آگاہی ڈھول کا پول ثابت ہوئی۔

۶؍ستمبر ۱۸۹۴ء یعنی آگاہی کی تاریخ کے دوسرے دن ہی عیسائی پادری عبداللہ آتھم امرتسر آپہونچا۔ وہاں کے عیسائیوں نے اس کا بڑی گرم جوشی اور شان وشوکت سے استقبال کیا اور پورے امرتسر شہر میں دھماکے دار جلوس کی شکل میں عیسائی پادری آتھم کا گشت کرایا۔ امرتسر کے شاہ راہ پر پادری آتھم کا جلوس فتح اور کامیابی کے جھنڈے لہراتا ہوا گھوما۔ چاروں طرف مرزا قادیانی کی پیشین گوئی کے بطلان اور جھوٹ ہونے کا فضیحتا

ہوااور مرزا قادیانی کی عزت وآبرو کے چیتھڑے اُڑ گئے۔ علاوہ ازیں مناظرے کے ضمن میں مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی پیشین گوئی کے مہلک اور ضرر رساں نتیجے کے طور پر جو کڑوے پھل کے طور پر جو تاثرات رونما ہوئے، وہ حسب ذیل ہیں:۔

- ▣ مناظرہ منعقد کرانے کا اہم رول ادا کرنے والا منتظم خاص منشی محمد اسمٰعیل اسلام سے منحرف ہو کر عیسائی بن گیا۔
- ▣ مناظرہ کمیٹی کا سیکریٹری اور مرزا قادیانی کا خاص آدمی محمد یوسف مرزائی بھی کبیدہ خاطر ہو کر عیسائی بن گیا۔
- ▣ مرزا قادیانی کی بیوی کا خالہ زاد بھائی میر محمد سعید بھی عیسائی مذہب اپنا کر عیسائی بن گیا۔

مرزا کی پیشین گوئی نمبر :۳

ڈاکٹر عبدالحکیم خان ۴/ اگست ۱۹۰۸ء سے پہلے مرجائیگا

صوبۂ پنجاب کے شہر پٹیالہ (Patiala) کے باشندے ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے مرزا قادیانی کے ساتھ بیس (۲۰) سال تک پیر اور مرید کے تعلق تھے۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان مرزا قادیانی سے بیعت ہو کر اس کا مرید بنا تھا۔ مسلسل بیس (۲۰) سال تک ڈاکٹر عبدالحکیم بحیثیت مرید مرزا قادیانی سے رابطہ میں رہا لیکن بیس (۲۰) سال کے بعد مرزا قادیانی اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے تعلقات خراب ہو گئے اور دونوں ایک دوسرے کے شدید مخالف اور دشمن بن گئے۔ یہاں تک کہ ان کے تعلقات میں فتور پیدا ہو گیا تھا کہ

ڈاکٹر عبدالحکیم خان اپنے سابق پیر کو دجال، کافر اور کذّاب کہتا تھا۔ اپنے سابق مرید ڈاکٹر عبدالحکیم خان سے ناراض ہو کر مرزا قادیانی نے ان کے لئے جو پیشین گوئی کی تھی، وہ دیکھیں، پھر اس کے ضمن میں تفصیلی تبصرہ کریں گے۔

> ”آخر میں نے اسے اپنی جماعت سے خارج کر دیا۔ تب اس نے یہ پیشگوئی کی کہ میں اُس کی زندگی میں ہی ۴/ اگست ۱۹۰۸ء تک اس کے سامنے ہلاک ہو جاؤں گا۔ مگر خدا نے اس کی پیشگوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائیگا اور خدا اس کو ہلاک کرے گا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ سو یہ مقدمہ ہے، جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے، خدا اس کی مدد کرے گا۔“
>
> حوالہ:۔ ”چشمۂ معرفت“ از:۔ مرزا غلام احمد قادیانی، صفحہ: ۳۲۲

مندرجہ بالا عبارت کا ماحصل یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے قول کے مطابق:۔

- ▣ ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے ایسی آگاہی کی تھی کہ تاریخ ۴/ اگست ۱۹۰۸ء کے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی مرجائیگا۔

مذکورہ آگاہی کے مقابلے میں مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ اعلان کرتے ہوئے پیشن گوئی کی تھی کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ:۔

- ▣ میری موت کی آگاہی کرنے والا ڈاکٹر عبدالحکیم خان خود تاریخ ۴/ اگست ۱۹۰۸ء سے پہلے مرجائیگا۔

دو پیشین گوئی کے درمیان حسب ذیل ٹکر تھی کہ :۔

A		B
ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشین گوئی		مرزا قادیانی کی پیشین گوئی
کیا؟		کیا؟
مرزا غلام احمد قادیانی تاریخ ۴؍اگست ۱۹۰۸ء پہلے مرجائیگا۔	V/S	مرزا قادیانی کے موت کی پیشین گوئی کرنے والا ڈاکٹر عبدالحکیم خود تاریخ ۴؍اگست ۱۹۰۸ء پہلے مرجائیگا۔
نتیجہ کیا آیا؟		نتیجہ کیا آیا؟
پیشین گوئی سچ ثابت ہوئی اور مرزا غلام احمد قادیانی تاریخ ۴؍اگست ۱۹۰۸ء سے پہلے یعنی تاریخ ۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء کے دن مرگیا۔		پیشین گوئی غلط ثابت ہوئی اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان تاریخ ۴؍اگست ۱۹۰۸ء کے بعد گیارہ سال تک زندہ رہا اور ۱۹۱۹ء میں اس کی موت ہوئی۔

مرزا قادیانی کی ایسی کئی پیشین گوئیاں غلط ثابت ہوئیں ہیں اور مرزا قادیانی کی عزت و آبرو کے چیتھڑے اڑ گئے مگر وہ بے حیا و بے شرم لجانے کے بجائے بے غیرت ہوکر لاجوں مرنے کے بجائے گرجتے ہی رہے اور ایسی بے تکی اور بے سروپا کی پیشن گوئیاں کرتے ہی رہے اور مزید ذلیل وخوار ہوتے رہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی

کولاحق مختلف

اور

مہلک بیماریاں

اور

مرزا کا خطرناک انجام

اور

عبرتناک موت

جسمانی مریض ومعذور مرزا قادیانی

مرزا غلام احمد قادیانی پیدائشی معذور ہی تھا۔ مرزا قادیانی پیدائشی جسمانی طور پر معذور (विकलांग) ہونے کے ساتھ ساتھ دائمی مریض (Diseased) بھی تھا۔ کئی ٹھیلی بیماریاں مرزا قادیانی کے بدن کو اپنا دائمی مسکن بنائے ہوئے تھیں۔ علاوہ ازیں اس کے جسم کا دکھاوا (Figure) اتنا قبیح تھا کہ دیکھنے والے کو فطری طور پر قباحت وکراہت محسوس ہو۔ جس کا اندازہ **صفحہ نمبر: ۱۳۷**، پر دی گئی مرزا غلام احمد قادیانی کی تصویر دیکھ کر آ گیا ہوگا۔ مرزا قادیانی کے جسم کے نقوص وعیوب اور اس کے جسم کو لاحق متفرق امراض کی مختصر تفصیل ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:۔

▣ چشم نیم باز:۔

مرزا قادیانی پیدائشی طور پر ہی نقص آلودہ پرزہ (Damage Piece) تھا۔ اس کی آنکھ کی پلکیں آدھی ہی کھلتی تھیں۔ مرزا قادیانی کی اس بیماری کو "چشم نیم باز" (PTOSIS) کہا جاتا ہے۔ خود مرزا قادیانی کے بڑے لڑکے مرزا بشیر احمد نے اپنی کتاب **"سیرت مہدی" جلد:۲، صفحہ:۵۵**، پر اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ مرزا قادیانی کی آنکھوں کی پلکیں پوری کھلتی نہیں تھیں بلکہ دائمی طور پر حالت بیداری میں بھی اس کی آنکھیں آدھی بند رہتی تھیں۔

▣ ٹیڑھی آنکھ اور دھندلا دکھائی دینا:۔

مرزا قادیانی کی آنکھ ٹیڑھی ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت کمزور تھیں اور اسے دور

اور نزدیک کا منظر صاف نظر نہیں آتا تھا بلکہ دھندلا نظر آتا تھا۔ ٹیڑھی آنکھ ہونا اور ساتھ میں دھندلا دکھائی دینا، اس بیماری کو **"کج دیدہ"** اور **"مائی او پیا"** کہتے ہیں۔ انگریزی میں اسے (Squint Eyed) یعنی ترچھی نظر والا یا بھینگا کہتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی آنکھ کے دھندلا پن کے متعدد واقعات مرزا قادیانی کی سوانح حیات پر لکھی گئی کتابوں میں موجود ہیں۔ مرزا قادیانی کے عاشق زار اور مرید خاص **مفتی محمد صادق** کی تصنیف کردہ کتاب **"ذکر حبیب"** کے **صفحہ نمبر:۳۸**، پر اس کا تذکرہ مرقوم ہے۔

▣ زبان کی لکنت:۔

مرزا قادیانی جب گفتگو کرتا تھا، تب ہکلاتا تھا اور مسلسل بول نہیں سکتا تھا بلکہ رک رک بولتا تھا۔ مرزا قادیانی کو **لکنت** (Stammer) کی بیماری تھی۔ اس حقیقت کا اعتراف مرزا قادیانی کے بڑے لڑکے **مرزا بشیر احمد** نے اپنی کتاب **"سیرت المہدی"، جلد:۱، صفحہ:۲۵**، پر کیا ہے۔

▣ دایاں ہاتھ بیکار:۔

مرزا قادیانی بچپن میں اپنے چوبارے کی کھڑکی سے اتر رہا تھا سامنے سٹول رکھا تھا، اس پر کھڑا ہونے گیا کہ سٹول اُلٹ گیا۔ مرزا گر گیا اور اس کے دائیں ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اس حادثہ کے بعد زندگی بھر مرزا کا دایاں ہاتھ کمزور اور نقص والا رہا۔ مرزا دائیں ہاتھ سے برتن تھام کر پانی نہیں پی سکتا تھا۔ جس کا ثبوت مرزا قادیانی کے بڑے لڑکے مرزا بشیر احمد کی لکھی ہوئی کتاب **"سیرت المہدی"، جلد:۱، صفحہ:۲۱۶**، پر ہے۔

▣ گھبراہٹ، تشنج قلب اور مِراق:۔

مرزا قادیانی کو مِراق نام کی بیماری بھی تھی، اس بیماری کو انگریزی میں (Melancholia) یعنی گھبراہٹ، بے چینی پیدا کرنے والا دماغی مرض کہتے ہیں۔ جسے (Madness) یعنی جنون یا نیم پاگل پن بھی کہتے ہیں۔ مرزا قادیانی کو مذکورہ امراض دائمی طور پر لاحق تھے۔ اور کئی واقعات دستیاب ہیں۔ جس کا انکشاف واعتراف خود مرزا قادیانی کے بڑے لڑکے مرزا بشیر احمد نے اپنی کتاب **''سیرت المہدی''، جلد:۲، صفحہ:۵۵**، پر کیا ہے۔

▣ روزانہ ایک سو مرتبہ پیشاب :-

مرزا قادیانی کو ذیابیطس (Diabetes) کی بیماری بھی لگ گئی تھی اور اس وجہ سے اسے بار بار پیشاب کرنے کی حاجت ہوا کرتی تھی۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب **''ضمیمہ اربعین''** حصّہ نمبر:۳/۴، صفحہ:۴ پر لکھا ہے کہ رات اور دن میں روزانہ اسے ایک سو (۱۰۰)، مرتبہ پیشاب کرنے کی ضرورت پڑتی تھی۔

▣ تشنج یعنی اعضاء کا جکڑ جانا :-

مرزا غلام احمد قادیانی کو تشنج قلب کی بیماری بھی تھی۔ اس بیماری کو انگریزی میں (Convulsion) یا (Cramps) بھی کہتے ہیں۔ اس بیماری کا مریض اپنے دل میں ایک عجیب قسم کا کھینچاؤ اور بے قاعدہ، ناہموار اور خلاف دستور دھڑکن محسوس کرتا ہے اور اس کے اعضاء جسمانی پٹھے سُکڑ رہے ہوں ایسا لگتا ہے۔ اپنی اس بیماری کا خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب **''تریاق القلوب''** کے صفحہ نمبر:۲۰۳، پر ذکر کیا ہے۔

▣ دانت میں کیڑے پڑ گئے :-

مرزا قادیانی کو زندگی کے آخری ایام میں دانت میں کیڑا پڑ گیا تھا۔ جس کی وجہ سے اسے مسوڑوں میں سخت تکلیف ہوتی تھی۔ جس کا بیان مرزا قادیانی کے بڑے لڑکے مرزا بشیر احمد نے اپنی کتاب **''سیرت المہدی''، جلد:۲، صفحہ:۱۲۵**، پر کیا ہے۔

▣ ہسٹیریا یعنی بیہوش ہو جانا :-

مرزا غلام احمد قادیانی کو ہسٹیریا (Hysteria) یعنی بے ہوش ہو جانا اور اعضاء جسمانی کا کھینچنا کی بیماری بھی لاحق تھی۔ مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ **''آپ کو دماغی محنت اور شبانہ روز تصنیف کی مشقت کی وجہ سے بعض ایسی عصبی علامات پیدا ہو جایا کرتی تھیں، جو ہسٹیریا کے مریضوں میں بھی عموماً دیکھی جاتی ہے۔ مثلاً کام کرتے کرتے یکدم ضعف ہو جانا۔ چکروں کا آنا، ہاتھ پاؤں کا سرد ہو جانا، گھبراہٹ کا دورہ ہو جانا یا ایسا معلوم ہونا کہ ابھی دم نکلتا ہے۔ یا کسی تنگ جگہ یا بعض اوقات زیادہ آدمیوں میں گِھر کر بیٹھنے سے دل کا سخت پریشان ہونے لگنا وغیرہ ذالک۔ یہ اعصاب کی ذکاوت حِس یا تکان کی علامت ہیں اور ہسٹیریا کے مریضوں کو بھی ہوتی ہیں اور انہیں معنوں میں حضرت صاحب کو ہسٹیریا یا مِراق بھی تھا۔''** (حوالہ: ''سیرت المہدی''، جلد:۲، صفحہ:۵۵)

▣ دیگر بیماریاں :-

مذکورہ بالا امراض کے علاوہ مرزا غلام احمد قادیانی کو دائمی طور پر دردِ سر (Headache)، کم خوابی، کمزوری اور مرض اسہال (Diarrhoea) یعنی کثیر تعداد میں رقیق دستوں کا ہونا کی بیماری بھی تھی۔ حالانکہ جو کوئی بھی بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گستاخ ہوا ہے، اسے مرض اسہال کی بیماری ضرور لاحق ہوئی ہے۔ جیسا کہ وہابی، دیوبندی اور تبلیغی جماعت کے پیشواؤں اور اکابر کو یہ بیماری لاحق ہوئی تھی اور اس کا ثبوت ان کی سوانح حیات پر لکھی گئی کتابوں میں درج ہے کہ

متعدد وہابی جماعت کے پیشواؤں کو مثلاً **مولوی اشرف علی تھانوی** وغیرہ کو یہ بیماری لاحق ہوئی تھی اور انکی پاخانہ سے لتھ پتھ حالت میں موت ہوئی تھی۔ الختصر! اسلام کی مضبوط اور آہنی بنیادوں کو ہلبلا کر اسے کھوکھلی کردینے کی مذموم حرکت کر کے تاریخ اسلام میں دشمن دین وملت کی حیثیت سے بدنام ہونے والا اور نبوت کا جھوٹا دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی زندگی بھر ٹھیلے اور لاعلاج امراض میں ملوث رہا اور جب مرا تو ایسے دردناک انجام اور عبرت ناک موت سے مرا کہ قیامت تک کہ لوگوں کے لئے اس کی موت عبرت انگیز اور نصیحت آمیز ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ:۔

"وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ"
ترجمہ:۔ "اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے" (پارہ ۱۹، سورۃ الشعراء، آیت ۲۲۷) (کنزالایمان)

مرزا قادیانی کا بھیانک انجام اور عبرت ناک گندی موت

قرآن مجید کے وعدہ کے مطابق ظالم مرزا قادیانی بھیانک اور عبرت ناک موت سے مرا۔ اس کی بھیانک اور عبرت ناک موت قادیانی فرقہ کے متبعین کے لئے ایسی شرمناک اور غیرت ناک ہے کہ قادیانی لوگ مرزا غلام احمد کی عبرتناک موت کی حقیقت کو چھپانے کی لاکھ کوشش کرتے ہیں، پھر بھی مرزا قادیانی کی موت کی عبرتناک حقیقت خود قادیانی فرقے کے مصنفین کی کتابوں اور مضامین سے صاف طور پر عیاں و نمودار ہو رہی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے عقائد باطلہ کی نشر و اشاعت کے سلسلہ میں **تاریخ ۲۶/اپریل ۱۹۰۸ء** کے دن اپنے مسکن **قادیان** سے **لاہور** گیا تھا۔ ایک ماہ کامل اس نے لاہور میں پڑاؤ کیا تھا اور لاہور کے قیام کے دوران اس نے اطراف وگرد ونواح سے اپنے متبعین اور چیلے چمچوں کو بلا کر بڑی تعداد میں مجمع جمع کر لیا تھا۔ علاوہ ازیں لاہور کے ایک ماہ کے قیام کے دوران اس نے مختلف علاقوں، محلّوں، دیہاتوں میں میٹنگیں اور تقریریں کر کے ایک نئے جوش وخروش کے ساتھ قادیانی مذہب کے عقائد باطلہ وفاسدہ کی نشر واشاعت کی تحریک چلائی تھی۔

مرزا قادیانی لاہور آنے والا ہے، ایسی اطلاع لاہور کے سنّی مسلمانوں کو پیشگی مل چکی تھی۔ لہٰذا لاہور کے اہلسنت و جماعت کے ایماندار مسلمانوں نے بدمذہب اور مرتد مرزا قادیانی کا مقابلہ کرنے کے لئے مرزا قادیانی کی آمد کے ایک مہینے پہلے سے ہی اہلسنت و جماعت کے جلیل القدر عالم دین اور مسلک سرکار اعلیٰ حضرت کے عظیم الشان ناشر وناصر، **امیر ملّت، حضرت علامہ، سید جماعت علی شاہ علی پوری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو لاہور بلا لیا تھا۔ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **اپریل اور مئی ۱۹۰۸ء** یعنی مسلسل دو (۲) ماہ تک لاکھوں سامعین کے سامنے مرزا قادیانی کے عقائد باطلہ وفاسدہ ورزیلہ کی تردید میں ایمان افروز اور باطل سوز تقاریر کر کے مرزا قادیانی کو علی الاعلان **مناظرہ (Dialectic)** کا چیلنج کئی مرتبہ دیا، لیکن ہر مرتبہ مرزا قادیانی نے نامردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مناظرہ کے لئے آمادہ نہ ہوا بلکہ راہ فرار اختیار کرتا رہا اور مقابلہ کرنے کو ٹالتا رہا۔

حضرت امیر ملّت، علامہ، سید جماعت علی شاہ علی پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے جلیل القدر عالم اور مناظر اہلسنت سے ٹکر لینے کی مرزا قادیانی میں اصلاً صلاحیت اور ہمت نہ تھی۔ لہذا حضرت سید جماعت علی شاہ کے ہر مرتبہ کے چیلنج مناظرہ پر لبیک کہہ کر آمادہ ہونے کے بجائے مرزا قادیانی کسی نہ کسی بہانے تلے ٹال مٹول کرتا رہا اور پیٹھ دکھا کر بھاگ کر اپنی نامردی کا ثبوت دیتا رہا۔

مرزا قادیانی کی موت کی اگلی رات میں کیا ہوا؟

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایمان افروز اور باطل سوز بیانات سننے کے لئے پورے صوبۂ پنجاب سے عاشقان رسول لاکھوں کی تعداد میں امنڈتے ہوئے سیلاب کی طرح لاہور آئے ہوئے تھے۔ مرزا قادیانی کی موت کی اگلی شب یعنی **تاریخ ۲۵ رمئی ۱۹۰۸ء** کی شب میں لاہور میں **بمقام موچی دروازہ** ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسے میں حضرت پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تقریر کرتے ہوئے اعلان فرمایا کہ:۔

"میں نے مرزا قادیانی کو بارہا مناظرہ کا چیلنج دیا، مگر وہ تیار ہی نہ ہوا۔ لہذا آج میں اسے مباہلہ کی دعوت دیتا ہوں۔"

نوٹ:۔ مباہلہ یعنی ایک دوسرے کے حق میں بددعا کرنا۔ اصطلاح شریعت میں کسی

متنازعہ فیہ مسئلے کو خدا پر چھوڑتے ہوئے یہ دُعا کرنا کہ جو جھوٹا ہو، وہ برباد ہو جائے۔ (حوالہ:۔ **"فیروز اللغات"، صفحہ نمبر:۱۱۹۲**)

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ نے اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

(۱) **میں نبوت کا دعویدار نہیں** بلکہ سچے نبی ﷺ کا غلام ہوں۔ میں نے کبھی بھی کوئی پیشین گوئی نہیں کی اور پیشین گوئی کرنا پسند بھی نہیں کرتا لیکن آج **"مباہلہ"** کے موقعہ پر میں اپنے پیارے اور سچے نبی ﷺ کی عزت اور عظمت کی خاطر ایک پیشین گوئی کر رہا ہوں اور وہ پیشین گوئی انشاء اللہ تعالیٰ حرف بحرف سچ ثابت ہوگی۔ میری یہ آگاہی جھوٹے نبی مرزا قادیانی کی آگاہی کی طرح جھوٹی ثابت نہیں ہوگی۔

(۲) **پیارے مسلمان بھائیو! میری بات غور سے سنو اور یہ بتاؤ کہ اس وقت مرزا قادیانی کہاں ہے؟** تمام حاضرین نے بیک آواز جواب دیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اس وقت سامنے والے محلّے کے ایک مکان میں ہے۔

(۳) حضرت پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ **"انشاء اللہ مرزا قادیانی کی موت واقع ہونے والی ہے اور وہ چوبیس (۲۴) گھنٹے کے اندر نہایت عبرتناک اور شرمناک موت سے ہلاک ہو جائیگا۔"**

اتنا فرمانے کے بعد حضرت پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نہایت ہی رقّت بھرے انداز میں رو رو کر بڑے ہی خشوع و خضوع کے ساتھ گڑگڑا کر بارگاہ الٰہی میں دعا مانگی اور تمام حاضرین نے رقت انگیز ہو کر اور

سسکیاں لے لے کر روتے ہوئے دعا کا ساتھ دیا اور دل کی گہرائی سے آہ و بکا اور گریہ وزاری کرتے ہوئے بارگاہ رب العالمین میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تھے۔ عجیب کیفیت تمام مجمع پر طاری تھی۔ تمام حاضرین کی آنکھیں اشکبار تھیں اور آنسوؤں کی دھار غیر منقطع طور پر رواں دواں تھی۔ حضرت کی دعا میں دین کا درد وخلوص عیاں و نمایاں تھا۔ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ دھاڑے مار مار کر روتے تھے اور گڑگڑاتے ہوئے بارگاہ خداوندی میں دست بدعا تھے اور ان کے ساتھ پورا مجمع بھی ایک عجیب کیف و سرور کی نورانی کیفیت سے سرشار ہو کر **آمین ...آمین ... یا رب العالمین** ... کی بلند صدائیں بازگشت سے اپنے مجروح دل کے صدق جذبات کی لہک و مہک سے فضا کو معطّر کر رہا تھا۔ ایک تاریخی نظارہ تھا۔ ایک عجیب سماں تھا۔ ایک نورانی محویت کا عالم طاری تھا۔ ایسا منظر شاید و باید ہی قائم ہوتا ہے۔

مرزا قادیانی کی موت کس طرح واقع ہوئی؟

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے **محبوب اعظم** و**رسول مقبول** ﷺ کی عزت وحرمت کے صدقے میں شہزادۂ رسول کی صدق دل سے مانگی ہوئی دعا کو شرف قبولیت سے نوازا اور ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، **حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیشین گوئی کو سچ ثابت فرمایا۔**

مورخہ ۲۵ رمئی ۱۹۰۸ء کے دن تو مرزا قادیانی بالکل تندرست تھا۔ اس دن مرزا قادیانی نے ''**پیغام صلح**'' نام کا ایک کتابچہ بھی ترتیب دیا تھا۔ یہ کتابچہ اس نے قوم مسلم کے تعلیم یافتہ گروہ کی لاہور کے ٹاؤن ہال میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں آنے والے سامعین کے سامنے بیان کئے جانے والا مضمون تحریر کیا تھا۔ تاریخ ۲۵ رمئی ۱۹۰۸ء کی شام کو کتابچہ کی ترتیب کا کام پورا کرنے کے بعد مرزا قادیانی چہل قدمی اور تفریح کے لئے بھی گیا تھا اور رات کے وقت اپنی قیام گاہ پر واپس آیا تھا۔

رات میں دس بجے کے وقت مرزا قادیانی پر ''ہیضہ'' (**Cholera**) کا حملہ آیا۔ رات کے دس بجے سے صبح کے دس بجے تک یعنی **مسلسل بارہ گھنٹے تک دونوں طرف سے یعنی مقعد** (**Anus** یعنی پاخانے کے مقام) اور منہ سے **نہایت بدبودار مادہ خارج** ہوتا رہا۔ صبح دس بجے آخری مرتبہ رفع حاجت کے لئے مرزا کو بیت الخلاء (**Toilet**) میں لے جایا گیا۔ سوا دس (**10:15**) **بجے تک جب کوئی آواز نہ آئی اور نہ ہی مرزا باہر آیا، تو ٹائلیٹ کا دروازہ کھول کر دیکھا گیا، تو مرزا قادیانی مردہ حالت میں گندگی میں لت پت پڑا تھا۔**

(حوالہ:۔ ''قادیانی مذہب'' مصنف:۔ پروفیسر محمد الیاس برنی۔ ناشر:۔ الهادی پبلیکیشن۔ کلکتہ۔ صفحہ نمبر: ۲۱، ۲۲، ۲۲۲، اور ۲۲۴)

مرزا قادیانی کی لاش کا کیا ہوا؟

نبوت کا جھوٹا دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی مورخہ **۲۶رمئی ۱۹۰۸ء** **(26-5-1908) صبح سوادس (10:15) بجے مرگیا۔** یہ خبر بجلی کی طرح پھیل گئی۔ گزشتہ شب ناشر مسلک اعلیٰ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ کے وعظ کی محفل میں موجود سنّی حضرات کو جب مرزا قادیانی کی عبرتناک موت کی خبر ملی، تو ہر ایماندار سنّی مسلمان مارے خوشی کے جھوم اٹھا اور تمام سنّی مسلمان گروہ در گروہ جمع ہوکر مرزا قادیانی کی عبرتناک موت کا نظارہ دیکھنے آپہنچے۔ ایک جمّ غفیر نے محلے کے جس مکان میں مرزا قادیانی کا مردہ جسم پڑا ہوا تھا، اس علاقے کو گھیر لیا۔ ایک ایسا جوش اور جذبہ عوام میں اُبھر رہا تھا کہ اگر مرزا قادیانی کی لاش کو اس وقت قادیان لے جانے کے لئے باہر نکالی جائے تو جذباتی نوجوان سنّی حضرات مرزا قادیانی کی لاش کا قبضہ لے لیں اور مرزا کی لاش کو جلادیں یا اس کی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کتوں یا خنزیروں کو کھلا دیں۔

فریق مخالف قادیانی گروہ کے لوگوں میں ماتم چھا گیا تھا۔ انہیں مرزا قادیانی کی موت کا یقین نہیں ہورہا تھا۔ کیونکہ گزشتہ کل شام کے وقت انہوں نے مرزا کو کامل صحت یاب اور چلتا پھرتا دیکھا تھا۔ لہذا وہ یہ بات پر بھروسہ نہیں کر رہے تھے کہ مرزا قادیانی اس طرح اچانک مرجائیگا۔ لیکن ہاں ! مرزا مرچکا تھا۔ جھوٹا نبی اپنے کالے کرتوت اور سیاہ کارنامے کے سبب شرمناک حالت میں ناگہانی موت مرچکا تھا۔ اور سچے نبی ﷺ کے

شہزادے حضرت پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیشین گوئی حرف بحرف سچ ثابت ہوکر رہی تھی۔

ملت اسلامیہ کے اتحاد و اتفاق کو کاری ضرب لگانے والے اور قیامت تک باقی رہنے والے فتنہ کے بانی، چودھویں صدی کے فرعون اور دجّال کا عبرتناک اور شرمناک انجام آچکا تھا۔ تمام اہل ایمان سنّی حضرات چودھویں صدی کے دجّال کی موت پر خوشی، سرور اور پختہ ایمان کے جوش وخروش سے جذبات کے ابھار سے اچھل رہے تھے اور بزدل، نامرد اور ڈرپوک قادیانی گروہ کے لوگ اپنے جھوٹے نبی کے مردہ جسم کو دفن کرنے کے لئے قادیان لے جاتے ہوئے بھی ڈرتے تھے۔ بالآخر بلدیہ (**Municipality**) کی کوڑا کرکٹ کی گاڑی (**Garbage Van**) میں کچرے اور گھاس پھونس کے نیچے مرزا قادیانی کی لاش کو ریلوے اسٹیشن لے گئے اور لاہور سے قادیان جانے والی مال گاڑی (**Goods Train**) کے ویگن (**Wagon**) میں مرزا قادیانی کی لاش کو قادیان لے گئے اور وہاں اسے زمین میں دبوچ دیا۔

مرگیا مردود۔ نہ فاتحہ نہ درود
دنیا و آخرت دونوں ہوئے برباد